مختصر تاریخ اہل ہند

پہلا باب

ملک کا بیان

ہند کہاں واقع ہے اور اسکا طول و عرض کتنا ہے

ہند ایک وسیع ملک مثلث کی شکل براعظم ایشیا کے وسط سے جنوب
کی طرف سمندر مین کچھ دور تک پھیلا ہوا ہے اسکی شمالی حد سلسلہ کوہ ہمالیہ ہے
اور مغرب کی جانب بحر عرب اور مشرق کی طرف خلیج بنگالہ موجزن ہین
اگرچہ وہ ہر سہ طرف سے قدرتی حدود یعنی پہاڑ اور سمندر سے محفوظ ہے تاہم اسکے
شمال کے مشرقی اور مغربی گوشون مین دو راستے ہین جنمین ہوکر ایشیا کے
اور ملکون سے آمد و رفت ہوسکتی ہے اسکے شمال کے شرقی گوشہ مین ملک برہما
جسمین بدھ مذہب کے لوگ آباد ہین اور افغانستان اور بلوچستان
کی اسلامی ریاستین اسکے شمال کے مغربی گوشہ مین واقع ہین وران اطراف

سے یعنی شمال و مشرق اور شمال و مغرب کے گوشون کی راہ سے دوالیس
مختلف قسم کے لوگ ہند مین داخل ہوئے ہین ہند کا طول خط عرض شمالی کے
آٹھ درجہ سے چھتیس درجہ تک ہی بلکہ یون کہا چاہیے کہ منطقہ محرقہ کے
نہایت گرم ملکون سے منطقہ معتدلہ کے اندر کی جانب دور تک پھیلا ہوا ہی۔
اوسکا دار الخلافت کلکتہ اٹھاسی درجہ خط طول مشرقی پر واقع ہی پس جس وقت
یہان چھ بجے سورج غروب ہوتا ہی انگلستان مین دوپہر ہوتا ہی۔ ہند کا
طول شمال سے جنوب تک ۱۹۰۰ میل ہی اور مشرق سے مغرب تک زیادہ
سے زیادہ عرض بھی اسیقدر ہی مگر اوسکی شکل راس کوماری کی جانب جو
ہند کا جنوبی سرا ہی گاؤدم ہوتی چلی گئی ہی اس وسیع اور بڑی سلطنت پر دولت
انگلشیہ نے وہ ملک جو خلیج بنگالہ کے مشرقی کنارہ پر جانب مشرق کے
مین واقع ہی برٹش برہما کے لقب سے اضافہ کیا ہی کل ملک
مین جسکا بیان مسطور ہوا قریب پندرہ لاکھ میل مربع زمین ہی اور ساڑھے
پچیس کروڑ باشندے بستے ہین پس اس حساب سے ہند کا رقبہ
رشیا کو علحدہ کرکے یورپ کے رقبہ کے مساوی اور اوسکی
آبادی یورپ سے زیادہ ہی ؞

ہند کے ملکی قدرتی [illegible]

اس وسیع اور عظیم الشان سلطنت مین ہر قسم کی فضا اور آب و ہوا پائی جاتی ہی
اور دنیا کے نہایت بلند پہاڑون سے لیکر وسیع ڈلٹا تک جو سمندر

چند انچ سمندر کی سطح سے اونچے ہین دیکھنے مین آتے ہین۔ قدرتی اشیا
اوسمین کثرت سے پیدا ہوتی ہین اور کیا منظر محروقہ کے خونخوار درندے اور
گنجان جنگل اور کیا برفستان کے چھوٹے سمور کے جانور جنکے لیے پہاڑی
آدمی پھندے لگاتے ہین اور کیا اناج کے کھیت پودے سب پائے
جاتے ہین۔ اگر اس کل منظر پر ایک غبارے مین سے نظر کیجائے تو خطہ
ہند بین قدرتی حصون مین صاف صاف منقسم معلوم ہوگا اول حصہ مین کوہ
ہمالیہ شامل ہے اور شمال کی طرف مثل دیوار کے ایشیا اور ہند کے درمیان
حائل ہے دوسرا حصہ کوہستان کے نشیب سے جنوب کی سمت پھیلا ہوا
ہے اور اوسمین وہ کل سرزمین جو کوہ ہمالیہ کے عظیم دریاؤن سے سیراب ہوتی
ہے داخل ہے۔ تیسرا حصہ دریاؤن کے میدان کی جنوبی حد سے اوپر کے جانب
ڈھالو ہوتا گیا ہے اور ایک سطح مرتفع مثلث کی شکل بنگیا ہے جسپر پہاڑون کی چوٹیان
جابجا نظر آتی ہین اور اس حصہ مین ہند کا نصف جنوبی حصہ شامل ہے۔

حصہ اول یعنی ہمالیہ کا بیان

ان حصون مین سے اول حصہ مین ہمالیہ اور اوسکی شاخین جو جنوب
کی طرف چلی گئی ہین داخل ہین۔ ہمالیہ جسکے معنی سنسکرت مین برفستان
کے ہین دو کوہی دیوارین ہین جو عمر بیب مشرق سے مغرب تک مثل خطوط
متوازیہ کے کھنچی ہوئی ہین اور درمیان مین ایک نشیب یا گھاٹی ہے۔ ان

دیواروں میں سے جنوبی دیوار جو ہند کے میدانوں کی شمالی حد پر واقع ہے
اوسکی عمودی بلندی بیس ہزار فٹ سے زائد یعنی چار میل ہے اوسکی سب سے
اونچی چوٹی کوہ ایورسٹ ۲۹۰۰۲ فٹ بلند اور دنیا کے سب پہاڑوں کی
چوٹیوں سے اونچی ہے اس سلسلہ کا اوتار شمال کی طرف مثل سیڑھیوں کے
ہے اور یہہ نشیب تخمیناً ۱۳۰۰۰ فٹ سمندر سے بلند ہے نشیب کی پشت پر اندرونی
سلسلہ کوہ ہمالیہ مانند ایک عظیم کوہی دیوار کے برف سے ڈھکا نظر آتا ہے اس
دوسری دیوار کے اوس پار وہ گھاٹیاں واقع ہیں جو اندس اور ستلج و برہمپترا
دریاؤں کے پانیوں کا ظرف ہیں ان گھاٹیوں کے شمال کو تبت کا
میدان مرتفع جو سمندر سے ۱۴۰۰۰ فٹ بلند ہے شروع ہوتا ہے اسطرح پر سلسلہ
کوہ ہمالیہ ہند اور باقی ماندہ ایشیا کے درمیان حائل ہے اوسکی چوٹیاں
تبت اور ہند کے درمیان ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہیں اور نہایت
وسیع گلیشیر جنمیں سے ایک کی لمبائی ساٹھ میل ہے اپنے برف کے تودوں کو
آہستہ آہستہ گھاٹی کے نشیب میں بہا لیجاتے ہیں وہاں ملک کے
بعض مقام ایسے ہیں کہ وہاں انسان کا گذر ممکن نہیں اور نہ کسی طرف سے
لشکر عبور کر سکتا ہے البتہ بیوپاریوں کے مردانہ گروہ بھیڑوں کی کھالیں پہنے
ہوئے اون کے دستوں میں جو کہ ۱۸۰۰۰ فٹ بلند ہیں بمشکل تمام ان دشوار گذار
راہوں کو طے کرتے ہیں بار برداری کے جانوروں کی ہڈیاں جو اوس راہ
میں پڑی ملتی ہیں اس امر کی گواہ ہیں کہ اونکا گذر اوس طرف ہوا تھا۔

پہاڑی سرا گاہین جنگلی گھنی دم کی یورپ مین لیس بناتے ہین اونسے ہمالیہ مین باربرداری کا کام لیا جاتا ہی اور وہ اپنی پیٹھہ پر بوجھہ لادے ہوئے بڑے صبر او مشقت سے اونچے سے اونچے درون پر چڑھتی ہین بھیڑون پر بھی سوہاگے کے بورے لادکر میدان کے بازارون مین لیجاتے ہین او چند سے قیام کے بعد جب اونکی اون تراش لیجاتی ہی او نیز نمک لادکر اندرونی پہاڑون کو واپس لاتے ہین

کوہ ہمالیہ کی شاخونکا بیان

سلسلہ کوہ ہمالیہ نہ صرف مثل ایک دوہری دیوار کے ہند کی شمالی حد پر واقع ہی بلکہ دونون سرون پر اسکی شاخین جنوب کی طرف جاتی ہین جن سے شمال و مشرق اور شمال و مغرب کی حدین محفوظ ہین شمال و مشرق کی جانب یہہ شاخین کوہ ناگا او پٹکوئی کہلاتی ہین اونکے اسطرف برٹش ضلاع کے شائستہ باشندے او او دھر شمالی برما کی وحشی قومین آباد ہین مگر اس حد فاصل مین عین اوس کونے پر جہان وہ ہمالیہ سے نکلکر جنوب کی طرف جاتی ہی ایک شگاف ہی جسمین سے دریاے برہمپتر بڑے زور وشور سے آسام کی گھاٹی کی راہ لیتا ہی۔ دوسری طرف یعنی ہند کی شمال و مغربی حد پر یہہ پہاڑی شاخین ہمالیہ سے برٹش انڈیا کے کنارے کنارے برابر سمندر تک جاتی ہین او جسقدر جنوب کی طرف بڑھتی جاتی ہین کوہ سپید

کوہ سلیمان اور کوہ ہالا کے نام سے مشہور ہین ان پہاڑون کی چوٹیان
۱۰۰۰۰ فٹ سے زیادہ بلند ہین اور اس سلسلہ پہاڑ کے بھی اوس گوشہ مین
جہان وہ ہمالیہ سے جنوب کی طرف مڑتا ہی ایک شگاف واقع ہی جسکو
درۂ خیبر کہتے ہین اوسکے نزدیک ہو کر دریاے کابل ہند کی طرف آتا ہی
درۂ خیبر اور درۂ کرم جو اوسکے ذرا جنوب کو ہی اور درۂ گلاری جو ڈیرہ
اسمعیل خان کے قریب ہی اور مشہور درۂ بولان جو آگے بڑھکر جنوب
مین ہی ہند اور افغانستان کے گویا دروازے ہین *

کوہ ہمالیہ سے جو پانی حاصل ہوتا ہی

سلسلۂ کوہ ہمالیہ کی ناہموار بلندی سے نہ صرف دشمنون کی یورش رکتی ہی
بلکہ وہ اہل ہند کے لیئے خوراک اور دولت کا ایک ذریعہ ہی کیونکہ یہان گرم
جنوبی میدانون کے لیئے پانی کا ایک ذخیرہ جمع ہوتا ہی اوسکی صورت یہہ
ہی کہ گرمی کے موسم مین سمندرون سے جو فاصلہ پر منطقہ حارہ مین واقع ہین
ابخرے کثرت سے اوٹھتے ہین اور موسمی ہوا جو جنوب سے جون کے مہینے
مین چلنا شروع ہوتی ہی انکو شمال کی طرف اوڑا لیجاتی ہی یہہ ہوا ابخارات کے انبار
کثیر کو تمام ہند مین کسی طرح پر پہنچاتی ہی کبھی وہ بادلون کی صورت مین ٹیلے
اور میدان ودوان جاتے ہین اور اس کیفیت کی تشبیہہ کسی ہند کے شاعر
نے سپید پرندون کے پرواز سے دی ہی کبھی آندھی اور پانی کے طوفان کے

ذریعہ سے یہہ امر وقوع میں آتا ہے اور جس طرف سے یہہ طوفان گذرتا ہے جنگل اور
گاؤن اجڑے ہوئے اور کثرت از پانی سے لبریز نظر آتے ہیں - جو بخارات
کہ اثناے راہ میں مینہہ ہوکر نہیں گرتے وہ انجام کار ہمالیہ کی بلندی سے
ٹکر کھاتے ہیں اور آگے شمال کی جانب زیادہ بڑھنا منقطع ہوجاتا ہے اور یاتو
مینہہ کی صورت میں ہمالیہ کی شمالی ڈھال پر گرتے ہیں ورنہ اندرونی بلندیوں
پر برف کی شکل میں پڑے رہتے ہیں اور چونکہ بخارات کا نہایت قلیل حصہ
اوس پار پہنچتا ہے لہذا یہہ کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ اگرچہ ہمالیہ کے جنوبی طرف
اس کثرت سے مینہہ برستا ہے کہ دنیا میں اور کسی جگہہ نہیں برستا اور ندی
نالوں میں ہوکر بہنے کے دریاؤں کو جاتا ہے تاہم تلک تبت کے وسیع میدان
میں جو شمال کو واقع ہے پانی کی ایسی قلت ہوتی ہے چیراپونجی میں جہاں سمی
ہوا اول آسام کے پہاڑوں سے رکتی ہے ہر سال ۵۲۳ انچ مینہہ گرتا ہے -
ایک سال یعنی سنہ ۱۸۶۱ء میں کہتے ہیں کہ ۹۰۵ انچ پانی پڑا جسمیں سے
۳۶۶ انچ صرف جون کے مہینے میں برسا - اس حساب سے جبکہ
لنڈن میں سالانہ بارش دو فٹ ہوتی ہے اور ہند کے میدانوں
میں ایک سے چار فٹ تک چیراپونجی میں معمولی بارش تینتالیس فٹ ہوتی ہے
اور اس قدر پانی میں بڑے سے بڑا جنگی جہاز تیر سکتا ہے اور
ایک سال ۷۵ فٹ پانی گرا جو ایک سہ منزلہ مکان کے غرقاب کرنے
کے لیئے کافی ووافی ہے ؛

ہمالیہ کی پیداوار و مناظر

سخت بارش کی وجہ سے جسکا اوپر بیان ہوا ہمالیہ کے جنوب کی طرف
کی ڈھالو سطح خوب زرخیز ہو جاتی ہی ہمالیہ کے اوپر کا حصہ نباتات سے برہنہ
اور بھورے رنگ کا ہی مگر جہان کہین جڑ پکڑنے کو ذرا بھی مٹی ملتی ہی وہان درختونکا
بن نمودار ہوتا ہی نم زمین جو نشیب مین ہی اور جسکو ترائی کہتے ہین ایک
گنجان جنگل سے معمور ہی اور یہہ جگہہ بخار کا گویا گھر ہی اور اوسمین صرف چند
غیر تربیت یافتہ قومین اور جنگلی جانور بستے ہین - بانس اور پہاڑی پودون
کی جھاڑیون سے ہمالیہ کے مشرقی سلسلے آراستہ ہین - موسم بہار
مین سدا گلاب کے درختون سے جو یہان بڑے قد و قامت کے ہوتے ہین
قطعے کے قطعے سرخ اور گلابی نظر آتے رہتے ہین اور ہمالیہ کے کشیدہ قامت
سرو کے جھنڈ اوس منظر کا لطف دوبالا کرتے ہین درختون کی شاخین تک
نرم گھاس اور نازک پہاڑی پودون اور پھولون کی بیل سے ڈھکی ہوئی ہین -
موسم خزان مین سرخ کنگنی کے کھیت پہاڑیون کی اطراف کو
اپنی شوخ رنگتون کی بیلون سے زیبایش دیتے ہین ہمالیہ کی پیداوار مین
خاصکر لٹھے اور کوئلے قابل فروخت اشیا ہین - جو اور دیگر اناج بھی تنگ
اور گرم گھاٹیون اور اُن ہموار جگہون مین جو بکمال محنت اور مشقت سے پہاڑون
کے کنارہ پر بنائی گئی ہین پیدا ہوتے ہین اور آلو اور دیگر ترکاریان اور شہد بھی

حاصل ہوتا ہے۔ قطار کے قطار لدے ہوے ٹٹو اور خچر اون تنگ راستون
مین جو عین پہاڑ کی عمودی بلندی مین کاٹے گئے ہین دیکھنے مین آتے ہین
خچر والے اور اونکی جفاکش عورتین صنوبر کے تنے اور اناج کے مخروطی ٹوکرے
سر پر رکھے ہوئے ساتھ ساتھ ہوتی ہین۔

بنون کی بربادی

جنگلون کی بربادی وجہ سب سے زیادہ ہوئی ایک لکڑی کی گرانی کی وجہ
سے پہاڑون پر درختون کے بن کے بن کاٹ ڈالے گئے ہین یہانتک
کہ ڈھالو سطحین نباتات سے ایسی صاف ہوگئی ہین کہ مینہ کا پانی اوپر قیام
نہین کرتا اور نئے جنگل پیدا نہین ہو سکتے دوسرے آلو جو اول انگلستان
سے لایا گیا تھا اور بھی زیادہ شہتیرون کے قابل درختون کی بربادی کا باعث
ہوا ہے کیونکہ پہاڑ کے رہنے والے آلو کی کاشت کے لیئے زمین اسطرح صاف
کرتے ہین کہ بڑے درختون کو آگ جلاتے ہین اور پہاڑ کی اوتار پر
جھونپڑے بناتے ہین۔ چند سال کے عرصے مین چھال اور ٹہنیان شاخون سے
گر پڑتے ہین اور بن کے درخت برہنہ کھڑے رہ جاتے ہین۔ بعض درخت
مثل سپاہیون کے جو میدان جنگ مین کام آئے ہون زمین پر پڑے سڑتے
ہین بعض کھڑے تو ہین مگر تنون اور شاخون پر سبزے کا نام نہین۔ آخرکار جس
مقام پر کسی وقت مین درختون کا بن تھا وہان آلو کے کھیتون کی ناگوار سبزی
نظر آتی ہے۔ چند غیر تربیت یافتہ پہاڑی قومین کاشت کے لیے طریقے عمل

مین لاتے ہین جو اور بھی زیادہ مضر ہین یعنی ہل اور مویشی کے نہونے کی
وجہ سے وہ جنگل کو جلا دیتے ہین اور اراضی متواتر فصلون کی کاشت کے باعث
جو کشتی کے ذریعہ سے عمل مین آتی ہی ضعیف ہو جاتی ہی اور دو ایک برس کے
عرصے مین یہہ سب لوگ جنگل کے دوسرے حصے مین جا بستے ہین اور اسیطرح
اوسکو بھی صاف اور ویران کر کے چھوڑ جاتے ہین۔

کیفیت اون دریاونکی جو ہمالیہ سے نکلتے ہین

کوہ ہمالیہ کی یہہ ایک خاص صفت ہی کہ اوسکے شمالی اور جنوبی نشیبون کی
بارش کا پانی کل سمٹکر ہند کے میدانون کو جاتا ہی کیونکہ جیسا بیان ہو چکا ہی
اوسکی دوہری دیوار کے پرے ایک عمیق گھاٹی ہی۔ بارش کا پانی جو اونکی بلندی
کے باہر بھی نکلجاتا ہی تو اندرونی یعنی شمالی سلسلے سے ٹکر کھاکر پیچھے کی گھاٹی مین
سمٹکر چلا جاتا ہی۔ ہند کے تین بڑے دریاؤن مین سے دو یعنی انڈس اور
برہم پتر کا مخرج وہی گھاٹی ہی جو ہمالیہ کی دوہری دیوار کے شمال کو واقع ہی اور جنوبی
نشیب کا پانی تیسرے دریا یعنی گنگا مین سمٹکر جاتا ہی۔

دریاے انڈس اور ستلج

انڈس معہ اپنے بڑے معاون ستلج کے اور برہم پتر ایک دوسرے کے
نزدیک اون ویران گھاٹیون سے صادر ہوتے ہین جن گھاٹیون اور ملک ہند کے
درمیان ایسے پہاڑ حائل ہین جنکی بلندی پندرہ ہزار فٹ ہی انڈس اور

ستلج اول مغرب کی طرف بہتے ہین بعدازان ہمالیہ کی شگافون کی راہ سے جنوب کو پھر کر پنجاب کی چھوٹی ندیون سے مل گئے ہین اور پھر سب ایک دھارا ہو کر ۱۰۰۰ میل کی مسافت کے بعد بحر ہند مین گرتے ہین۔

برہم پُتر

برخلاف اون دریاؤن کے جنکا ذکر اوپر ہوا برہم پُتر جہان تک اوسکو آسام کے شمال و مشرق کے گوشہ مین پہاڑ کی شگافون مین ہوکر نکاس کا راستہ نہین ملا ہمالیہ کے پیچھے مشرق کی جانب بہتا ہی بعدازان اوسکی دھار مغرب کو کترا گئی ہی اور پھر جب تک کہ خلیج بنگالہ سے جا نہین ملتی جنوب کی طرف بہتی ہی۔ اوسکی لمبائی مثل انڈس کے ۱۸۰۰ میل ہی۔ پس حالانکہ انڈس اور برہم پُتر کا مخرج ایک دوسرے کے نزدیک ہمالیہ کے پیچھے ہی اور جنکے طول بھی مساوی ہی اونکے دہانے ۱۵۰۰ میل کے فاصلہ پر ہند کے مشرق اور مغرب کو واقع ہین۔ پہاڑون کی شگافون مین ہوکر باہر نکلنے کے پیشتر یہ دونون دریا ایک فاصلہ تک اونس گھاٹی مین جو پہاڑ کی دوہری دیوار کے درمیان واقع ہی پوشیدہ بہتے ہین اور ہند کے میدانون مین ہمالیہ کے شمالی اوتار کا پانی کھینچ لاتے ہین۔ سچ تو یہ ہی کہ ہنوز برہم پُتر کے مخرج کا صحت کے ساتھ پتا نہین لگا ہمالیہ کی دیوار کے پیچھے ہزار میل تک وہ سانپو کے نام سے مشہور ہی اور جب پہاڑون سے نکلکر ہند کو آتا ہی اوسوقت یہ عالیشان دریا اپنے سنسکرت نام برہم پُتر (یعنی برہما کا پوت) سے موسوم ہوتا ہی۔ ہمالیہ کے

جنوبی ڈھالون کا پانی گنگا اور اسکی بڑی خراجگذار جمنا مین آتا ہی ان دونون دریاؤن کا
پانی سمندر کے قریب برہم پتر کی دھار سے جا ملتا ہی اور ۱۵۰۰ میل کے
بہاؤ کے بعد یہہ دونون خلیج بنگالہ مین بےشمار شاخین ہوکر داخل ہوتے ہین ۔

دوسرا حصہ

دریا کے میدان

ہند کو تین قدرتی حصون مین تقسیم کیا ہی انمین سے دوسرے حصے مین
وہ وسیع میدان ہین جو ہمالیہ کے دریاؤن سے سیراب ہوتے ہین یہہ میدان
خلیج بنگالہ سے بحر ہند تک یعنی مشرق سے مغرب تک پھیلے ہوئے ہین اور
انھین مین سلطنت ہند کے نہایت زرخیز اور آباد صوبے داخل ہین زمانہ سلف
سے یہہ صورت رہی کہ شمال و مشرق اور شمال و مغرب کی راہون سے غنیم
ایک دوسرے کے بعد داخل ہوتے اور دریاؤن کے کنارے کنارے آگے
بڑھے اور پہلے آنیوالون کو دکھن کے جنوب کو سمندر کی طرف ہٹا دیا اسوقت
قریبًا پندرہ کروڑ باشندے ان دریاؤن کے میدانون اور کنارون پر اون صوبون
مین بستے ہین جو بنگالہ اور آسام اور اودھ اور ممالک مغربی و شمالی
اور پنجاب اور سندھ اور راجپوتانہ اور دیگر دیسی ریاستین کہلاتی ہین ۔
اس وسیع ملک کے مشرق اور مغرب کی جانب برہم پتر اور اٹک ہمالیہ
سے پانی پہنچاتے ہین اور گنگا اور اسکے خراجگذار دریا اندرونی ملک کو

ریگستان

سیراب کرتے ہین - انڈس دریا ہمالیہ سے ایسا سیدھا جنوب کو جاتا ہے
کہ پنجاب کی پانچ دھارون سے ملنے کے بعد اوسمین کوئی اور خراج گذار
ندیان نہین گرتی ہین اور اوسکے بائین طرف سے راجپوتانہ کا بیابان شروع ہوتا ہے
میدان مذکور کی مشرقی حد پر برہم پتر آسام کی گھاٹی مین ہوکر جو ہنوز کم آباد
ہے گذرتا ہے اور صرف بہاؤ کے آخر حصے مین جبکہ وہ گنگا کے قریب پہنچتا ہے
اوسکے کنارے پر آبادی کی کثرت پائی جاتی ہے مگر گنگا اور جمنا قریب ہزار
میل تک ہمالیہ کے برابر خطوط متوازیہ مین بہتی ہین اور بہت سی ندیان ہمالیہ
سے اونمین گرتی ہین حقیقت یہہ دونون دریا شمالی ہندستان کے بڑے حصے
کے لیئے سقے کا کام دیتے ہین لوگ ان فیض کے چشمون کی جو اونکے
کھیتون کو زرخیزی بخشتے ہین تعظیم اور تکریم کرتے ہین اونکے مصادر
جو پہاڑون مین ہین متبرک سمجھے جاتے ہین اور ہر سال ہزارون جاتری الہ آباد
کو جو ان دریاؤن کے وصل کا مقام ہے جاتے ہین اور جزیرہ ساگر مین جہان
یہہ دونو دریا ملکر سمندر مین پہلے گرتے تھے ایک انبوہ کثیر فرائض مذہبی ادا
کرنے کو ماہ جنوری مین جمع ہوتا ہے جیتے جی گنگا پانی مین نہانے سے گناہ
دور ہوتے ہین اور مرنے کے بعد ہر ایک ہندو اسبات کی امید رکھتا ہے کہ اوسکی
راکھ گنگا کے پانی کے ذریعہ سے سمندر کو پہونچے - اس دریا کے کنارے
بڑے بڑے شہر مثل کلکتہ پٹنہ بنارس کے واقع ہین - آگرہ اور دہلی
جمنا پر ہین اور الہ آباد جس مقام پر آباد ہے جہان یہہ دونون دھارین ملتی ہین -

دریا کس کام مین آتے ہین

ہند کے میدانون کی کیفیت معلوم کرنے کے لیئے ضرور ہیکہ ان جمیع
عظیم دریاؤن کا عمل بخوبی سمجھا جاوے کیونکہ دریا اول تو زمین پیدا کرتے ہین
بعدہ اوسکی زرخیزی کا باعث ہوتے ہین اور انجام کار ایک جگہہ کی پیداوار کو
دوسری جگہہ پہنچاتے ہین اکثر مقامون مین میدان کوہ آتش فشان کی قوت
سے اوپر اوبھر آتے ہین یا کسی قدیم زمانے مین قبل انسان کے وجود کے
جبکہ کل زمین پانی سے ڈھکی تھی بتدریج پیدا ہوئے ہین مگر بعض جگہون مین
وہ اوس مٹی اور ریت وغیرہ سے جو دریا پہاڑون سے لاتے ہین بنے ہین
اور اس زمانے مین بھی یہہ قدیم طریقہ زمین کے آہستہ آہستہ بننے کا
دیکھنے مین آسکتا ہے۔ ہمالیہ سے لیکر سمندر تک ملک بنگالہ کے دریاؤنکی
جیسی کہ گنگا ہے دو مختلف حیثیتین ہوتی ہین۔ پہلی حیثیت یہہ ہے کہ وہ گھاٹیون
کے رستون مین بہتی ہے اور ہر دو طرف سے ملکون کا پانی اور مٹی اوسمین بذریعہ
خراجگذار ندیون کے جمع ہوتا ہے اور وہ ایک روز افزون طاقت کے ساتھہ زور
وشور سے آگے بڑھتی ہے اور مٹی وغیرہ کو اپنے ساتھہ بہا لیجاتی ہے۔ مگر جبکہ گنگا
ملک بنگالہ کے وسط مین پہنچتی ہے تب اوسکی دوسری حیثیت شروع ہوتی ہے
اور میدان کی ہمواری کی وجہہ سے دریا کی تیز رفتاری مین فرق آجاتا ہے اور ایک
دھار کی بجائے کئی دھارین ہو جاتی ہین اور ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے جیسے
چھٹے فوارہ پر اونگلی رکھنے یا پانی کا بھرا مٹکا پھٹ جانے سے ظہور مین آتی ہے

اور ان نئی دھاروں میں سے بھی اور شاخیں داہنے بائیں کو پیدا ہو جاتی ہیں —

ملک بنگالہ کا ڈلٹا

وہ سرزمین جو ان شاخوں سے جنکا اوپر ذکر ہوا گھری ہوئی ہے بنگالہ کا ڈلٹا کہلاتی ہے متعدد دھاریں مثل جال کے اس وسیع اور ہموار ملک میں آہستہ آہستہ گذرتی ہیں اور اونکی رفتار کم ہو جانے سے جو ریت اور مٹی اصل دھار شمالی ہند سے لائی تھی وہ اوسکو آگے نہیں لیجا سکتیں لہذا وہ اس انبار کو اپنے آبدان یا کناروں پر ڈال دیتی ہیں اور اس سے بادام کی شکل کے ٹاپو پیدا ہو جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ یہہ آبدان گرد نواح کی زمین سے بلند ہو جاتے ہیں اسطرح پر ڈلٹا کے دریا بتدریج اپنے آبدانوں کو بلند کر کے ایک طرح کی اونچی ہموار نہریں بناتے ہیں جنکا پانی برسات کے موسم میں طغیانی کے باعث اپنے آبدانوں سے باہر نکل جاتا ہے اور ریت وغیرہ ادھر اودھر کی نیچی جگہوں میں بھر جاتی ہے پس ملک بنگالہ میں ہزاروں میل ہے پر ہر سال گرمیوں میں سب دامنوں دریاؤں کے ذریعہ سے ہمالیہ کی آئی ہوئی مٹی کی تہہ پڑجاتی ہے اسقدرتی طریقہ سے زمین بارآور ہو جاتی ہے اور متواتر عمدہ فصلیں اوسمیں پیدا ہوتی ہیں —

دریا کے زمین بنانے کا بیان

جسقدر دریا ڈلٹا میں آگے بڑھتے ہیں اونکی رفتار زیادہ تر سست ہوتی جاتی ہے اور اونکے آبدان ارد گرد کی زمین سے اور بھی زیادہ اونچے ہو جاتے

ہین چنانچہ ہر نہر کے دونون جانب نشیب ہوتا ہی پس ڈلٹا کی سب سے
نیچی سطح وہ ہوتی ہی جو دھارون کے بیچا بیچ مین واقع ہو دھار کا فاضل پانی
ان نشیبون مین جا کر اونکو بتدریج اپنی ریت سے ہموار کر دیتا ہی۔ دریا سے پانی جو
نشیبون مین جاتا ہی اوسکا رنگ مٹی اور ریت کی کثرت سے گاہے مائل بزردی
ہوتا ہی مگر بعد چند روز کے جبکہ سیلاب اوتر جاتا ہی تو یہہ پانی نشیب سے پھر
نہرون کو واپس آتا ہی اوسوقت اوسکا رنگ زیادہ صاف ہوتا ہی اس لیے
کہ ریت وغیرہ پیچھے رہجاتی ہی جس سے نشیب رفتہ رفتہ بھرجاتے ہین اور
اسطرح نئی زمین پیدا ہوتی ہی۔

دریا کے کشادہ دہانے

آخر کیفیت ہندستان کے دریا کی یہہ ہوتی ہی کہ ڈلٹا کے سرے پر سوائے
جنگل اور دلدل کے اور کچھہ نظر نہین آتا اس ویرانہ مین جہان کی ہوا زبس ناقص
ہی کل نہرین سمندر مین گرتی ہین۔ اور اس مقام پر نئی زمین پیدا ہونیکی کیفیت کھل
جاتی ہی سمندر آخرکار دھارون کا سد راہ ہوتا ہی اور اونکی باقی ماندہ ریت وغیرہ
بیٹھ جاتی ہی اور پانی کی سطح کے اوپر جزیرہ پشتون کی صورت مین نظر آتی ہی سمندر کی
لہرین بھی دریا کے پانی سے گوندرکتی ہین اور ریت کے انبار کو جو اثنائے راہ مین ریت لیے
لائی تھین ڈال دیتی ہین اسطرح پر جبکہ دریا کے بہنے سے کنارہ سمندر کی جانب
رفتہ رفتہ بڑھتا جاتا ہی سمندر کی لہرون کی لائی ہوئی ریت سے دریا کے دہانے پر
ٹاپو نمودار ہوتے ہین اور اسطرح زمین بننے کا دوہرا طریقہ جاری رہتا ہی۔

دریاؤن کا آبپاشی و آمد و رفت کا وسائل ہونا

بیان مذکورۂ بالا سے واضح ہے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے دریا ہمیشہ
اپنے ہمراہ اور حاشیوں اور ان کے نشیب میں بہت کچھ تہ نشین ہو جانے سے نئی
زمین پیدا کرتے ہیں بلکہ اونکے دہانوں پر بھی اپنے اوپر اپنی مٹی اور ریت کے
ٹیلے سے نمودار ہوتے ہیں اور اسطرح پر گویا سمندر ہٹتا جاتا ہی اور ڈلٹا کی
زمین طیار ہوتی اور آگے بڑھتی جاتی ہی یہی زمین جو طریقہ مذکورہ سے بابت
دریاؤن کے پیدا ہوتی ہی انھین کے ذریعہ سے زرخیز بھی ہوتی ہی کیونکہ دریا
نیچے کے حصے میں طغیانی کی وجہ سے قدرتی آبپاشی اور زرخیزی کو دونوں
کا فائدہ حاصل ہوتا ہی اور اوپر کے حصے میں انسان نہر بنا کر کھیتوں کو
سیراب کرتے ہیں ۔ علاوہ برین دریا گرد نواح کی پیداوار کے شہرون اور
بندرون میں پہنچانے کے لیے کہ صرف شاہراہ کا کام دیتے ہیں بلکہ
ان دریاؤن کو صوبہ بنگالہ کے قالب میں گویا جان کی مثال قیاس
کرنا چاہیئے ۔

تباہی جو دریا سے عائد ہوتی ہے

کبھی ایسا ہوتا ہی کہ دریاؤن کی بڑی قوت ہی خرابی عظیم کا باعث ہوتی ہی
اکثر ہر سال سیلاب آتے ہیں اور مویشی اور اناج کے ذخیرہ اور غربا کے مکان

بہا لیجاتے ہین اور بار ہا دیکھنے مین آتا ہی کہ کرٹ کے بانسے چھپرون پر مضطرب حال بیٹھے ہوئے بہے چلے جاتے ہین - دریا کے اول حصے مین جہان نہرون کے ذریعہ سے کھیتون مین پانی دیا جاتا ہی تری کے باعث بخار کی کثرت ہوتی ہی اور بعض مقام کھار کی وجہہ سے جسکو رہیہ کہتے ہین [illegible] ہو جاتے ہین آگے بڑھکر یہہ کیفیت ہوتی ہی کہ ندیان اپنے آبدان چھوڑکر نئی راہ کی تلاش مین میلون کے فاصلے تک پیچ و تاب کھاتی چلی جاتی ہین - اس انقلاب کے زمانے مین جو اراضی اور گانون اونکی راہ مین پڑتے ہین سب غرقاب ہو جاتے ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ملک بنگالہ کا زمیندار ناچار کھڑا دیکھتا ہی کہ اوسکا علاقہ ایک عمیق اور چوڑے دریا کی راہ مین آگیا - ان تبدیلیون کے باعث کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ایک کی ملک دوسرے کی طرف منتقل ہو جاتی ہی خزان کے موسم مین یہہ بڑی دھارین ٹریہ اور کھیتون کو جو اونکے کنارے پر ہوتے ہین نیچے سے کاٹ کر بہا لیجاتی ہین اور ایسا بھی ہوتا ہی کہ اونکے آبدان ریت سے اَٹ کر گندہ ہو جاتے ہین اور شہر جنکی تجارت کسی زمانے مین مشہور تھی کنارون پہ ویران پڑے رہجاتے ہین -

شمالی میدانونکی فصلین اور فصلین

بنگالہ مین اکثر دو فصلین [illegible] سال [illegible] ہوتی ہین

اور بعض ضلعوں میں اس عرصے میں اونچے کھیتوں میں وہ فصلیں بوئی جاتی
ہیں موسم بہار میں مٹر اور فصل خریف کے مختلف اناج اور تخم روغن اور پھلیاں
پیدا ہوتی ہیں چاول کی پہلی فصل ستمبر میں اور سال کی بڑی فصل نومبر میں کاٹی
جاتی ہے اور اسی وقت میں اور اناج بھی پیدا ہوتا ہے اور پیشتر اسکے کہ آخر سال کا
غلہ جمع ہو ربیع کی کاشت کے لیے زمین تیار کرنے کا وقت آجاتا ہے پس
کسان کو سوائے مئی کے چند ہفتوں کے جو سخت گرمیوں کے ایام
ہوتے ہیں اور کبھی آسایش و آرام کا زمانہ نہیں ملتا اور حقیقت یہ ہے کہ ان میں بھی
بارش کے انتظار میں کٹتے ہیں۔ شمال کی خشک ہوائیں بالائی اون کی وادی
میں دونوں کناروں سے ہٹ کر بائیں اونچی ہوتی چلی گئی ہے اور بہت زرخیز
ہے یہاں جا بجا عمدہ درخت نظر آتے اور گاؤں آباد ہیں۔ موسم بہار میں
آم کے پھول کی خوشبو سے ہوا معطر ہوتی ہے اور یہ پھل گرمیوں میں کثرت سے
پیدا ہوتا ہے سایہ دار برگد کی سلسلے چٹیل کھیتوں کے بیچ سے ہوتے اور شاندار پیپل
رنگ برنگے سبز کا چھتر لگاتے اور جنگلی کھجور کے برگ و بیخ اگر بڑے بڑے
سرخ پھولوں سے مزین اور بلند قامت تمر ہندی اطلس سبز کا شامیانہ تانے
اور ببول قوت نامیہ سے مالا مال کشت زاروں میں ہر جا سو نظر آتے ہیں
اور جوں جوں دریا سمندر کے قریب آتے جاتے ہیں تاڑ کے درختوں کی
کثرت ہوتی جاتی ہے۔

ڈلٹا کی پیداوار

ڈلٹا کی ہموار سطح پر اکثر تو وہان کے کھیت بانس کی سبز
جھاڑیون اور ناریل اور سپاری اور خرمے کے درختون سے گھرے
ہوئے نظر آتے ہین یہ نہایت آباد قطعہ بادی النظر مین گانون اور بستی
سے خالی معلوم ہوتا ہی کیونکہ ہر ایک گانو کیلے اور دیگر چھوٹے درختون کے
کنجون سے چھپا ہوا ہی۔ جس قدر دریا کے دہانے کی طرف بڑھو پیداوار
بھی تبدیل ہوتی جاتی ہی۔ شمال مین گیہون اور جو اور دیگر اناج مثل جوار باجرہ
کے پیدا ہوتے ہین عوام الناس کی غذا جوار باجرہ ہوتی ہی چاول بہت سا
زمین مین پیدا ہوتے ہین اور ہم ان کے صرف مین آتے ہین مگر برعکس اسکے
ڈلٹا مین چاول کثرت سے ہوتا ہی اور ادنی و اعلی سب کی غذا ہی۔ اور
بنگالہ کے کسان چاولون کے پچاس اقسام سے زیادہ نام بنا سکتے
ہین۔ شمال اور جنوب دونون مین گنا اور تخم روغن و ہلدی اور تمباکو اور
نیل اور مختلف عمدہ مصالحے اور رنگ پیدا ہوسکتے ہین چاے کی کاشت
اکثر پہاڑون کے سلسلہ پر جو میدانون کے دامن مین واقع ہی ہوتی ہی خصوصًا
آسام مین۔ پوست گنگا کے وسط یعنی بنارس اور پٹنہ کے گرد و نواح
مین پیدا ہوتا ہی۔ شہتوت جس پر ریشم کے کیڑے پلتے ہین بنگالہ کے
جنوب مین پیدا ہوتا ہی۔ جوٹ مخصوص ڈلٹا کی زمین مین بویا جاتا ہی کیونکہ اگر کسی

ارضی جو دریاؤں کے سیلاب سے سیراب نہیں ہوتی اوسکی کاشت کیجاوے تو وقت ضائع ہوجانے کی وجہ سے وہ ارضی کسی اور شے کی کاشت کے لیے محض نکمی ہوجاتی ہے جنگلوں میں بھی قیمتی لاکھ اور اوس ریشم کی کسار یا جسکو ٹسر کہتے ہیں دستیاب ہوتی ہیں الغرض دریا کے میدانوں کی اکثر پیداوار کا ذکر کرنا ناظرین کو تکلیف دینا ہے حق تو یہہ ہے کہ ہر قسم کی نباتی پیداوار جو انسان کے کھانے یا پہننے کے کام میں آسکتی ہے یا جنکی غیر ملکوں سے تجارت ہوسکتی وہ سب بکثرت تمام پائی جاتی ہیں۔

تیسرا حصہ

جنوبی سطح مرتفع

چونکہ شمالی ہند اور ہمالیہ کے خاص حالات اور اون میدانوں کی کیفیت جو اوسکے دامن میں واقع ہیں مختصر طور سے بیان ہو چکے لہذا اب ہند کے تیسرے حصے یعنی اوس سطح مرتفع کا حال جو مثلث کی شکل جزیرہ نما کا نصف جنوبی حصہ ہے بیان کیا جاتا ہے اس قطعہ زمین میں جو قدیم زمانے میں دکھن کے نام سے مشہور تھا ممالک متوسط برار مدراس بمبئی میسور اور نظام حیدرآباد اور سیندھیا اور ہلکر کی علاقداریاں اور دیگر باجگذار ریاستیں شامل ہیں۔ گنگا کے میدانات کے جنوبی کنارے سے اس قطعہ کا ڈھال شروع ہوتا ہے اور دریا [illegible]

سمجھے جاتے ہین اوسکے مشرقی اور مغربی سرے پر ہین اور ان کے درمیان
مین کئی اور پہاڑون کے سلسلے آٹھہ سو میل تک چلے گئے ہین مغربی
سرے پر آبو کا پہاڑ جو عمدہ جین مندرون کے لیئے مشہور ہے
راجپوتانہ کے میدان سے ۵۶۵۰ فٹ کی بلندی پر مثل جزیرہ کے
اوسپر نظر آتا ہے۔ اروَلی اور بندھیاچل اور ستپڑا اور
کیمور کے سلسلے اور کئی اور بلند قطعے زمین کے آڑے ہوکر مشرق
کی جانب گنگا کے میدان تک جاتے ہین اوراس مقام پر راجمحل
کی پہاڑیون کے نام سے مشہور ہین مشرقی سرے پر کوہ پارسناتھہ
جسکو فرائض مذہبی کے لحاظ سے قوم جین متبرک جانتی ہے گنگا کے
میدانون کی سطح سے ۴۴۰۰ فٹ بلند ہے۔

جنوبی زمین مرتفع کا منظر

ان مختلف سلسلے پہاڑون کو جنکا ذکر ہوا وسطی زمین مرتفع کی گویا
شمالی دیوار یا پشتہ کہنا چاہیئے پہاڑ اور جنگل جنمین ہوکر فوج کا چلنا
اور سڑک نکلنی ہے زمانہ گذشتہ مین شمالی اور جنوبی ہند کے درمیان حد فاصل تھی
اور انکی وجہ سے دونون خطون کی ایک سلطنت ہونے مین چند در چند
دقتین مانع تھین۔ اس میدان مرتفع مین جو مثلث کی صورت ہے جھنون کے
مین پہاڑون کے سلسلے اور چوٹیان اور جابجا وادی مزروعہ اور میدان پائے

جاتے ہین اور اوسکی مشرقی اور مغربی طرفین گھاٹ کے نام سے مشہور ہین اور لفظ گھاٹ دریا کے کنارے کی سیڑھیون اور پہاڑونکی گذرگاہ کے لیے بھی مستعمل ہوتا ہی مشرقی گھاٹ ہند کے مشرق کی جانب سلسلہ وار نہین ہی بلکہ اوسکی شاخین شکستہ ہین اور بعض مقام پر زمین کیطرف زیادہ ہٹے ہوے ہین حتی کہ اونکے اور سمندر کے مابین وسیع میدان چھوٹ گئے ہین —

مغربی گھاٹ بمبئی احاطہ کے لیے گویا ایک سمندری پشتہ ہین اور اونکے اور بحر ہند کے درمیان ایک تنگ زمین ڈھلوان سی واقع ہی ایک مقام سے اونکی عمودی بلندی اور راس زمین درحقیقت مثل عظیم الشان سیڑھیون کے معلوم ہوتی ہین جو سمندر سے گویا اوپر چڑھنے کے لیے بنائی گئی ہون مشرقی اور مغربی گھاٹ اس کماری کے نزدیک ملکر ایک زاویہ بناتے ہین اس طرح پر زمین مرتفع کے ہر سہ اطراف اونچے ہو جاتے ہین یعنی اندرونی اونچا میدان اسقدر اونچا ہے کہ اوس بلندی سے جہان پانی تیر ہو جاتا ہی بہت نیچا ہی اور اوسکی معمولی بلندی دو ہزار سے لیکر تین ہزار فٹ تک ہی اور شاید ہی کہین زیادہ ہو نہایت مشہور بلندیان نیلگری یعنی نیلگون پہاڑ کہلاتے ہین اور انھین پر اوٹی کمنڈ جہان گورنمنٹ مدراس کا صدر مقام ایام گرما مین منتقل ہو جاتا ہی واقع ہی یہ سمندر کی سطح سے ۷۰۰۰ فٹ بلند ہی سب سے اونچی چوٹی دوڈابیٹا ٹائیور کے جنوبی سرے پر سمندر کی سطح سے ۸۷۶۰ فٹ بلند ہی —

جنوبی سطح مرتفع کے دریا

اس بلند اور وسیع قطعہ زمین کا پانی خاص کر مشرق کے کنارے کی طرف جاتا ہے مگر سینڈھیا چل کے شمالی نشیب کا پانی شاخ گنگا کو جاتا ہے۔ وندیا سے نربدا اوسکے جنوبی دامن کے برابر بہتا ہے اور اسی طرف کے نشیب کا پانی سیدھا مغرب کی جانب لیجاکر خلیج کھمبات میں ڈالتا ہے دریائے تاپتی ذرہ جنوب کو نربدا کے ہم پہلو رواں ہے اور ستپڑا کی پہاڑیوں کا پانی اسی خلیج کو لیجاتا ہے مگر اس مقام سے جنوب کی طرف بمبئی کے کنارے اور اندرونی سطح مرتفع کے پانیوں کے مابین مغربی گھاٹ کا سلسلہ حائل ہے لہذا بارش کا پانی اس قطعہ ہند کو طے کرتا ہوا سیدھا مشرق کی راہ لیتا ہے اور اثنائے راہ میں پہاڑیوں کے گرد گھومتا اور وادیوں کے درمیان خوب شور سے گذرتا ہے حتی کہ جو پانی سمندری ہوا بمبئی کی طرف سے لاکر مغربی گھاٹ پر برساجاتی ہے اسکا خلیج بنگالہ میں پہنچ جاتا ہے اس طرح تین بڑے دریا مہاندی اور اس کے جنوب میں گوداوری کرشنا اور کاویری بمبئی کے کنارے کے پہاڑوں سے سیدھے بہتے ہیں اور سطح مرتفع کی کل سطح کو طے کرکے ہندوستان کے مشرقی کناروں پر سمندر سے جا ملتے ہیں —

جنوبی سطح مرتفع دکن

قدیم شاعر سنسکرت زبان کے جنوبی سطح مرتفع کی نسبت بیان کرتے ہیں کہ وہ
جنگلون سے ڈھکا تھا اور اس زمانے میں بھی سال اور آبنوس اور شیشم اور ٹیک
یعنی ساگون اور دیگر قسم کے بڑے درخت کثرت سے ہوتے ہیں اور چھوٹا
دونون گھاٹ عمدہ نباتات سے جہان کہین پودون کو ذرا بھی جڑ پکڑنے کو
جگہ ملی ہے معمور ہیں مگر ان اونچی زراعت کی وجہ سے جنگل صاف ہو گئے ہیں
فقط پہاڑون پر رہ گئے ہیں گیہون اور فصل خریف کے دیگر چھوٹے اناج اور [illegible] اور
روئی اور گنا اور تلیون کے کھیت کل سرزمین میں بوئے جاتے ہیں
جنوبی ہند کی کالی مٹی زرخیزی کے لئے ضرب المثل ہے اور نشیبون میں
جو گھاٹون اور سمندر کے درمیان واقع ہیں مثل بنگالہ کی زمین کے [illegible] اور
چاول وغیرہ کی متواتر فصلیں پیدا ہوتی ہیں مگر تاہم سطح مرتفع خشک سالی اکثر
ہوتی رہتی ہے لہذا وہان کے باشندون نے طرح طرح کے طریقہ آبپاشی ایجاد
کئے ہیں بعض ضلعون میں کنوؤن کے ذریعے سے بعض میں تالابون
یا ساختہ جھیلون سے جو گھاٹیون کے سرے پر پشتہ باندھ کے بنائی
گئی ہیں آبپاشی ہوتی ہے۔ اسطرح سے بارش کا پانی جو شمال و جنوب کی [illegible]
برستا ہے جمع رہتا ہے اور سال بھر کام میں آتا ہے۔ یہان عام الناس کی گذر چھوٹے
اناج مثل جوار باجرہ [illegible] پر ہے [illegible] گیہون [illegible] ہوتی ہے

سطح مرتفع کی معدنیات

ہند کی عمدہ معدنیات بھی سطح مرتفع اور اوسکی پہاڑیوں سے حاصل ہوتی ہین ایک سطح مرتفع کے شمال مشرقی کنارے پر ملک بنگالہ مین اور نیز ممالک متوسط کی اودیہ مین ہزارہا خلقت پتھر کا کوئلا نکالنے مین مصروف ہی اور امید پڑتی ہی کہ لوہے کی کچی دھات اور لیم اسٹون کی کانون مین بھی عنقریب کاروبار جاری ہو تانبا اور اور دھاتین کم مقدار مین ملتی ہین۔ گولکنڈا کی زمین زمانہ سلف مین ہیرے کے لیے مشہور تھی اور بہت سے دریاؤن مین ریت دھونے سے سونا بھی دستیاب ہوتا ہی اور اب صوبہ مدراس اور میسور مین بذریعہ علمی ترکیب کے کانون سے سونا نکالنے کی فکر ہو رہی ہی۔

برٹش برھما

اراوتی دریا کا ڈلٹا اور اوسکی وادی زیرین اور وہ قطعہ جو مثل حاشیہ بنگالہ کے مشرقی کنارے پر واقع ہی برٹش برھما مین داخل ہین جسے سرکار انگلشیہ نے ہند کی سلطنت مین شامل کر لیا ہی اور یہہ ملک شمال سے جنوب تک اس طرح واقع ہی کہ اراوتی کا مشرق اور سمندر مغرب کی جانب ہین اور عین درمیان مین ہوکر ایک بلند سلسلہ پہاڑ مثل سیڑھی کی ہڈی کے گذرتا ہی یہہ سلسلہ جو یوما کے نام سے مشہور ہی گھنے جنگلون سے ڈھکا ہی اور اراوتی کی وادی کو کنارے کی زمین سے علیحدہ کرتا ہی اراوتی دریا کے ذریعے سے ٹیک یا ساگون کی لکڑی برھما کی خودمختار سلطنت

جو شمال مین واقع ہی بکثرت آتی ہی سمندر کے کنارون پر ہزارون کھاڑیان ہین اور کل ہموار زمین خواہ سمندر کے کنارے کی اور خواہ اراوتی کی وادی کی ایک وسیع دھان کا کھیت نظر آتی ہی۔ یہان ایک عمدہ قسم کی تنباکو پیدا ہوتی ہی جسکے چھوٹے چھوٹے چروٹ بناکر برہما کے عورت مرد سبھو کا پیتے ہین۔ صوبہ اراکان اور پیگو مین جو اراوتی کی وادی اور سمندر کے کنارے پر واقع ہین معدنی تیل کے چشمے پائے جاتے ہین۔ صوبہ تناسرم مین جو اراوتی کی لنا کے جنوب مین سمندر کے کنارے پر ایک تنگ حاشیہ سا ہی ٹین اور سیسے لوہے کی کانین کثرت سے ہین اور ملک سویڈن کی عمدہ سے عمدہ ٹین اور لوہے سے ہرگز عمدگی مین کم نہین علاوہ برین نہایت خالص لیم اسٹون اور سونا اور تانبا بھی کم مقدار مین پایا جاتا ہی۔ چاول اور شہتیر برہما کی خاص تجارتی جنس ہین اور چاول ہی سب لوگونکی غذا ہی +

دوسرا باب

اہل ہند کا مختصر بیان

ہند مین دو قسم کی عملداریان ہین اول صوبجات گورنمنٹ انگلشیہ دوم ہندوستانی ریاستین کل آبادی ہند کی سنہ ۱۸۸۱ع مین ساڑھے پچیس کروڑ تھی اور یہہ تعداد نسبت آبادی زمانہ فروغ سلطنت روم دو چند سے زیادہ ہی لیکن دولت انگلشیہ نے رومیون سے بڑھکر ان ہندوستانی سردارون کے حقوق کا لحاظ رکھا ہی جو اپنے ملک کا انتظام فہم اور فراست سے کرتے ہین۔

اس ریاستوں میں بھی ہند کا ایک ثلث رقبہ جس میں ساڑھے پانچ کروڑ یعنی
ہند کی کل آبادی کی ایک چوتھائی رعایا بستی ہے ہندوستانی سرداروں
کے زیر حکومت ہے جس برٹش عملداری میں ہند کا رقبہ دو ثلث آبادی
میں حصے سے زیادہ یعنی اونیس کروڑ لوٹے لاکھ شامل ہے—

ہندوستانی ریاستیں

ہندوستانی سرداروں کی ریاستوں کا انتظام برٹش رزیڈنٹ کی مدد اور مشورہ
سے کرتے ہیں اور رزیڈنٹ وائسرائے کی طرف سے اونکے درباروں
میں متعین کیے جاتے ہیں بعض ان میں سے مثل خودمختار سرداروں کے ہیں اور
بعض کو کم اختیارات حاصل ہیں خلاصہ یہہ کہ باجگذار سرداروں کی تعداد کثیر ہے
اور یہہ اپنی ریاست کی آمدنی کے سیاہ و سپید کرنے اور فوج رکھنے کے
مختار ہیں بعض اعلے درجے کے سردار اپنی رعایا پر موت کی سزا دینے کا اختیار
رکھتے ہیں مگر ہر ایک کے اختیارات عہد و پیمان کی رو سے محدود ہیں
اور اطاعت سرکار انگلشیہ کی سب پر واجب ہے۔ دولت انگلشیہ جو سب
پر فرمانروا ہے اس امر کو جائز نہیں رکھتی کہ اونکی باجگذار ریاستیں ایک دوسرے
پر فوج کشی کریں یا غیر ریاستوں سے عہد و پیمان عمل میں لاویں۔ بد انتظامی کی
حالت میں وہ سرزنش اور مداخلت کرتی ہے اور جب مناسب معلوم ہوتا ہے تو ظالم
اور جابر کو ریاست سے علحدہ بھی کردیتی ہے اور ضعیف کی حفاظت کرتی ہے اور
سب پر اپنی حیثیت کا دباؤ ڈالتی ہے کہ با امن و امان رہیں—

برٹش صوبے

برٹش عملداری بارہ صوبون مین منقسم ہے اور ہر ایک کا حاکم یا گورنر جدا ہے مگر وہ سب گورنمنٹ عالیہ ہند کے یعنی گورنر جنرل با اجلاس کونسل کے ماتحت ہین گورنر جنرل کو خطاب ویسراے کا بھی حاصل ہے۔ گورنمنٹ عالیہ جاڑون مین بمقام کلکتہ اور گرمیون مین بمقام شملہ جو ۷۰۰۰ فٹ ہمالیہ کی بلندی پر واقع ہے قیام فرماتی ہے۔ ویسراے ہند اور احاطہ مدراس اور بمبئی کے گورنرون کا تقرر خاص انگلستان مین ملکہ معظمہ قیصر ہند کے حضور سے ہوتا ہے اور باقی ماندہ صوبجات کے افسران کلان بلحاظ لیاقت اور حسن خدمت کے حسب تجویز ویسراے ملازمان سول سروس مین سے منتخب کیے جاتے ہین مگر لفٹنٹ گورنر کا تقرر سکرٹری آف اسٹیٹ یعنی وزیر اعظم ہند کی منظوری سے ہوا کرتا ہے۔

رقبہ اور آبادی

ذیل کے نقشون سے برٹش ہند کے بارہ صوبون کا رقبہ اور آبادی اور نیز باجگزار ریاستون کا رقبہ اور آبادی جو بارہ حصون مین ترتیب دی گئی ہین معلوم ہوگی

برٹش ہند کے بارہ صوبے سنہ ۱۸۸۱ع

نام صوبجات (انمین ہندوستانی ریاستین جو اونکے متعلق ہین شامل نہین ہین)	رقبہ میل مربع	تعداد آبادی سنہ ۱۸۸۱ع	آبادی فی میل مربع
احاطہ مدراس	۱۳۹۶۹۸	۳۱۱۷۰۶۳۱	۲۲۳

آبادی فی میل مربع	میزان آبادی سنہ ۱۸۸۱ع	رقبہ میل مربع	نام صوبجات (زمین ہندوستانی ریاستین جو انکے متعلق ہین شامل نہین ہین)
۱۳۲	۱۶۴۵۴۴۱۴	۱۲۴۱۲۲	۲ احاطہ بمبئی
۴۰۷	۶۶۶۹۱۴۵۶	۱۶۳۹۰۲	۳ صوبہ بنگالہ
۱۷۵	۱۸۸۵۰۴۳۷	۱۰۷۹۸۹	۴ صوبہ پنجاب
۴۱۶	۴۴۱۰۷۸۶۹	۱۰۶۱۰۴	۵ ممالک مغربی و شمالی ۶ چیف کمشنری ملک اودھ
۱۱۶	۹۸۳۸۷۹۱	۸۴۴۴۵	۷ چیف کمشنری ممالک متوسط
۴۳	۳۷۳۶۷۷۱	۸۷۲۲۰	۸ چیف کمشنری برٹش برھما
۱۰۵	۴۸۸۱۴۲۶	۴۶۳۴۱	۹ چیف کمشنری ملک آسام
۱۵۱	۲۶۷۲۶۷۳	۱۷۷۱۱	۱۰ کمشنری صوبہ برار⁂
۱۷۰	۴۶۰۷۲۲	۲۷۱۰	۱۱ کمشنری قسمت اجمیر
۱۱۳	۱۷۸۳۰۲	۱۵۸۳	۱۲ کمشنری قسمت کورگ
۲۲۶	۱۹۹۰۴۳۴۹۲	۸۸۱۸۲۵	برٹش ہند کی میزان کل

⁂ ملک برار مین چھہ اضلاع مفوضہ شامل ہین یہ اضلاع نظام حیدرآباد نے سرکار انگلشیہ کو واسطے رفع اخراجات فوج حیدرآباد کنٹنجنٹ کے جسکا رکھنا اوسپر بموجب عہد و پیمان کے واجب تھا اور نیز دیگر مطالبات کے عوض مین حوالہ کر دیے تھے ۱۲

ہند کی باجگزار ریاستیں جن کو بارہ حصوں میں تقسیم کیا ہے سنہ ۱۸۸۱ء

نام ریاست	میزان رقبہ میل مربع	میزان آبادی سنہ ۱۸۸۱ عیسوی	آبادی فی میل مربع
۱ راجپوتانہ	۱۲۹۷۵۰	۱۰۲۶۸۳۹۲	۷۹
۲ حیدرآباد (نظام کی عملداری)	۷۱۷۷۱	۹۸۴۵۵۹۴	۱۳۷
۳ بندیلکھنڈ و ریاستہائے متعلقہ ممالک متوسطہ	۸۹۰۹۸	۹۲۶۱۹۰۷	۱۰۳
۴ بڑودہ	۸۵۷۰	۲۱۸۵۰۰۵	۲۵۵
۵ میسور	۲۴۷۲۳	۴۱۸۶۱۸۸	۱۷۰
۶ منی پور	۷۵۸۴	۱۲۶۰۰۰	۱۶
۷ ہندوستانی ریاستیں جو گورنمنٹ بمبئی کی ماتحت ہیں۔	۷۲۴۵۰	۶۹۴۱۲۴۹	۹۶
۸ ہندوستانی ریاستیں جو گورنمنٹ مدراس کی ماتحت ہیں۔	۹۴۰۶	۳۳۷۸۱۹۶	۳۵۹
۹ ہندوستانی ریاستیں جو گورنمنٹ بنگالہ کی ماتحت ہیں۔	۳۷۹۸۸	۲۸۴۵۴۰۵	۷۵
۱۰ ہندوستانی ریاستیں جو گورنمنٹ پنجاب کی ماتحت ہیں۔	۳۵۸۱۷	۳۸۶۱۶۸۳	۱۰۷
۱۱ ہندوستانی ریاستیں جو گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی کی ماتحت ہیں۔	۵۱۲۵	۷۴۱۷۵۰	۱۴۵
۱۲ ہندوستانی ریاستیں جو گورنمنٹ ممالک متوسطہ کی ماتحت ہیں۔	۲۸۸۳۴	۱۷۰۹۷۲۰	۵۹
باجگزار ریاستوں کی میزان	۵۲۱۱۱۶	۵۵۳۵۱۰۸۹	۱۰۶

اگر تعداد مسطورہ بالا مین فرانسیسی اور پرتگیزی عملداریان شامل کیجاوین تو کل ہند کی میزان حاصل ہوتی ہے

کل ہند معہ برٹش برہما سنہ ۱۸۸۱ع

	رقبہ میل مربع	آبادی	آبادی فی میل مربع
برٹش ہند	۸۸۱۸۲۵	۱۹۹۰۴۳۴۹۲	۲۲۶
ہند کی باجگذار ریاستین	۵۲۱۱۱۶	۵۵۳۵۱۰۸۹	۱۰۶
پرتگیزی آبادیان	۱۰۸۶	۴۰۷۷۱۲	مخصوص قصبون مین
فرانسیسی آبادیان	۱۷۸	۲۷۱۴۶۰	
میزان کل ہند معہ برٹش برہما	۱۴۰۴۲۰۵	۲۵۵۰۷۳۷۵۳	۱۸۲

آبادی کی کثرت

برٹش ہند کی آبادی نہایت گنجان ہے اور اوسکے بعض حصون مین لوگ اس کثرت سے رہتے ہین کہ باشندونکو بدقت تمام کاشت کے لیے اراضی میسر ہوتی ہے برٹش صوبون مین فی میل مربع بر اوسط درجہ دو سو چھبیس ۲۲۶ آدمیونکی وقت بسری ہوتی ہے اور ہندوستانی ریاستون مین بدرجہ اوسط فی میل مربع ایک سو چھ آدمی پرورش پاسکتے ہین جو نصف سے کم ہین اگر برہما اور آسام [illegible] ہندی

آبادی اوسط درجہ دوسو چون (۲۵۴) فی میل مربع ہوتی ہی پس اس حساب سے معلوم
ہوتا ہی کہ برٹش ہند ہندوستانی ریاستون کی نسبت قریب ڈھائی گنا
زیادہ آباد ہی۔ اس آبادی کی کثرت اوس وقت خوب ذہن نشین ہوتی ہی جبکہ دریافت
ہوتا ہی کہ سنہ ۱۸۷۱ء مین فرانس کی آبادی فی میل مربع ایک سو اسی (۱۸۰) تھی اور
انگلستان مین جہان آدمی نہایت گنجان بستے ہین جس مقام پر فی میل مربع
دوسو (۲۰۰) سے زیادہ آبادی کی نوبت پہنچ جاتی ہی وہان کی خلقت کاروبار
زراعت ترک کرکے کارخانجات دستکاری یا کان یا دیگر صنعت کی طرف
رجوع ہوتی ہی +

ہند مین بڑے شہر کم ہین

برعکس انگلستان کے ہند مین بڑے شہر بہت کم ہین سنہ ۱۸۷۱ء مین
انگلستان اور ویلس مین قریب نصف خلقت کے ایسے شہرون مین بستی
تھی جنکی مردم شماری بیس ہزار سے زیادہ تھی اور برٹش ہند مین کل آبادی
کا صرف بیسواں حصہ ایسے شہرون مین بستا ہی اس نظر سے تقریباً تمام ہند
ایک زراعتی ملک ہی اور اکثر بستیان جنکو شہر کہتے ہین صرف ایک مجمع
موضعون کا ہین جہان سے مویشی کھیتون کو لیجاتے ہین اور جوتنے
بونے کا کام جاری رہتا ہی

اضلاع جنمین باشندونکی کثرت ہی

بس یہی وجہ ہی کہ ہند مین کسان کثرت سے آباد ہین جہان کہین انکا شمار

فی ایکڑ ایک یا فی میل مربع چھہ سو چالیس آدمی سے زیادہ ہی وہان اسقدر غلہ
پیدا کرنا جو سب کی پرورش کیواسطے کافی ہو بہت دشوار ہوتا ہی سوا اون
مقامون کے جہان آبپاشی کے وسائل موجود ہین یا شہر کے قرب وجوار مین
واقع ہین اور باوجود اسکے لکھوکھا کسان ہین جنکے حصے مین حساب کی رو سے
قوت بسری کے لیئے فی کس آدھا ایکڑ پڑتا ہی ایسے ضلعون مین اگر بارش
حد سے کم ہوئی تو خلقت سخت مصیبت مین مبتلا ہوتی ہی اور جو خدانخواستہ
سوکھا پڑا تو ہزارون خدا کے بندے بھوکا سے مر جاتے ہین —

کم آباد ضلعے

پس جیسے کہ بعض مقامون مین آبادی کی کثرت اور اراضی کی قلت ہی
ویسی ہی بعض جگہون مین اسکے برعکس حال ہی کہ وسیع اور زرخیز قطعے زمین کے
بلا کاشت پڑے ہین — انگلستان مین یہہ قاعدہ ہی کہ جہان کہین
آبادی کی کثرت حد سے گذر جاتی ہی وہانکے باشندے ترک وطن کرکے کم آباد حصون
مین جا بستے ہین — مگر ہندوستان مین کسان اپنے موروثی کھیتون کی جدائی ہرگز گوارا نہین
کر سکتے اور اپنی کاشت کی خفیف اراضی کو اپنی اولاد مین تقسیم کر دیتے ہین اور یہہ مطلق
لحاظ نہین کرتے کہ آیا اوس قطعہ مین ایسے بڑے کنبے کی پرورش ممکن ہی
یا نہین — اگر یہانکے کاشتکار یہہ طریقہ اختیار کرین کہ جسطرف اراضی افتادہ بکثرت
ہی اودھر نقل سکونت کر جائین تو اسمین شک نہین کہ اونکی اوقات بسری بآسانی ہونے
لگے اور قحط کی مصیبت بآسانی ٹل جایا کرے جتنا کہ گورنمنٹ کی کوشش بلیغ سے ممکن نہین ہی

کاشتکاران غیر قائمی

بہت سے کوہستانی اور سرحدی تعلقون مین اراضی اس کثرت سے ہی کہ اوس
کچھ لگان حاصل نہین ہوتا پہاڑ کے رہنے والے چند سال تک کسی زرخیز مقام پر
بود و باش اختیار کر کے وہان کا جنگل صاف کرتے ہین مگر جب اراضی مین متواتر
کاشت سے کس نہین رہتا تو وہ اوسے چھوڑ کے چلے جاتے ہین اور وہان پھر جنگل
جم آتا ہی ایسے تعلقون پر لگان نہین لیا جاتا بلکہ ان خانہ بدوش کسانون کا
ہر خاندان سردار کو جسکی پناہ مین وہ رہتے ہین فی آدمی کچھ محصول دیتا ہی جیون
جیون باشندون کی کثرت زیادہ ہوتی جاتی ہی اس غیر معین طریقہ کے بجاے باقاعدہ
قیام کے ساتھہ کاشتکاری کی صورت پیدا ہو جاتی ہی برٹش برہما کے ملک
مین یہہ دونون طریقے دیکھنے مین آتے ہین مگر ہند کے نہایت آباد ضلعون
مین خانہ بدوش کاشتکارون کا فرقہ معدوم ہو گیا ہی اور کسانون کے خاندان
پشتہا پشت تک ایسی قطعہ زمین پر جمے رہتے ہین —

اضافہ لگان

صرف سو برس کا عرصہ ہوا کہ بنگالہ مین اراضی کے مقابلہ مین کاشتکار بہت
کم تھے اور اس غرض سے کہ آسامیان آکر اونکی ملک بسین زمیندار اونکو اراضی
کم لگان پر دیتے تھے لیکن فی زمانا کاشتکار اسقدر زیادہ ہو گئے ہین کہ بعض ضلعون
مین اونکو حد سے زیادہ لگان دینے مین دریغ نہین ہوتا لہذا سرکار کو ضرورت پڑی کہ
ایسے قوانین جاری کرے جو لگان کے بہت زیادہ بڑھنے کے مانع ہون ان

قوانین مین کاشتکارون کے حقوق اراضی کا جو انکی کاشت مین عرصہ دراز سے ہے بہت لحاظ رکھا گیا ہے اور ایسے موروثی کاشتکارون سے شرح مجوزہ سے زیادہ لگان نہین لیا جا سکتا۔

غلامی کا موقوف ہونا

زمانہ سلف مین آدمیون کی کمی کی وجہہ سے زمیندار کی نظرون مین کاشتکارونکی بڑی قدر تھی ہمیشہ مین بہت جگہہ یہہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی کسان کسی گانون مین جا بستا تو پھر وہان سے جانے نہین پاتا تھا پہاڑی اضلاع مین جہان غیر معین طریقہ کاشتکاری کا ہنوز جاری ہے کوئی خاندان علاقہ چھوڑ کر جا نہین سکتا کیونکہ ہر خاندان وہان کے سرکار کو فی آدمی کچھہ محصول دیتا ہے اور سردار اسقدر آمدنی کا نقصان گوارا نہین کر سکتا۔ بعض صوبون مین انگریزون کے آنے پر یہہ کیفیت تھی کہ ادنی درجہ کے کسان اراضی سے مثل غلامون کے متعلق سمجھے جاتے تھے اور جسوقت برٹش افسرون نے بنگالہ کے جنوب اور مشرق مین قبضہ کیا تو دیہات کے غلام رہا کر دیئے جائین تو قریب تھا کہ غدر ہو جاوے۔ قدیم غلامونکی اولاد اس زمانہ مین بھی موجود ہے مگر وہ اب آزاد ہین۔

اہل ہند چار فرقون مین منقسم ہین

یورپ کے مصنفین ہند کی آبادی کو دو قومون یعنی ہندو اور مسلمان

ہیں تقسیم کرتے آئے ہیں مگر غور کرنے سے دریافت ہوتا ہے کہ ہند میں چار
قسم کے لوگ ہیں یعنی اول وہ فرقے جو آریا نسل سے نہیں ہیں جنکو کبھی اصلی
باشندے بھی کہتے ہیں اور جنکا شمار برٹش صوبوں میں قریب ایک کروڑ
ہشتی لاکھ کے ہے دوم آریا یا سنسکرت بولنے والے نسل کی اولاد
جنکو اب برہمن اور راجپوت کہتے ہیں اور جنکا شمار قریب ایک کروڑ ساٹھ
لاکھ کے ہے سوم مخلوط النسل آبادی کا بڑا حصہ جو ہندو کے نام سے
کہلاتا ہے اور آریا نسل سے اور خاص کر ان نسلوں سے جو آریا نہیں
ہیں پیدا ہوا ہے اور جنکا شمار قریب بارہ کروڑ چالیس لاکھ کے ہے چہارم
اہل اسلام جو ہند میں سنہ ۱۰۰۰ع سے آنا شروع ہوئے اور اب قریب
چار کروڑ دس لاکھ کے شمار میں ہیں سب ملا کے برٹش عملداری
کی انیس کروڑ دس لاکھ آبادی ہوتی ہے ہند کی باجگزار ریاستوں
کی ساڑھے پانچ کروڑ آبادی کی نسبت بھی انقسام مذکورہ بالا صادق
آتا ہے مگر ہم ہر فریق کے شمار سے واقف نہیں ہیں —

تواریخی زمانہ سے پہلے کی دو خاص نسلیں

بیان مسطور سے ظاہر ہے کہ ہند کی آبادی کے خاص عنصر آریا
و غیر آریا نسلیں ہیں اول ان قدیم باشندوں کا حال دریافت کرنا لازم
ہے کہ زمانہ سلف کا صرف اسقدر حال دریافت ہوتا ہے کہ وہ نسلیں

ملک کے قبضہ کے لیے جھگڑتی تھین ایک اون مین سے صاف
رنگ کے لوگ تھے جو شمال اور مغرب کے درون سے داخل ہوئے
تھے اور اپنے تئین آریہ یعنے شریف النسل کہتے تھے اونکی زبان
عمدہ تھی اور قادر اور مہربان دیوتاؤن کی پرستش کرتے تھے ہند
کے برہمن اور راجپوت بھی آریا ہین دوسری نسل جو انکی نسبت ہر طرح ادنیٰ
ہوتی تھی مدت مدید سے ملک مین بستی تھی اونکو نوواردون نے یا تو
پہاڑون پر بھگا دیا ورنہ اپنا غلام بنا لیا — ان دونون نسلون کی اولاد جو کسی قدر
خالص ہین اونکا شمار عنقریب مساوی ہے درمیانی فرقے جو خاص کر غیر پیوستہ
یافتہ قومون سے پیدا ہوئے ہین یہی فی زمانا ہند کی آبادی کا بڑا حصہ
ہین — آگے چلکر ایک تیسری نسل یعنی ستھین کا ذکر کیا جائیگا جنکا
سن عیسوی کے شروع مین ہند کے معاملات ملکی پر بہت اثر پڑا — اہل
اسلام اسکے ایک ہزار سال کے بعد آئے —

تیسرا باب

غیر آریا یعنی اصلی باشندے

ہند کے نہایت قدیم باشندون کے چند فرقے تھے اور کوئی
خاص نام نہونے کے باعث اونکو غیر آریا یا اصلی باشندے کہتے ہین
اونکے زمانے کے کوئی نوشتے موجود نہین بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے

سلٹین

کہ وہ حروف اور نیز کسی طرح کی علامتون کے استعمال سے ناواقف
تھے جو دستکاریان اونکی ہم تک پہنچی ہین وہ صرف ناتراشیدہ پتھر کے
حلقے اور بٹیان اور رشتے ہین جنکے نیچے وہ اپنے مردون کو قدیم اہل
یورپ کے دستور کے موافق دفنایا کرتے تھے اور اون چیزون سے
جو ان قبرون سے نکلی ہین دریافت ہوتا ہی کہ کسی دور و دراز زمانے
مین جو تحقیق صحیح طور سے معین نہین ہوسکتا یہہ لوگ سخت مٹی کے
ہلکے اور خوش قطع ہنڈیا اور برتن بنانا جانتے تھے اور لوہے کے
ہتھیارون سے لڑتے اور تانبے اور سونے کے زیور پہنتے تھے
اور ان سے بھی قدیم تر اشیا کے ذریعہ سے جو دستیاب ہوئی ہین
یا ثبوت کو پہنچتا ہی کہ یہہ لوگ جو قبرین بنایا کرتے تھے ابتدائی نسلون
کے سلسلے کی ایک کڑی ہین ـ انسے بھی پیشتر ہند مین ایک قوم بستی
تھی جو دھات سے ناواقف تھی اوسکا شکار کھیلنے اور لڑنے کے واسطے
تیر اور دیگر اوزار چقماق پتھر کے مثل اون کے جو شمالی یورپ مین پائے جاتے
ہین بڑی صفائی اور حکمت سے بنائی تھی اور انسے بھی پہلے زیادہ
غیر تربیت یافتہ لوگ گذرے ہین جنکی [illegible] کی چھریان و چقماق پتھر
کے ناتراشیدہ ہتھیار مدراس کی کھائی مین ملتے ہین ـ لیکن جاننا
چاہیے کہ جنکو ہم اصلی باشندے کہتے ہین اور جو آریا نسل کے نوواردون
سے پامال ہوئے اونکا زمانہ اون [illegible] کے بعد ہوا ہی جو دھات

اور سمیعیر کے زمانے کے نام سے تعبیر کیے گئے ہیں

اصلی باشندوں کا بیان جیسا کچھ آریوں نے کیا ہے

قدیم ہند آریا لوگ زمانے کے فرقوں کو دسیو یعنی دشمن یا داس یعنی
غلام کہتے تھے آریا شمال کے سرد ملکوں سے ہندوستان میں آئے اور
انکو اپنے صاف رنگ پر بڑا فخر تھا سنسکرت زبان میں رنگ کو
ورن کہتے ہیں اور اس لفظ کے معنی رفتہ رفتہ نسل یا ذات کے
ہو گئے کم سے کم تین یا شاید چار ہزار سال کا عرصہ ہوا کہ آریا شاعروں نے
وید تصنیف کیے اور ان میں اپنے روشن دیوتاؤں کی تعریف کی ہے
کہ انھوں نے داسوں کو قتل کیا اور آریا رنگ کی حفاظت کی اور
سیاہ فاموں کو آریا کا مطیع کیا وہ اپنے غضبناک دیوتاؤں کا ذکر یوں
کرتے ہیں کہ وہ مثل ہزار سانڈھوں کے حملہ کرکے سیاہ فاموں کو پریشان
کرتے ہیں علاوہ اسکے آریا جنکے نقشے خوبصورت تھے اصلی باشندوں کی
چپٹی منگولیوں کی سی صورت سے نفرت کرتے تھے ایک وید کا شاعر
آریا کو تنگ یا چپٹی ناک والے کہتا ہے دوسرا اپنے خوبصورت ناک والے دیوتاؤں
کا ذکر کرتا ہے وید کے زمانے کے کم سے کم ایک ہزار سال بعد سکندر اعظم کے
ساتھیوں نے بھی جنوب ہند کی قوم کو جنکے ایشیا کے اکثر
آریا قوم کی پستی کا بیان کیا ہے جو کہ وید کے شعروں میں قدیم قوموں

کی نسبت تحقیر کے الفاظ کثرت سے آئے ہین مثلاً یہہ کہ قربانیون مین خلل
ڈالنے والے گوشت خوار کچا کھانے والے مطلق اللسان قربانی
نہ کرنے والے جو دیوتا اور رسوم مذہبی نہین رکھتے — جیون جیون
زمانہ گذرا اور ان غیر تربیت یافتہ فرقون نے جنگلون مین پناہ لی
تو اونکی زشت روئی کے بیان مین زیادہ ترقی ہوئی یہانتک کہ آریا
شاعرون اور پوجاریون نے راکشس اور دیو کے الفاظ انھین کی
نسبت استعمال کیئے ہین — جس طرح سے کہ قدیم جرمن زبان
کا لفظ جسکے معنی دشمن کے ہین انگریزی مین شیطان کے
معنی مین مستعمل ہوتا ہی اسی طرح دسیو یعنی دشمن جو اونکی نسل کا
نام تھا رفتہ رفتہ بھوت یا پریت کے معنی مین مستعمل ہونے لگا۔

غیر آریا فرقے جو زیادہ تربیت یافتہ تھے

بہرحال کل غیر آریا وحشی ہرگز نہونگے کیونکہ دسیو یعنی غیر آریا کے
صاحب دول ہونے کا ذکر آیا ہی اور وید کے بھجنون مین اونکی
سات گڑھیون اور نناوے قلعون کا بیان ہوا ہی بعد گذرنے ایک
زمانہ کے آریون نے غیر آریا فرقون سے رابطہ اتحاد پیدا کیا
اور بعض قومی ملکون پر غیر آریا سلطنت بھی کرتے تھے اور
مذہبی رسوم اور حیات آیندہ کی تمنا سے بھی یہہ لوگ معرا نہ

کیونکہ ایک قدیم سنسکرت کتاب مین اونکی نسبت لکھا ہی کہ وہ اپنے بچہ دون کی لاشون کو تحفہ تحائف اور عمدہ پوشاک اور زیور سے اس امید پر آراستہ کرتے تھے کہ اونکو عقبی کی نعمت حاصل ہوگی اور پیتل اور تانبے اور سونے کے ٹکڑے جو آج کل اونکے پتھر کے سماوے مقبرون کے کھودنے پر ملتے ہین اوسی زیور سے ہین سنسکرت نظم رزمیہ یعنی راماین جسمین آریا کا جنوبی ہند پر یورش کرنے کا بیان ہی اوس مین ایک غیر آریا سردار اپنی قوم کی تعریف اس طرح کرتا ہی کہ اونکی تیز رفتاری خوفناک ہی وہ جنگ مین زیر ہونا نہین جانتے اور رنگ مین مثل سیاہ بادلون کے ہین —

غیر آریا کی موجودہ حالت

اب ان قدیم قومون کی فی زمانہ حالت پر غور کرنا چاہیئے۔ جب سے وہ آریا حملہ آورون کی یورش سے ہند کے میدانون سے ہٹا دیئے گئے ہین وہ مثل معدوم شدہ جانورون کے پنجرون کے جو گوپھاون مین دبے پڑے ہون پہاڑون کے درمیان پوشیدہ رہے ہین — ملک ہند گویا ایک عظیم عجائب خانہ ہی جسمین بنی آدم کی نسلین ادنی اسے اعلی حالت شائستگی تک دیکھی جاتی اور مطالعہ مین آسکتی ہین — یہہ معدنی ہڈیونکی طرح سے نہین بلکہ زندہ فرقے ہین اور ہر فرقہ علیحدہ قاعدہ اور عجیب و غریب مذہبی رسم کا پابند ہی

جزائر انڈمن کے رہنے والے

نوع انسان مین انڈمن کے دور افتادہ جزائر کے رہنے والے یعنی
خلیج بنگالہ کے جزائر یا ازبس ناتربیت یافتہ ہین عربستان اور یورپ کے
قدیم سیاحون نے اونکو مردم خوار لکھا ہے اور اونکی صورت کتّے کی سی بیان
کی ہے برٹش افسرون نے جو ۱۸۵۸ء مین آبادی قائم کرنے کی نیت سے
جزائر مذکور کو بھیجے گئے تھے اونکو آدم خور اور بہت زیادہ ہتھیارون کو
اپنے جسم گیرو سے پوتتے اور اگر کوئی عزیز مرجاتا تو سیاہ مٹی لیپ کر ماتم
کرتے تھے اور خوشی یا دوستی کے اظہار کیواسطے رونے کی سی آواز
نکال لیتے تھے اور چونکہ پیدا ہونے سے پیشتر اونکے نام رکھے جاتے
تھے لہذا نامون مین تذکیر و تانیث کی تمیز نہ تھی اور معبود کے بارے مین
اونکا تصور یہہ تھا کہ کوئی ناپاک روح ہے جو بیماری پھیلاتی ہے پس پانچ سال
تک یہہ کیفیت رہی کہ جب کبھی انگریز طریقہ موانست برتا چاہتے تب وہ
تیرون کی بوچھار کرتے مگر افسرون نے چند جھونپڑے آبادی کے قریب
ڈالے تاکہ وہ آکر اونمین پناہ لین اور دوا اور خوراک سے اونکی خبرگیری
کیجاوے اسطرح رفتہ رفتہ وہ سہولت پر آگئے —

مدراس کے پہاڑی فرقے

اناملیا تمام پہاڑون مین جو مدراس سے جنوب و مغرب مین واقع ہین

بہت سے غیر آریا فرقون نے پناہ لی ہے۔ پلیار جنکے بال لمبے اور
صورتین وحشیانہ ہین اور چھوٹون کو بیچتے ہین جنگل کی پیداوار اور چوہو
اور دیگر چھوٹے چھوٹے جانورون پر جو ہاتھ آجاوین زندگی بسر کرتے ہین
۔ ایک اور فرقہ ہے جسکو مہندا ور سے کہتے ہین اونکی بود و باش کی کوئی
جگہ معین نہین مگر اندرونی پہاڑیون مین اپنی مویشی کو لیے آوارہ پھرتے
ہین اور غارون مین اور پتون کے چھپرون مین رہتے ہین اور سال
سے زیادہ کسی ایک جگہ مین کم رہتے ہین ۔ اور فرقہ کلہ پیٹی
والیان کوہ چوبستہ تھا اور قریب ہین کسی اعلی تر نسل کا بقیہ ہین اونکی
گذران شکار پر ہے اور جنگل کے دیگر وحشیانہ باشندون پر اونکا گونہ
رعب بھی ہے ان پہاڑیون مین پتھر کی عمارتین جنکو کستواین یا
دولمین کہتے ہین اور جو قدیم غیر آریا قومین اپنے مُردون کی قبرون
پر تعمیر کیتی تھین کثرت سے ہین جنوب و مغرب کے پہاڑی فرقون
مین جنکو تیر کہتے ہین ہنوز یہہ طریقہ جاری ہے کہ ایک عورت کے کئی
شوہر ہوتے ہین اور ملکیت مرد کی اولاد کو نہین بلکہ اوسکی بہن کے
بچون کو پہونچتی ہے یہی قاعدہ ہمالیہ کی غیر آریا فرقون مین جو ہند کے
دوسرے سرے پر رہتے ہین جاری ہے۔

ممالک متوسطہ کی غیر آریا قومین

ممالک متوسطہ کی آبادی کا بڑا حصہ غیر آریا نسل کے لوگ ہین اور بعض

مقامون مین نصف باشندے یہی ہین — گونڈ کے فرقے نے جو بہت مشہور ہی تہذیب مین ترقی کی ہی مگر زیادہ وحشی فرقے ہنوز جنگلون مین رہتے اور شکار پر جیتے ہین بعضون کی نسبت سننے مین آیا ہی کہ عرصہ چند سال کا گذرا کہ وہ اپنے تیرون کی نوک چقماق پتھر کی بناتے تھے — اونکی کمان کھینچنے کو بڑی طاقت چاہیئے وہ اوسکو پیر مین لگاکے چلّے کو دونون ہاتھون سے کھینچتے ہین اور اونکا تیر صاف ہرن کے جسم کے پار نکلجاتا ہی — ایک اور قوم ماری کہلاتی ہی جو اجنبی کی صورت دیکھتے ہی اپنے گھاس کے جھونپڑے چھوڑکر بھاگ جاتے ہین — سال مین ایک دفعہ وہان کے راجا کا قاصد اونسے خراج لینے آتا ہی اس خراج مین جنگل کی پیداوار خاص کر شامل ہوتی ہی مگر قاصد اونکے جھونپڑونکے اندر نہین جاتا بلکہ باہر سے ایک ڈھول بجاکر چھپ رہتا ہی ماری چھپکے سے نکلتے ہین اور جو کچھہ دینا ہوتا ہی کسی مقرر جگہہ پر رکھکر پھر روپوش ہوجاتے ہین —

اڑیسہ کے پتے پوش

اڑیسہ کی باجگذار ریاست ہند کے شمال و مشرق کو واقع ہی یہان ایک عجیب فرقہ بستا ہی جو شمار مین دس ہزار اور جوانگ یا پتوا یعنے پتے پوش کہلاتا ہی چند روز ہوئے کہ اونکی عورتین برہنہ رہتی تھین اور

صرف والون کی چند لڑیان اپنی کمر مین باندھتی تھین اور آگے پیچھے
پتون کے گچھے لٹکاتی تھین وہان کے برٹش افسر نے سنہ ۱۸۷۱ع مین
کل فرقے کو طلب کیا اور بعد گفتگو کرنے کے عورتون کے استعمال
کے لیئے کپڑے کے پارچے دیئے بعد ازان سب کپڑے پہنے ہوے
ایک ایک کر کے افسر کے سامنے سے گذرے اور آداب بجا لائے
اور انکا مکار اوکھڑون سے پتون کے گچھون کو جنکے سوائے سابق مین
اونکے تن پر کچھہ نہ تھا ایک بڑے انبار مین جمع کر کے آگ لگا دی —

ہمالیہ کے فرقے

ہند کی شمالی سرحد پر کوہ ہمالیہ کی نشیب اور شاخین غیر آریا کی بہت
سی مختلف ناتربیت یافتہ فرقون سے آباد ہین ملک آسام کے بعض
پہاڑی آدمی فاصلہ یا دوری کے اظہار کے لیئے کوئی لفظ مثل میل یا
کوس وغیرہ کے نہین رکھتے بلکہ بعد مسافت کا اندازہ اس طرح کرتے
ہین کہ راہ مین کتنے پان چبانے مین آئے یا کس قدر تنبا کو کھائی گئی
اونکو محنت سے نفرت ہی اور اکثر لاغر سست قد سیاہ فام اور تندخو ہوتے
ہین اگلے وقتون مین وہ آسام کی وادی مین قریون کی لوٹ پر اوقات
بسر کرتے تھے مگر سرکار انگلشیہ نے اونسے ایک طرح کا پولس
قائم کیا ہی تاکہ اوس سرحد مین امن رکھین اور اسکے عوض مین اونکو

سالانہ کچھہ کپڑے کسّی بچھڑوے اور اناج عطا ہوتا ہی — خود اونکے نام اونکی گزشتہ وحشیانہ زندگی پر دلالت کرتے ہین ایک فرقہ آسام کا جو اکاس کہلاتا ہی اوسکے دو حصے ہین جنکے نامون سے لفظی معنی یہہ ہین یعنی ہزار الاؤ کے کہانیوالے اور چور جو کپاس کے کھیتون مین گھات مین بیٹھتے ہین —

غیر آریا فرقے جو زیادہ مہذب ہین

حالات مسطورۂ بالا سے واضح ہی کہ اصلی باشندون کے اکثر فرقے تہذیب انسانی کی اوسی ابتدائی حالت مین ہین جو ویدکے شعرا نے تین ہزار سال ہوئے اونسے منسوب کی تھی مگر بعض ایسے ہین جنہون نے بہت ترقی کی ہی اور اونکی جماعتون مین اعلی درجہ کی تہذیب کی علامتین پائی جاتی ہین یہہ مہذب فرقے مثل غیر مہذب فرقون کے ہند کے طول وعرض مین جہان تہان پھیلے ہوئے ہین — اس مقام پر صرف دو فرقون یعنی سنتھال اور کہاند کا نہایت مختصر بیان کیا جائیگا —

سنتھال کا بیان

سنتھال اون پہاڑیون مین رہتے ہین جو ملک بنگالہ مین گنگا کے وادی سے جا ملی ہین وہ میدان کے رہنے والون سے علیحدہ اپنے

گانون مین رہتے ہین اور شمار مین قریب دس لاکھ کے ہین اگرچہ اونکو نئے
جنگل کے شکار کرنے والے فرقون کے طریقے ہنوز ترک نہین کیے
ہین تاہم وہ ہل کے استعمال سے واقف ہین اور اب کاشتکاری کے
پیشے مین مشاق ہوگئے ہین ہر قریہ اپنے اپنے مقدم کے ماتحت ہے
اور مقدم گانون کے بانی کی اولاد سے ہوتا ہے اور اوسکی مدد کے
لیے ایک نائب اور ایک چوکیدار ہوتا ہے — گانون کے لڑکون کے
افسر علیحدہ ہوتے ہین اور ہر ایک اپنے سردار اور اوسکے نائب کے
جبتک کہ اوسکا بیاہ نہو زیر حکومت رہتا ہے سنتھالون مین نہ یون طریقہ
ذات کے اختلاف کا مثل اہل ہنود کے نہین ہے اور اپنے سات فرقون
کو ایک مورث اعلیٰ کے سات بیٹون کی اولاد سے بتاتے ہین گانون
کے کل لوگ کھانے پینے شکار کھیلنے اور پوجا مین شریک ہوتے ہین
اور رشتہ قومی اسقدر قوی ہے کہ سواے فرقے سے نکالدینے کے
سنتھالون کے درمیان کوئی اور سزا نہ تھی سخت جرم کے مرتکب کا
اگن پانی گانون مین بند کردیا جاتا تھا اور وہ جنگل مین تنہا نکال دیا جاتا
تھا خفیف جرائم قوم کے ساتھ علانیہ مصالحت ہوجانے پر معاف
کیے جاتے تھے مگر اس صورت مین ضرور تھا کہ مجرم اپنے فرقے
کی دعوت کرے اور چاول کی شراب کثرت سے مہیا کرے —

حقہ پانی

سنتھالون کی رسمیات

سنتھالون کے درمیان بچپن مین بیاہ دینے کا رواج نہین ہی
بلکہ وہ پندرہ سولہ برس کی عمر مین جبکہ خود پسند کرنے کی تمیز حاصل
ہوتی ہی بیاہ کرتے ہین شادی کی رسمین ادا ہونے کے بعد
لڑکی کے عزیز جلتے انگارے گھر کی اوکھلی مین کوٹ کے پانی
سے بجھا دیتے ہین اور یہہ لڑکی سے موجودہ تعلقات منقطع ہونے
کی علامت ہی۔ یہہ لوگ اپنی عورتون کا بہت خیال رکھتے ہین
اور سوا بے اولاد ہونے کے کسی اور صورت مین ایک کے
جیتے جی دوسری عورت نہین کرتے سنتھال اپنے مُردون کو جلاتے
ہین اور کھوپری کے تین ٹکڑے دامودر ندی مین جسکو وہ متبرک جانتے
ہین بہا دیتے ہین۔

سنتھالون کا مذہب

پس جبکہ ایسے حامی اور مددگار اور ظاہر الشان وشوکت کے دیوتاؤن
سے جنکی پرستش وید کے رشی کرتے تھے سنتھال محض بے خبر ہین
تو ایسا معبود جو قادر مطلق اور رحیم وکریم اور بنی انسان کا حافظ اور
ناصر ہو انکے ذہن مین کب آسکتا ہی اہل اسلام اور قوم ہنود نے ان لوگون کو
صید کی طرح تعاقب کرکے صحرا گزین کر دیا پس انکے خیال مین نہین آیا

کہ کوئی ایسا بھی ہی کہ قوت اور زور مین ہمسے بڑھکر ہو اور ہمارے
ستانے کا ارادہ نہ کرے چنانچہ ایک مرتبہ کوئی خوش تقریر پادری
اپنے مسیحی خدا کا ذکر کر رہا تھا کہ ایک سنتھال بیساختہ کہنے لگا کہ ارے
دیوتا یا وہ زبردست مجھے نگل جائیگا۔ اونکے گمان مین تمام وسیع زمین کی
شیاطین دخیل ہین جنکی ایذارسانی سے محفوظ رہنے کے لئے بکرے
اور مرغ اور مرغی کے نیچے چڑھایا کرتے ہین علاوہ ازین بزرگون کی
روحین ندی اور جنگل کے بھوت پلید کودون کے آسیب پہاڑون کے
دیو اور ہزارہا دیگر جنات وغیرہ جو نظر سے غائب رہتے ہین ان سب کا
راضی رکھنا ضروریات سے ہی اونکا عقیدہ ہی کہ یہہ خبیث اکثر گانون
کے پرانے نسا کھونکے درختون مین قیام رکھتے ہین بعض قریون کے
باشندے ہر درخت کے چارون طرف ناچتے ہین کہ کہین ایسا نہو کہ
کہ جس درخت مین اونکے خاص گانون کا دیوتا سکونت رکھتا ہو
فروگذاشت ہو جائے۔

مثال

سنتھالون کا مختصر بیان

گذشتہ صدی کے آخر تک سنتھال ارد گرد کے ملک مین ہرنی سے
قوت بسری کرتے تھے مگر برٹش عہد مین اونھون نے کاشتکاری کا
پیشہ اختیار کیا اور سنہ ۱۸۳۲ء مین انگریزی افسرون نے پتھرون کے ستون
بطور بودہ بندی اس غرض سے تعمیر کیے کہ ان مین اور ترائی کے ہتھانو

مین دُھرے مینڈے کی نزاع نہو مگر اس عرصے مین بیوپاری یہاں آئے
داخل ہوئے اور یہہ سادہ لوح پہاڑیئے اونکے سود کے جال مین پھنس
گئے اور چونکہ رشتہ داری کی الفت قوی تھی اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑ کے
غریب الوطن ہوجانا گوارا نہ کرسکے اور رفتہ رفتہ ان ہندو سود خوارونکے بالکل
غلام ہوگئے اور انجام کار یہہ نوبت پہنچی کہ بالعوض قرضہ کے قرضخواہ
اونکی فصل کی پیداوار لے لیتے اور اونکے لڑکے بالون سے کام لیتے
اور بمشکل تمام پیٹ بھر روٹی دیتے تھے - اگر کوئی شخص مرجاتا تو یہہ قرضہ
جس سے عمر بھر چھٹکارا ممکن نہتھا اوسکی اولاد کے سر پڑتا تھا کیونکہ اونکی
غیرت مقتضی اسکی نہین ہوئی کہ باپ کا قرضہ بیٹا نہ ادا کرے پس ایسا ہوا کہ
سنہ ۱۸۵۴ء مین تین گانون کے باشندے جنھون نے جنگل کاٹ کے
اراضی صاف کی تھی مایوس ہوکر جنگل کو نکل بھاگے اور ۱۸۵۵ء مین
تیس ہزار سنتھال اپنی تیر و کمان لے کلکتہ کو روانہ ہوئے کہ گورنر جنرل
صاحب کو اپنی حقیقت حال سے ماہر کرین ابتداے سفر مین تو اونکے
درمیان انتظام رہا مگر چونکہ فاصلہ بعید اور کھانے کو پاس نہ تھا لہذا بھوک کے
مارے چوریان کرنے لگے اسپر پولیس کا مقابلہ ہوا غرض ایک ہفتہ
کے اندر سب کے سب برملا باغی ہوگئے اس بغاوت کے رفع کرنے
مین افسوسناک کشت خون ہوا انجام کار اونکی تکالیف کی اچھی طرح تحقیقات
کی گئی اور ایک سادہ طریقہ انتظام کا ایک برٹش افسر کی نگرانی مین اونکے

واسطے تجویز ہوا اب وہ خوشحال ہین مگر اونکے مزاج مین ایسی وحشت اور سوء ظن ہے کہ نئی بات سے اندیشہ ناک ہوتے ہین چنانچہ بعضون نے سنہ ۱۸۸۱ع کی مردم شماری روکنے کو ہتھیار اوٹھالیے تھے۔

کھاندون کا بیان

اڑیسہ کے کنارے پر ایک بلند سلسلہ کوہ بن سے ڈھکا ہوا ہے اوس پر ایک فرقہ جسکو کھاند (یعنی پہاڑ کے رہنے والے) کہتے ہین آباد ہے اونکا شمار قریب ایک لاکھ آدمیون کے ہے انتظام ملکی کے بارے مین اونکے خیال بالکل قدیم زمانے کے سے ہین ہر خاندان مین باپ سردار ہوتا ہے اوسکے جیتے جی جوان لڑکون کی جدی گرہستی نہین ہوتی بلکہ ایک ہی گھر مین مع بیوی بچون کے رہتے ہین اور کھانا گھر کی بڑی بوڑھی پکاتی ہے جسکو سب ایک ساتھ ملکر کھاتے ہین فرقے کا سردار اکثر توموروثی اور بزرگ خاندان کا بڑا بیٹا ہوتا ہے اور در صورت اوسکے صاحب لیاقت نہونے کے چچا یا چھوٹا بھائی مقرر ہوتا ہے مگر وہ فرقے کے بزرگون کی بغیر صلاح کوئی کام نہین کرتا۔

کھاندون کی لڑائیون اور سزاؤن کا بیان

جبتک کہ انگریزون نے سنہ ۱۸۳۵ع مین بہتر قوانین جاری نہین کیے

سے تھے کھاندون کے درمیان خون کے جرم کی سزا اس طرح تھی
تھی کہ مقتول کے عزیزون پر واجب ہوتا تھا کہ قاتل کو قتل کرین یا
بطریق خونبہا کے اناج و مویشی لیوین اگر کوئی شخص کسی کے ہاتھہ سے
زخمی ہوتا تو ایذا رسان پر ضرر رسیدہ کی پرورش تا حصول صحت لازم
آتی تھی مال مسروقہ پایا تو واپس کیا جاتا تھا ورنہ اوسکی قیمت دیجاتی تھی اور
اگر کسی پر دوبارہ چوری کی علت ثابت ہو جاتی تو وہ شخص قوم سے خارج
کردیا جاتا اس سے بڑھکر سزا اونکے درمیان نہ تھی اور آپس کی نزاع فریقین
کے باہم لڑ لینے سے یا دو مسلح گروہون کی خونخوار جنگ و جدل سے یا
کھولتے تیل مین ہاتھہ ڈالنے اور گرم لوہے کے چھونے سے یا
چیونٹیون کی بل کی مٹی پر یا شیر کے پنجہ یا گوہ کی کھال پر بہ سنجیدگی
تمام قسم کھانے سے تصفیہ پاتی تھی - اگر کوئی شخص لاولد مرجاتا تو
گانون کے خاص لوگ اوسکی اراضی کو آپس مین تقسیم کر لیتے کیونکہ عورت
زمین پر قابض ہونے کی مجاز نہ تھی اور نہ کوئی ایسا فرد مجاز تھا جو اپنی
قوت بازو سے اوسکی حفاظت کرنیکے لائق نہو -

کھاندون کی کاشتکاری

کھاندون کے جوتنے بونے کے طریقے کی نسبت یہہ کہہ سکتے ہین
کہ وہ غیر آریون کے جاہل فرقون کے خانہ بدوش طریقے اور ہندوؤن

کے معین طریقے کاشت کے بین ہین ہی نہ لو وہ یہہ کرتے ہین کہ مثل
جاہل غیر آریون کے ایک قطعہ جنگل کو جلا کر صاف کیا اور چند فصلین
حاصل کرنے کے بعد چھوڑ کر چلے گئے اور دوسرا قطعہ جا صاف کیا
اور نہ وہ مثل ہندو کے پشت در پشت ایک ہی قطعہ اراضی کو جوتا بویا کرتے
ہین بلکہ اونکا قاعدہ یہہ ہی کہ جب معلوم ہوا کہ زمین کی طاقت کم ہو چلی تب
اوسکو چھوڑ دیتے ہین اور اونکی بعض آبادیون مین یہہ قاعدہ تھا کہ چھ
سال کے بعد جگہہ منتقل کی جاتی تھی۔

کھاندون مین بیاہ کا طریقہ

ان لوگون مین بیاہنے کا دستور یہہ ہی کہ ضیافت مین سے دولھن کو
جبراً لے بھاگتے ہین بعد ازان لڑکے کا باپ لڑکی کی قیمت دیتا ہی
بیشتر طاقت ور لڑکی جو لڑکے سے چند برس بڑی ہو پسند کی جاتی ہی اس
طرح پر تیرہ چودھا برس کی عمر مین لڑکی کا اور دس گیارہ برس کی عمر مین لڑکے
کا بیاہ ہو جاتا ہی دولھن اپنی سسرال مین جبتک کہ اوسکا کمسن خاوند
جوان نہو بطور ٹہلنی کے رہتی ہی اکثر اوقات بیوی کا خاوند پر بہت داب
ہوتا ہی اور وہ بیوی کے جیتے جی اوسکی بلا مرضی دوسری عورت نہین کر سکتا

کھاند موضعون کے خدمتگار و نکابیان

سوائے زراعت اور سپہگری کے کل پیشے کھاندون مین معیوب

سمجھے جاتے ہین اور ہر موضع مین کچھہ گھر نیچ قوم کے ہوتے ہین جو زراعتی
رکھنے اور لڑائی پر جانے اور پوجا مین شریک ہونے کے مجاز نہین
ہوتے یہہ بیچارے گانون مین ہر طرح کا ناپاک اور ذلیل کام کرتے ہین
اور جلاہے لوہار کمھار چرواہے کلار انھین لوگون مین سے نسلاً بعد
نسلاً چلے آتے ہین اگرچہ کھانداونسے مہربانی سے پیش آتے ہین اور
ہر ضیافت سے اونکو بھی حصہ ملتا ہی مگر اونکا مرتبہ باعتبار ذات کے کبھی
نہین بڑھتا بلکہ ذلیل کے ذلیل رہتے ہین اگر کوئی کھانداونکا پیشہ اختیار
کرلیتا ہی تو نہایت ذلیل سمجھا جاتا ہی اور کھانداونکا پکایا ہوا کھانا نہین
کھاتے۔ اونکی نسبت یہہ گمان ہی کہ وہ ایک کمتر نسل کے باقیماندہ لوگ
ہین جو کھاندون کی آمد سے پیشتر پہاڑیون پر قابض تھے جبکہ کھاندون
نے آریون کی یورش سے میدانون کو چھوڑکر اس نواح مین پناہ لی

کھاندون کا انسانکی قربانی کرنا

کھاندون کے بھی مثل سنتھالون کے متعدد دیوتا ہین یعنے
قوم کے دیوتا اور فرقے کے دیوتا اور خاندان کے دیوتا اور علاوہ
برین ہزار ہا شیاطین اور خبیث ارواحین ہین مگر پرتھوی کا دیوتا اونکا
مہادیو ہی جسکو آفرینش کی ایک مجسم قوت تصور کرتے ہین سال مین
دو مرتبہ یعنی تخم ریزی اور فصل کاٹنے کے زمانے مین اور خاص کر مصیبت

کے وقت پرتھوی کے دیوتا کے لیئے انسان کی قربانی چڑھائی جاتی تھی۔ پس میدان سے کسی کو ترغیب دیکر بھینٹ چڑھانے کے لیئے لانے کی خدمت اون ذلیل فرقون کے جو کھانڈ کے موضعون سے متعلق تھے سپرد تھی صرف برہمنون اور کھانڈ کے فرقے کا آدمی بھینٹ نہین چڑھایا جاتا تھا ایک قدیم قاعدے کے موافق ضرور تھا کہ قربانی کی قیمت دیجاوے جب وہ شخص جو بھینٹ کے لیئے تجویز ہوا گانون مین آتا تو قربانی کے دن تک اوسکی ہر خاندان مین بڑی خاطر تواضع ہوتی اور اچھے سے اچھے کھانے کھلائے جاتے بعدہ اوسکو پرتھوی کے دیوتا پر بھینٹ چڑھاتے اور کھانڈ وقت جانکنی کے اوسکے کان مین چلا چلا کہتے تجھکو قیمت دیکر خریدا ہے پس ہمپر گناہ عائد نہین ہوتا اسکے بعد قربانی کا گوشت اور خون موضع کی اراضی مین جابجا تقسیم کر دیا جاتا تھا۔

کھانڈون کی حالت برٹش عہد مین

سنہ ۱۸۳۵ء مین کھانڈ سرکار برٹش کے احاطہ حکومت مین آئے اور انسان کی قربانیان موقوف ہوئین انکی پہاڑیون مین ہوکر راستے بنے اور میلے مقرر ہوئے۔ برٹش حکام حتی المقدور اونکے دستورون مین مداخلت نہین کرتے ہین اور فی زمانا کھانڈ کی قوم خوشحال ہے اور امن وامان سے رہتی ہے۔

غیر آریون کی تین نسلین

اب یہہ امر دریافت طلب ہی کہ یہہ قدیم اور تواریخی زمانے سے
پیشتر کے باشندے جنکو آریون نے وقت یورش کے عرصہ تین ہزار
سال سے زیادہ گذرا کہ زمین پر قابض پایا تھا اور جو ہنوز ہند مین جابجا
دیکھنے مین آتے ہین کون ہین - اونکے تحریری حالات موجود نہین
اور اونکی زبانی روایتون سے بہت کم حال دریافت ہوتا ہی مگر اونکی
بولی سے ایسا دریافت ہوتا ہی کہ وہ تین مختلف نسلون سے ہین -
اول تبتی برہما کے فرقے جو گوشہ شمال اور مشرق سے داخل ہوے
اور ہنوز ہمالیہ کے پہلوؤن پر مقیم ہین دوم کولاری اور ایسا معلوم
ہوتا ہی کہ یہہ بھی شمال و مشرق کے درون سے بنگالہ مین آئے
یہہ خاص کر اوس سلسلہ کوہ پر جو جنوبی ہند کے میدان مرتفع کے شمال
و مشرق کو واقع ہی بستے ہین سوم دراوڑی جو پنجاب مین شاید
شمال اور مغرب کے درون سے داخل ہوے اور اب سطح مرتفع
کے جنوبی حصے مین جو ہند کے سرے یعنی راس کماری تک
ہی بستے ہین -

غیر آریا کی خصلتین

اکثر تو یہہ لوگ اپنی بات کے سچے اور نمکحلال اور بامروت ہوتے ہین

بشرطیکہ انکے ساتھہ اچھی طرح برتاؤ کیا جاوے پہاڑون کے رہنیوالے سپہگری کی اچھی لیاقت رکھتے ہین بلکہ میدانون کے وہ فرقے جنکا شیوہ دزدی ہی تعلیم پانے سے پولیس کا کام بخوبی انجام دیسکتے ہین اوس سپاہ مین جسکے ذریعہ سے دولت انگلشیہ نے ملک دکھن فتح کیا مدراس کی غیر آریا قومین بھرتی تھین اور بعض اون مین سے پلاسی کی جنگ مین جسکے بعد ملک بنگالہ پر انگریزون کا تسلط ہوا موجود تھے پہاڑی گورکھے کوہ ہمالیہ کی ایک غیر آریا قوم سے ہین انکی پلٹنین ہند کی فوج مین دلاوری کے لیے مشہور ہین اور چند روز ہوے کہ ان لوگون نے افغانستان کی لڑائی مین بڑی ناموری حاصل کی۔

چوتھا باب

قوم آریا کا ہند مین آنا

آریا نسل کا بیان

نہایت قدیم زمانے ہی سے ایک اعلی درجہ کی قوم شمال مغرب کی جانب سے اصلی باشندون کو ترک دیکر ہند مین داخل ہونا شروع ہوئی یہہ قوم آریا کی نسل سے تھی برہمن اور راجپوت اور نیز انگریز انھین کی اولاد مین ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اصل مین وسط ایشیا سے آئی تھی

اور اسی مرکز سے چند شاخین مشرق اور چند مغرب کو روانہ ہوئین اور مغرب
کی جانب روانہ ہونیوالون مین سے ایک شاخ نے فارس کی سلطنت
کی بنا ڈالی اور دوسری نے ایتھنس اور اسپارٹا کے شہر تعمیر کیے
اور قوم یونانی کہلائی تیسری نے ملک اٹالیہ مین سات پہاڑیون پر
وہ شہر بنایا جو انجام کار شاہانہ روم کے لقب سے مشہور ہوا - اسی
نسل کے ایک گروہ نے تواریخی زمانے کے قبل ولایت اسپین آباد کیا تھا
جہان اوسنے چاندی کی کانین کھودین اور جب انگلستان کی طرف
نظر لیجاتی ہے تو وہان پر بھی ایک آریا نسل کی آبادی درخت کی ڈالیون
کی بنی ہوئی ڈونگیون مین مچھلی پکڑتی پائی کارنوال مین ٹین کی کانین
کھودتی ہے علاوہ ان شاخون کے جنکا ذکر ہوا آریا نسل کی شاخین وسط ایشیا کے اصلی مرکز سے
جو انکا قدیمی گھر تھا مشرق کی جانب بھی گئین اور انھین مین سے زبردست
گروہ ہمالیہ کے درون مین ہوکر پنجاب مین داخل ہوے اور
تمام ہند مین بالتخصیص برہمن اور راجپوت کے نام سے پھیل گئے -

آریون کا یورپ اور ایشیا کی قدیم قومون کو مغلوب کرنا

آریا قوم کی مشرقی اور نیز مغربی شاخ نے اصلی باشندون کو جو اوس سرزمین
پر قابض تھے ماتحت کر لیا اور ہر طرح پر اپنی فضیلت و برتری قائم کی - قدیمی
تاریخ اقلیم یورپ کی انھین آریا کی نوآبادیون کا تذکرہ ہے جو سب اصل

ملدشر تعلقین پر واقع تھین۔ اور عبارت یا درن سو لیزیشن یعنی سامانہ حال کی شائستگی اور تہذیب سے انھین مغربی آریون کی شائستگی اور تہذیب مراد ہے۔ اسی طرح سے ہند کی تاریخ بھی فقط آریا لوگون کی مشرقی شاخ کی جو ہندین آکر بسی حالات کا نام ہے۔

آریون کی اصلی وطن مین جو کیفیت تھی وسکا بیان

ہمین اون اولوالعزم آریون کے ابتدائے زمانہ کا حال جبکہ وہ وسط ایشیا مین بود و باش رکھتے تھے کچھ معلوم نہین مگر ہان اس قوم کی بعید المفارقت نسلون یعنی اہل یورپ اور اہل ہند کی زبانون مین ایسے الفاظ مشترک پائے جاتے ہین جس سے اہل علم یہہ نتیجہ نکالتے ہین کہ یہہ قومین ایشیا کے سبز مرغزارون مین اپنے مویشی لیئے خانہ بدوش پھرتی تھین اور اناج کی فصل جمع کرنیکے واسطے کاہے عرصہ دراز تک قیام کرتی تھین۔ اونھون نے اکثر گھریلو جانور رام کر لیئے تھے اور لوہے کے استعمال سے واقف تھے اور سینے اور بُننے کے فنون سے جانتے تھے کپڑے پہنتے لو پکا ہوا کھانا کھاتے تھے اور ایسے جفاکش تھے جیسے منطقۂ معتدلہ کے رہنے والے ہوتے ہین۔ اس نسل کی مشرقی اور مغربی شاخون مین زمانہ دراز تک اپنے اصلی وطن کی سردی کی یادگاری قائم رہی چنانچہ ویدسے ظاہر ہوتا ہے کہ جب آریا شاخ ہند کے گرم ملکون مین وہ اری عمر کی

دعا مانگتے تو بجاے سو برس کے سو جاڑون کے ملتجی ہوتے تھے

یورپ اور ہند کی باتین محض آریا زبان کی اقسام ہین

یونانیون اور رومیون اور انگریزون اور ہندؤون کے آبا و اجداد ایشیا مین ایک ہی جگہ رہتے تھے ایک ہی زبان بولتے اور ایک ہی دیوتاؤن کی پرستش کرتے تھے اگرچہ بادی النظر مین یورپ اور ہند کی زبانون مین بہت بڑا فرق معلوم ہوتا ہی مگر وہ ایک ہی ماخذ یعنی آریا کی زبان سے مشتق ہوئی ہین یہہ بات اون الفاظ کی نسبت جو روزمرہ مستعمل ہوتے ہین خاص کر صادق آتی ہی مثلاً وہ الفاظ جو باپ بھائی بہن اور بیوہ کے واسطے استعمال ہوتے ہین آریا کی اکثر زبانون مین متحد ہین خواہ وہ زبان دریاے گنگ خواہ ٹایبر خواہ ٹیمس کے کنارے بولی جاتی ہو چنانچہ لفظ ڈاٹر (بیٹی) جو قریب ان سب زبانون مین آتا ہی ایک سنسکرت لفظ سے جسکے معنی دودھ دوہنے کے ہین مشتق ہوا ہی گویا اس امر کی یادگار ہی کہ اگلے زمانے مین آریا خاندان مین بیٹی ہی دودھ دوہا کرتی تھی —

یورپ اور ہند کے مذہب ایک ہی اصل سے ہین

یورپ اور ہند کے قدیم مذہبون کا ایک ہی ماخذ ہی کیونکہ

کسی قدر اون قصے کہانیون پر مشتمل ہین جو ان قومون کے آبا اور اجداد
نے جب وہ ایک ساتھ وسط ایشیا مین رہتے تھے سیکھے ہونگے
چند وید کے دیوتا یونانیون اور رومیون کے بھی دیوتا تھے اور ہنوز
کلکتہ کے برہمن اور انگلستان کے پراٹسٹنٹ اور رومن کے
کاتھلک پادری معبود حقیقی کی اون نامون سے جو قدیم آریا زبان کے
لفظ سے مشتق ہوئے پرستش کرتے ہین

ہندی آریون کے سفر کی کیفیت

ہند مین آنیوالے آریون کے اپنے وطن مین رہنے اور وہان سے
جنوب و مشرق کی سمت سفر کرنیکا حال وید کے گیتون سے بخوبی
منکشف ہوتا ہے اگلے بھجن کابل مین [illegible] کے شمال تک پہونچنے
اونکے پچھلے دریا گنگا تک وارد ہونے کی خبر دیتے ہین اور مشرق کی جانب
درمیانی راہ فتحمندی سے طی کرنیکی کیفیت وید کے گیتون مین ایسی مفصل پائی جاتی
ہی کہ قدم قدم کا حال معلوم ہو سکتا ہی۔ خطہ پنجاب جو پانچ عمدہ دریاؤن
سے سیراب پایا تو اپنا آبائی طریقہ خانہ بدوش چرواہون کا چھوڑ کر پیشہ
زراعت مستقل طور پر اختیار کرلیا ۔ وید کے شعرا نے اون دریاؤن
کی بہت تعریف کی ہے جو باعث اس انقلاب کا ہوئے تھے اور ایسے انقلاب
کو ہر قوم کی ترقی معاشرت کا ایک جزو اعظم قرار دیا ہی نہین بعض اشلوک

اس مضمون کے ہین کہ ای پانی دینے والی سمندر جسکا نام سرسوتی ہے
بہین ہو رہا ہی ہماری عرض قبول کر اور ہمارے بڑے بڑے کھیتون کو
اپنے پانی سے سینچ دے — کوہ ہمالیہ جسکی شاخون کی راہ سے آریا
ہندوستان مین آئے تھے اور جسکے جنوبی دامن مین عرصہ دراز تک بودوباش
کی تھی اونکی یاد سے فراموش نہوا جیسا وید کے شاعرون نے خالق
کی صفت مین اشارہ کیا ہی کہ تو ای معبود جسکی عظمت کی بیچ بستہ پہاڑ
اور سمندر اور آسمانی دریا گواہی دیتے ہین قابل حمد وثنا ہی — پھر آریہ
ہند مین بسے لیکن اپنا وطن انکو ہمیشہ یاد رہا اونکے دیوتاؤن اور پاک
رشیون کے رہنے کی جگہ اور آدمزادون کو خوش کلامی کی قوت آسمان سے
نازل ہونیکا مقام وہی سرزمین تھی اور اونکے معبودون اور سورماؤن کا
سرگ لوک یعنی بہشت ہمالیہ پربت کی بلند چوٹیان تھین جہان مہربان مزاج
اور دلیر ابد الآباد راحت سے رہتے ہین —

رگ وید کا بیان

اول آریون کی جو ملک پنجاب مین شروع مین آباد ہوئے رگ وید
ایک مشہور علمی یادگار ہی ان متبرک مجموعون کی تصنیف کا زمانہ معلوم
نہین مگر ہندوؤن کا بلا کسی ثبوت کے یہ عقیدہ ہی کہ اوسکا وجود
ازلی ہی یا کم سے کم حضرت عیسیٰ کے زمانے سے تین ہزار سال پہلے کا ہی

یعنی اوسکو مرقوم ہوئے قریب پانچہزار سال کا عرصہ ہوا اہل یورپ کے
فاضل علم ہیئت کے حساب کے بموجب بتاتے ہین کہ اوسکی تصنیف
سن عیسوی سے تخمیناً چودہ سو برس قبل جاری تھی لیکن اوسی علم کے
حساب سے تاریخ کا تیچھے ہٹ جانا بھی ممکن ہے۔

صرف اس قدر معلوم ہے کہ ویدکا مذہب بودھ مذہب سے جسکا آغاز
حضرت عیسی سے پہلے چھٹی صدی مین ہوا بہت پیشتر جاری تھا رگ وید
ایک ہزار سترہ مختصر نظمون کا ایک نہایت قدیم مجموعہ ہے جسمین دس ہزار
پانسو اسی اشلوک ہین اور سب کا خطاب دیوتاؤن کی جانب ہے۔ ان
مضمون سے آریون کے حالات دریافت ہوتے ہین کہ دریاے انڈس
کے کنارے متعدد فرقون مین تقسیم ہوکر کبھی آپس مین برسرجنگ ہوتے
اور گاہے باہم متفق ہوکر سیاہ فام اصلی باشندون کا مقابلہ کرتے تھے
اوس وقت ذات کا اوس معنی مین کہ من بعد سمجھی گئی نام ونشان بھی
نہ تھا۔ ہر گھرانے مین باپ پوجاری کا کام دیتا تھا۔ اور اسیطرح سردار
بھی اپنے فرقے کا بزرگ اور پوجاری سمجھا جاتا تھا مگر البتہ بڑے تہوارون
مین وہ کسی فاضل کو جو مقدس چڑھاون کی اون رسوم سے خوب
واقف ہو منتخب کرتا تھا تاکہ وہ لوگون کی طرف سے قربانی گذرانے
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ خود قوم کے اتفاق رائے سے تجویز ہوتا
تھا وسپتی کا شاہی لقب جسکے لغوی معنی والی توانا دان کے ہین

وہی لفظ ہی جو قدیم فارس کی زبان مین وسپتی اور لیتھوانیا کی زبان
مین وائز پیٹس کر کے وسط یورپ مین ہنوز مستعمل ہی۔ عورتون
کی بڑی قدر و منزلت تھی اور بعض نہایت عمدہ بھجن شریف زادیون اور
شہزادیون کی تصنیفات سے ہین۔ نکاح متبرک سمجھا جاتا تھا۔ میان
اور بیوی کا مرتبہ گھر کے انتظام مین مساوی تھا اور دیوتاؤن کی مناجات
مین دونون شریک ہوتے تھے بیواؤن کی اپنے خاوندون کی چتا
پر بھسم ہونے کی رسم سے کوئی واقف بھی نہتھا اور ویدکے وہ اشلوک
جنسے برہمنون نے بعدہ تاویل کر کے اس رسم کو جائز ٹھہرایا ہی
اوسکے خلاف معنی رکھتے ہین وید کا ایک اشلوک کوگن سے بیوہ
خطاب کرتا ہی کہ ای عورت اوٹھ اور دنیا کے بیوپار مین شامل ہو
ہمارے پاس آ کیونکہ تونے زوجیت کے فرائض اپنے خاوند کی
نسبت خوب ادا کیئے۔

آریون کی شائستگی معاشرت جیسی کہ وید مین پائی جاتی ہی

ویدکے بیان کے موافق آریا کے فرقون مین لوہار۔ کمھیر
سنار اور نیز بڑھئی نائی اور دیگر کاریگر بھی تھے وہ جنگ کے رتھون
پر سوار ہو کر لڑتے اور کارزار مین گھوڑون سے کام لیتے تھے مگر ہنوز

ہاتی رواج مین نہین تھے۔ اونھون نے زراعت کا پیشہ اختیار کیا تھا اور ہل کے ذریعے سے کھیتون کو جوتتے تھے اور گانون اور قصبون مین رہتے تھے مگر اونھون نے اپنا قدیم طریقہ زیست یعنی گلہ وغیرہ لیئے آوارہ پھرنا ہنوز بالکل ترک نہین کیا تھا بلکہ اوس وقت تک اونکی دولت مویشی تھی اور مویشی ہی بالعوض جرمانے کے دی جاتی تھی اور واضح ہو کہ لاطینی زبان مین زر کے لیئے وہی لفظ مستعمل ہے جسکے اصل مین گلے کے معنی تھے اور جنگ کے لیئے جو لفظ وید مین آئے ہین اون مین سے ایک کے لغوی معنی گایون کی خواہش ہے۔ ویدکے آریون کو مثل اس زمانے کے ہندؤون کے گائے کے گوشت سے پرہیز نہ تھا اور ایک طرح کی شراب جو سوم کے پودے سے بنتی تھی پیتے تھے اور یہی گوشت اور شراب اپنے دیوتاؤن پر چڑھاتے تھے اس طرح پر جون جون اونکے ہموطنون کے تازہ گروہ آتے گئے آریا کی شہزور قوم شمالی ہند مین مشرق کی طرف پھیلتی گئی اور اصلی سیاہ فام باشندون کو یا تو آگے کو ہنکا دیا ورنہ مطیع کرکے اپنا غلام بنایا۔ اونکے نقل مقام کا یہہ طریق تھا کہ جماعت کی جماعت دریا کی ایک گھاٹی سے دوسری کو جاتی تھی اور ہر صاحبخانہ اپنی بیوی بچون اور مویشی کو ساتھ لیئے ہوئے سپاہی و کسان اور پوجاری کی خدمتین ادا کرتا تھا

ویدکے دیوتا

ان ہریا فرقون کو اپنے دیوتاؤن پر اور خود اپنے اوپر کمال اعتبار تھا
اور مثل دیگر فتحیاب قومون کے اونکا عقیدہ یہہ تھا کہ ہم اور ہمارے
دیوتا ملک مفتوحہ کے باشندون اور اونکے ذلیل دیوتاؤن سے کہین
افضل ہین درحقیقت اپنی ذات خاص پر ایک اعلی درجہ کا بھروسا ہونا قوم
کی ترقی کے لیے موجب تحریک اور اعانت عظیم کا ہی اونکے دیوتا یعنی
دیو جسکے لغوی معنی چمکنے والون کے ہین اور سنسکرت مادہ دو سے
مشتق ہوا ہی جسکے معنی چمکنے کے ہین عالم حدوث کے قوائے عظیم
تھے وہ آسمان کی دیوش پتر کے سنسکرت نام سے بحیثیت
پدر حقیقی کے پرستش کرتے تھے اور رومیون کے درمیان اوسکا
نام وائسپٹر یا جوپیٹر اور یونانیون مین زیس تھا اونمین آکاش کی
بھی کہ جو سب پر محیط ہی پرستش ہوتی تھی جسکو سنسکرت مین ورن
اور لاٹینی مین یورنس اور یونانی مین اورانوس کہتے ہین ـــــ
سب سے زیادہ بھجن اندر یعنی ابر کے دیوتا کی شان مین ہین جو مینہ
برساتا ہی جسپر پیداوار کی کثرت اور قلت موقوف ہی اور جون جون ان لوگون
کو موسمی بارش کی ضرورت کا نئے پیشہ زراعت مین تجربہ ہوا اندر
ویدکے دیوتاؤن مین اول شمار کیا گیا ـ اسے اندر دیوتا ترقی کرگی

کو نہین سہو سکتے تو کل مخلوقات پر قوت مین غالب ہی۔ اندر کے بعد
اگ کے دیوتا اگنی (لاٹن اگنس) کا مرتبہ باعتبار بھجنون کے شمار
کے دوم تھا اس لحاظ سے کہ وہ دیوتاؤن مین سب سے صغیرسن
اور دولت کا مالک اور عطا کرنیوالا ہی مروت یعنی طوفان کے دیوتا
جنسے جٹان تھرآتے ہین اور جو بن کو اجاڑتے ہین اعلی نسب اُشا
یعنی صبح صادق (یونانی الیوس) مثل نوعروس کے انسان پر جلوہ
ہوتی ہی اور ہر ذی حیات کو کام پر چلنے کے لیے جگاتی ہی اَسون
یعنی صبح صادق کے تیز رو سوار جو سورج کی پہلی کرنین ہین اور وہ الیان
نور کہلاتی ہین علاوہ انکے سورج (سوریہ) اور ہوا (والیو) اور
روشن یا جسب دلخواہ دن (متر) اور پودے سوم کا نشی عرق
جو چڑھاوے کے کام مین آتا ہی اور اور بہت سے دیوتاؤن کا ذکر
وید مین آیا ہی جو شمار مین تینتیس ہین جن مین سے گیارہ آسمان پر
اور گیارہ زمین پر اور گیارہ کرہ ہوا مین با حشمت و اجلال رہتے ہین

خدا کی ذات کا تصور جو وید سے پیدا ہوتا ہی

آریا لوگ اپنے منور دیوتاؤن کو اپنا ہمدم و ہمراز سمجھتے تھے
اور اپنے جان و مال کی حفاظت کے لیے ایسی قوی امید کے
ساتھ ملتجی ہوتے تھے کہ مدد ملنے مین ہرگز شک نہین مگر با اینہمہ

کائنات کی صنعت اور پوشیدہ رازون پر اون مین وجد کی کیفیت
پیدا ہوتی تھی اور قدرت کی عظمت اور شان اونکی طبیعت مین ایسی
سمائی ہوئی تھی کہ جب وہ اپنے مشہور دیوتاؤن مین سے کسی واحد
کی تعریف کرتے ہین تو ایسے محو ہو جاتے ہین کہ غیر کو فراموش کرکے
اوسی کو برحق اور برتر مانکر پرستش کرتے ہین - ایسے اشلوک جنمین
ہر دیوتا واحد مطلق کیطرح بیان کیا گیا ہو بہت سے ہین - مثلاً ایک
اشلوک اسطرح پر ہے کہ اے اندر تیرے مرتبہ کو نہ انسان اور نہ دیوتا
پہونچتے ہین - ایک اور بھجن مین سوم کو آسمان اور زمین کا بادشاہ
اور سب پر غالب کہا ہے - ورن کی نسبت بھی یہہ مرقوم ہے کہ تو
کل آسمان اور زمین کا مالک ہے اور سب انسانون اور دیوتاؤن کا
بادشاہ ہے - پس اس لحاظ سے چند صاحبان رشی کی نسبت یہہ کہسکتے
ہین کہ وہ ایک خدا کی پرستش کرتے تھے گو کہ وہ خداے واحد [illegible]

وید کا ایک بھجن

ازل مین ایک زرین لڑکے کا ظہور ہوا وہی کل کائنات کا یکتا
مالک ہے اور وہی ہے جس سے آسمان اور زمین قائم ہوئے وہ خدا کون ہے
جسکے لیئے ہم اپنی قربانیان گذرانین وہی ہے جو زندگی اور طاقت
بخشتا ہے جسکے احکام کی سب مقدس دیوتا اطاعت کرتے ہین حیات ابدی

جسکا عکس اور فنا بے مطلق جسکا سایہ ہی وہ خدا کون ہی جسکو ہم اپنی قربانیاں گذرانین —

وہی ہی جو اپنی طاقت کے ذریعہ سے جیتی جاگتی دنیا کا بادشاہ ہی

وہ ہی جو انسان اور حیوان دونون پر حکومت کرتا ہی — وہ خدا کون ہی جسکو ہم اپنی قربانیاں گذرانین —

وہی ہی جسکے ذریعہ سے آسمان روشن اور زمین مستحکم ہی —

وہ جسکے ذریعہ سے آسمان ہی نہین بلکہ فلک الافلاک قائم ہو

وہ جسنے روشنی اور ہوا کو پہلے مین بنایا — وہ خدا کون ہی جسکو ہم اپنی قربانیاں گذرانین —

وہی ہی جسنے اپنی قوت سے پانی کے بادلون کے اوپر بھی نظر کی —

وہ جو یکتا سب دیوتاؤن کا خدا ہی — وہ خدا کون ہی جسکے لیئے ہم اپنی قربانیاں گذرانین —

مردون کا جلانا

ہند کے اصلی باشندے اپنے مردون کو سادے پتھر کے مقبرون کے تلے دفناتے تھے مگر آریا کیا ہند اور کیا یونان اور کیا اٹلی مین چتا پر جلاتے تھے —

چند نہایت عمدہ بھجن مردون کی الوداع کے ہین — مثلاً سلسلہ

اون قدیم راہون سے وہان کو سدھار جہان ہمارے آبا سدھارے
ہین ۔ اوسکے جو قدیم الایام ہین اور نیز ملک الموت سے ملاقات ہوسکے ۔ ا
نقصون سے علیحدہ ہو اور اپنے گھر کی راہ لے کسی جسم سے منفصل ہو
اور کسی روشن قالب مین در آ ۔ اوسکو اونکے پاس جانے دو جنکے
لیئے امرت کی نہرین بہتی ہین ۔ اوسکو اونکے پاس جانے دو جنھون نے
سماوسے کے ذریعہ سے فتح حاصل کی ہی اور اوسپر دھیان لگانے سے
جو نظرون سے غائب ہی آسمان پر گئے ہین ۔ اوسکو اونکے پاس
جانے دو جو میدان جنگ مین شہید ہوئے ہین اون سورماون پاس جنھون
نے اپنی جان آورون کے لیئے فدا کی ہی اونکے پاس جنھون نے
اپنا مال غریبون کو بخشا ہی ۔ مسئلہ تناسخ سے آریا مطلق بیخبر تھے
وہ لوگ جو چتا کے گرد حلقہ باندھکر کھڑے ہوتے تھے کمال یقین
سے گاتے تھے کہ اونکا عزیز سیدھا ایک آرام اور چین کی حالت
کو گیا ہی جہان اوسکے عزیز جو پیشتر گئے ہین اوس سے ملینگے
اتھروہ وید جو قریب زمانے کی تصنیف ہی اوسکے ایک بھجن کا
مضمون یہہ ہی ۔ تو آسمان کو ہمارا رہنما ہو کہ ہم اپنی بیویون اور بچون
کے ساتھ ہون آسمان مین جہان ہمارے عزیز جسم کی ناتوانیون سے
علیحدہ اور لنگ اور عضو کی کجی سے آزاد ہوکر چین مین رہتے ہین
تاکہ وہان ہم اپنے والدین اور بچون کو دیکھین ۔ خدا کرے پانی

برسانے والی رتھین تجھکو عالم بالا پر لیجاوین اور ہوا مین اپنی تیز رفتاری سے تجھکو ٹھنڈا کرین اور تجھپر اوس چھڑکین۔ اوسکا ہادی ہوا اور اوسکو لیجا اور ادراک اور حواس سے صحیح و سالم اوسکو استارون کے عالم مین پونہچا۔ نازائیدہ روح کو اوس تاریک اور ناپیدا کنار گھاٹی مین ہوکر جو اوسکے گرد محیط ہی آسمان پر چڑھا لیجا۔ اوسکے قدمون کو جو گناہ سے آلودہ ہین صاف کرتا کہ وہ پاک قدمون سے عالم بالا کو جاوے تاریکی سے پار ہوکر نازائیدہ روح ادھر اودھر حیرت سے نظر کرتی ہوئی آسمان کو جاوے۔

زمانہ قدیم کی تصنیفات متعلق وید

جس طرح زمانہ گذرتا گیا قدیم مجموعہ بھجنون کا یعنی رگ وید کافی متصور ہوا الہذا اتین اور عبادت کی کتابین بسترا دی گئین اور اسطرح چار وید جمع ہوگئے۔ لفظ وید اوسی مادہ سے مشتق ہوا ہی جس سے لاٹن لفظ وڈیری یعنی دیکھنا اور یونانی لفظ فیدو یا اُیدا یعنی مین جانتا ہون اور انگریزی لفظ وزڈم یا درسٹ نکلا ہی۔ برہمن اس امر کی تلقین کرتے ہین کہ وید الہام الہی سے ہی اور یہہ کہ وہ حرف بحرف خدا کی دانش ہی۔ پہلا رگ وید یعنی خالص بھجن دوسرا سام وید جو رگ وید کے بھجنون سے

سوم کی قربانی مین استعمال ہونے کے لئے جمع کیا گیا تیسرا یجر وید جسمین نہ صرف رگ وید کے بھجن ہین بلکہ چند جملہ نثر کے ہین جو سب بھی قربانیون مین مستعمل ہونے کی نظر سے بنائے گئے اور وہ دو نسخون مین جنکو سیاہ اور سفید یجر کہتے ہین منقسم ہین — چوتھا اتھرو وید قریب زمانے کے بھجنون سے جو رگ وید کے تحت مین ہین اور دیگر نظمون سے تالیف کیا گیا ہی —

برہمن کا بیان

چارون ویدون مین سے ہر ایک کے ساتھ اور تصنیفات نثر جنکو برہمنہ کہتے ہین اس غرض سے متعلق کی گئین ہین کہ قربانیون کا طریقہ اور پجاریون کی خدمت بیان کرین مثل چارون ویدون کے برہمنہ بھی کلام الہی سمجھی جاتی ہین — ہندوون کے الہامی نوشتے وید اور برہمنہ پر مشتمل ہین اور انکو سرتی یعنی وہ جو خدا سے سنا گیا کہتے ہین — پس ویدون کو انکے الہامی زبور اور برہمنہ کو مجموعہ الہیات سمجھنا چاہیئے — بعد ازان سمرتی یعنی اقوال سمعی جو قوانین اور رسمیات سے متعلق ہین مشتہر کیئے گئے — اور انکے بعد اُپنشد جن مین خدا اور روح کا بیان ہی تصنیف ہوئے اور ان یعنی بن کے گوشہ نشینون کے لئے رسالہ — اور ایک عہد دراز

کے بعد پُران یعنی قدیم روایتین تصنیف ہوئین - مگر یہہ سب جنکا آخر مین ذکر ہوا مثل وید کے الہامی یا شُرتی یعنی وہ جو خدا سے سُنا گیا نہین تصور ہوتی تھین بلکہ صرف متبرک روایتین سمجھی جاتی تھین جنکو سمرتی (یعنی قابل یاد رکھنے کے) کہتے ہین -

چار ذاتون کا قائم ہونا

اس عرصے مین چارون ذاتون کا ظہور ہوا - آریون کی قدیم بستیون مین جو پنجاب کے پانچ دریاؤن کے درمیان واقع تھین یہہ قاعدہ تھا کہ ہر صاحبخانہ کسان اور سپاہی اور پوجاری کا کام دیتا تھا چونکہ رفتہ رفتہ ایسا ہوا کہ بڑی قربانیون کے ادا کے رسم کے واسطے بادشاہ چند قدیم خاندان کے لوگون کو جنہون نے خواہ وید تصنیف کئے تھے یا اونکو برزبان یاد کر لیا تھا ملازم منتخب کرتے تھے پس غالباً اسطرح پر پوجاریون کا ایک علیحدہ فرقہ ہوگیا اور جون جون زیادہ ملک پر آریون کا تسلط ہوتا گیا اقبالمند سپاہیون کو اورون کی نسبت زیادہ حصہ اراضی کا ملا جسکی کاشت وہ مغلوب شدہ غیر آریا فرقون سے کراتے تھے اس طرح پر چار ذاتون کی بنا پڑی اول پوجاری یا برہمن - دوسرے سپاہی یا بادشاہ کے رفیق جو اوسکے ہمرکاب لڑتے اور راجپوت یا چھتری

کہلاتے تھے جسکے لغوی معنی شاہی نسل والے ہین۔ تیسرے کاشتکار جو
ویش کے قدیم نام سے مشہور تھے۔ لفظ ویش مادہ ویش
سے ہی اور ویدکے زمانے مین قوم کی قوم اس نام سے کہلاتی تھی چوتھے
شودر یعنی غیر آریا مفتوح فرقے جو غلام کرلیے گئے تھے پہلے
تین ذاتین آریا کی نسل سے تھین اور دویج یعنی دو جنمون کے معزز
نام سے مشہور تھین وہ قربانیون مین شریک ہونے کی مجاز تھین
اور اونھین مقدس دیوتاؤن کی پرستش کرنی تھی شودر وید مین سیاہ
نسل غلامون کے گروہ کہلاتے ہین اور تاکہ وہ اپنے آریا فتحیابون
سے تمیز کیے جاوین اونکے لیے یک جنمہ کا لقب اور دیگر تحقیر کے
کلمات لکھے ہین وہ قوم کی بڑی قربانیون مین یا عبادت کی ضیافتون
مین شریک ہونے کے مجاز نہ تھے اور نہ وہ اپنی ذلیل حالت سے
کسی اعلی تر حالت کو پہونچ سکتے تھے بلکہ اون سے کھیتون مین سخت
محنت لیجاتی تھی اور گانون کے باشندون کا کل کمین کام اونھین سے
متعلق تھا۔

برہمنون کی فضیلت کا قائم ہونا

برہمن یا پوجاری صدر مرتبہ کا دعوی رکھتے ہین لیکن ایسا اکثر
ہوتا ہی کہ اون مین اور چھتریون مین جو ایک جنگ آور قوم تھی بہت لڑ

تک جھگڑا رہا تب اونکو یہہ منصب رفیع اہل ہند پر نصیب ہوا اور انجام
اس تعلیم کے ذریعے سے کہ یہہ مرتبہ اونکو خدا سے عطا ہوا ہی وہ
اوسپر مستقل ہو گئے اور انکا دعوی ہی کہ دنیا کی ابتدا مین برہمن خالق
کے منہہ سے اور چھتری اوسکی بانہون سے اور ویش اوسکے پیٹ
یا جانگھون سے اور شودر اوسکے پیرون سے نکلے ہین ایک معنی
کرکے تو یہہ افسانہ صحیح معلوم ہوتا ہی کیونکہ برہمن درحقیقت اہل ہند
کی قوت ذہنی تھے اور چھتری اونکے قوت بازو اور ویش پر غلہ پیدا
کرنا موقوف تھا اور شودر اونکے پامال شدہ غلام تھے بہرحال
جب برہمنون کی طاقت مستحکم ہوئی تو اونھون نے اوسکا استعمال
دانشمندی سے کیا ویسے کہ زمانے سے اونکو اس امر کا لحاظ تھا
کہ اگر معاملہ دین مین فضیلت چاہیئے تو دنیوی شان و شوکت ترک
کرنا ضرور ہی اور چونکہ وہ پجاریون کی خدمت کے دعوی دار تھے لہذا
وہ منصب شاہی سے مطلق دست بردار ہوئے اور اتنے ہی قناعت
کی کہ وہ پرم ایشور کی طرف سے قوم کے ہادی اور بادشاہون کے
مشیر ہین لہذا خود بادشاہ نہین ہو سکتے جیسا کہ شودر پر خدمتگاری
اور ویش پر کاشتکاری اور سوداگری واجب تھی اسیطرح ملک کے
دشمنون سے مجادلہ کرنا چھتریون کا کام تھا اور قوم کے دیوتاؤن کو
راضی رکھنا برہمن کی خدمت تھی ــ

برہمن کی زندگی کے مدارج

برہمنون کے لیے روزمرہ کی خدمت اور دینی رسمیات کا ادا
کرنا اور کتابون کا مطالعہ معین تھا بلکہ یون کہا جانا چاہیے کہ تعلیم
اور تادیب کی نظر سے اونکی زندگی چار درجون مین جو ایک دوسرے
سے ازبس مختلف ہین اور جسکا بیان توضیح کے ساتھہ ہوا ہے تقسیم
کی گئی تھی۔ اونکی مذہبی زندگی کی ابتدا پیدایش سے نہین بلکہ اوس
وقت سے شمار کرنا چاہیے جبکہ وہ ایام طفولیت کے آخر مین جنیو
سے جو دو جنمون کی علامت ہے ممتاز کیے جاتے تھے۔ شباب اور شروع
جوانی مین الہامی نوشتون کو کسی بزرگ برہمن کی مدد سے حفظ کرنا
اور پاک اگنی کی حفاظت اور اپنے گرو کی خدمت اونپر واجب ہوتی تھی
عرصہ دراز مین تحصیل علم سے فارغ ہوکر برہمن اپنی زیست کے دوسرے
درجے مین داخل ہوتا اور بیاہ کرکے معاملہ خانہ داری مین مشغول ہوتا
تھا۔ جبکہ اوسکو دنیا کے نشیب و فراز کا تجربہ حاصل ہوتا اور لڑکے
بالے بھی اوسکے سن بلوغ کو پہونچ جاتے تب زندگی کے تیسرے
حصے مین جنگل مین گوشہ نشینی اختیار کرتا اور جڑی بوٹی پر گذر کرکے اپنے
مذہبی فرائض زیادہ سختی کے ساتھہ ادا کرتا تھا۔ چوتھا درجہ زہد و
پرہیز اور فقیری مین بسر ہوتا اسوقت برہمن مطلق تارک الدنیا ہوکر وہ باطنی

مرتبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا جس مین جسم کی خواہشون اور دنیا
کی راحت و رنج سے مستغنی ہوکر صرف فنا فی اللہ ہونے پر دھیان
ہوتا ہی اس حالت مین برہمن وہی کھاتا جو اوسکو بلا مانگے ملتا اور
ایک دن سے زیادہ کسی گانون مین نہین رہتا تا کہ ایسا نہو کہ دنیا
کی لغویات اوسکے دل مین جگہہ پائین اور باقی زندگی نہ شراب پینا او
نہ عمدہ کھانا کھاتا بلکہ نفس کشی اور سخت پرہیزگاری مین گذرانتا تھا
جنگ و جدل سے علیحدہ ہوکر ہمیشہ مطالعہ اور مراقبے مین مستغرق
رہتا کیونکہ اوسکا کام عبادت تھا نہ لڑائی - ایک برہمن رشی کا
قول ہی یہہ دنیا کیا ہی؟ وہ مثل ایک درخت کی ڈال کے ہی
جسپر چڑیا رات کو بسیرا لیتی اور صبح کو اڑجاتی ہی -

اس زمانے کے برہمن

بیان مسطورہ بالا سے واضح ہی کہ دنیا کی ابتدائی تواریخ مین
برہمن ایک ایسی جماعت کے لوگ تھے جنکا دستور العمل مخصوص
نفس کشی اور نفس کی تہذیب کے مقولون پر مشتمل تھا پس فی زمانا
کے برہمنون کو عرصہ تین ہزار سال کی موروثی تعلیم اور پرہیزگاری
کا نتیجہ سمجھنا چاہیے جس سے ایک خاص قسم کے لوگ پیدا ہوئے
جو گرد و نواح کے باشندون سے صاف تمیز کیے جاسکتے ہین جنکا

وہ لوگ بھی جو چند روز کے لیئے ہند کی سیر کو آتے ہین برہمنون
کو راجپوت یعنی آریا کی جنگ آور نسل سے جو قوی ہیکل اور بانکے
اور آرام طلب ہوتے ہین اور نیز سیاہ فام اور فربہ لب اور چپٹی
ناک والے شودرون سے جنکے جسم کوتاہ اور سر گول ہوتے ہین صاف
پہچان سکتے ہین برہمن کا ڈیل ڈول ان دونون سے علیحدہ ہی
اوسکا قد کشیدہ اور جسم چھریرہ ناک اور ہونٹ گویا سانچے مین ڈھلے
ہوئے رنگت صاف پیشانی بلند اور کھوپری گونہ ناریل کی شکل کی
ہوتی ہی۔ بیان مسطورہ ایسے شخص کی جسکی ذات مرکز تہذیب ہو
تصویر ہی۔ وہ ایک ایسے فرقے کی نظیر ہی جسنے ملک کی حکومت
نہ ہتھیارون کے ذریعے سے بلکہ موروثی تہذیب اور پرہیزگاری کی قوت
سے حاصل کی ہو۔ ہند کی سرزمین مین ایک کے بعد دوسری
نسل آئی اور گئی اور شاہی خاندانون کا عروج اور زوال ہوا
مختلف دین کل ملک مین پھیلے اور پھر معدوم ہوئے مگر برہمنون کی
حکومت مین تواریخی زمانہ سے ابتک سر مو فرق نہین آیا اور برہمنونکا
اثر اور داب لوگون پر ویسا ہی ہی اور وہ اونکی اطاعت اور فرمانبرداری
کرتے ہین اور غیر قومون مین بھی برہمن ہند کے باشندون
مین عمدہ سمجھا جاتا ہی۔ حق تو یہہ ہی کہ منفعت جو لوگون کو برہمنون سے
حاصل ہوئی وہی بہت کچھہ اونکے صاحب مرتبہ ہو جانے کا باعث ہوئی

اپنے آریا ہم وطنوں کے لیئے اونھوں نے ایک عمدہ زبان اور علم ادب وضع کیا۔ پس برہمن اپنی قوم کے نہ صرف پوجاری اور حکما بلکہ شارع اور فاضل اور شاعر بھی تھے۔ اصلی باشندوں پر جو جنگل اور پہاڑوں مین رہتے تھے برہمنوں کا اثر اور زیادہ نمایا ہوا کیونکہ ان اگلے زمانے کے غیر مہذب قوموں کو اونھوں نے دیوتاؤن سے اور دھاتوں کے استعمال سے آگاہ کیا جنسے وہ پیشتر بیخبر تھے۔

برہمنوں کا علم الہیات

رفتہ رفتہ برہمنوں پر یہہ بات ثابت ہوگیی کہ قدیم دیوتا جنکا ذکر ویدکے بھجنوں مین آیا ہے دراصل وجود مطلق نہین بلکہ شاعرانہ افسانے ہین کیونکہ جب اونھوں نے امر مذکور پر تامل کیا تو معلوم ہوا کہ سورج اور بخارات آبی اور محیط آکاش اور ہوا اور صبح صادق ہر ایک بذات خود اور جدا جدا آفریدگار عالم ہو نہین سکتا بلکہ سب کا ایک علت اولی سے برآمد ہونا ضرور ہے لیکن چونکہ اونھوں نے وید کے دیوتاؤن کو علانیہ ترک کرکے جاہل فرقون کو بیزار کرنا مصلحت نہ سمجھا لہذا وید کے منور دیوتا خالق کی قدرت کاملہ کے پاکیزہ مظہر تصور کیئے گئے اور برہمن خوش اسلوبی سے

اونکے لیے قربانیان گذرانتے رہے مگر دیسے نتھے اور قوم مین خدا
کی وحدت کی تلقین کرتے تھے — عوام الناس بیشک سو ر ہزار ذات
اور ہزار وید اور متعدد دیوتاؤن کے معتقد تھے مگر برہمنون مین
اعلی درجے کے فکر کرنے والے تسلیم کرتے تھے کہ ابتدا مین
ایک ہی ذات اور ایکہی وید اور ایکہی خدا تھا —

مسئلہ تثلیث اہل ہنود

قدیم ہنود دیوتاؤن کے خیال سے جو ویدون مین بکثرت خلط ملط
پائے جاتے ہین خدائے واحد کا تصور پیدا ہوا اور اس تصور نے
تین پاک صورتون مین ظہور کیا یعنی برہمہ خالق بشن حافظ
اور شیو نیست و نابود اور پھر موجود کرنے والا ان مین سے
ہر ایک کا مصداق وید کے دیوتا پائے جاتے ہین اور وہ ہنوز
اہل ہنود کی تثلیث کے تین اقانیم موجود ہین — برہمہ (خالق)
کی جو اس تثلیث کا پہلا اقنوم یا رکن ہے بہت کم پرستش ہوتی تھی
کیونکہ اوسکی ذات کا تصور ازبس ادق ہے بشن جو اس تثلیث کا
اقنوم ثانی ہے زیادہ کارآمد اور حسب دلخواہ دیوتا تھا اور اوسکی نسبت
بیان کیا گیا ہے کہ وہ دس مرتبہ آسمان سے نازل ہوکر زمین پر مجسم
بود و باش کی یہ جنم جنکو دس اوتار کہتے مشہور ہین

اقنوم ثالث ہی اوسکا ظہور نیست اور نابود اور بحال کرنیوالے کی حیثیت مین ہوا ہی اوس لیئے ایماندار کی نظرون مین موت محض ایک تبدیل حالت اور ایک زندگی جدید مین داخل ہونا معلوم ہوتی ہی لیکن اور شیو مرد و عورت کی صورت مین فی زمانا اہل ہنود کے معبود ہین

برہمنون کا علم حکمت

برہمنون نے جسطرح پر کہ مذکور ہوا اہل ہند کے لیئے ایک دین قائم کیا بعد ازان اونھون نے کم سے کم حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے پانسو برس پیشتر ایک طریقہ علم حکمت کا اختراع کیا اور اوسکے مسائل چھہ درشن (فرقون) مین ترتیب دیئے علاوہ برین دیگر علوم بھی اونکے خاص ایجاد کیئے ہوئے تھے - زبان سنسکرت کے قواعد جسکو پانن نے تخمینا تین سو پچاس برس حضرت عیسیٰ کے پیشتر تالیف کیا ہنوز تحصیل زبان کے لیئے بنا سمجھے جاتے ہین اس معاملہ مین برہمن رومیون اور یونانیون بلکہ یورپ کے ہر قوم سے جسکا شمار آخر صدی تک کیا جا سکتا ہی سبقت لے گئے سنسکرت یعنی زبان کامل صرف فاضلون کی زبان تھی اور عوام لوگ اسی زبان کی بھاکھا جو آسان تھی اور جسکو پراکرت کہتے ہین بولتے تھے اور دیگر کل طرح کی بھاکھا جو فی زمانا ہند مین بولی جاتی ہین اس قدیم پراکرت زبان سے نکلی ہین مگر برہمن ہمیشہ

سنسکرت میں لکھتے پڑھتے تھے اور امتداد زمانہ میں وہ ایک غیر مروج
زبان ہو گئی جس سے عوام ناواقف تھے بس صرف برہمن ہی مقدس
کتابوں کو پڑھ سکتے یا جدید کتابیں تصنیف کر سکتے تھے اور اس طرح
ہند کا علم صرف انھیں لوگوں میں رہگیا۔

ہند کا علم ادب

حضرت عیسی کی پیدایش کے ڈھائی سو برس پیشتر ہند میں دو قسم کے
حروف تہجی یا تحریر کی علامتیں مستعمل تھیں بہرحال اپنے علم دینیات کو بنسبت تحریر
کے ذریعہ حافظہ کے قائم رکھنا برہمن زیادہ پسند کرتے تھے اون
برہمنوں پر جو دین کے پابند تھے علاوہ وید کے چند اور کتابوں کا حفظ
کرنا واجب تھا اور اسمیں چندان دشواری نہ ہوتی تھی کیونکہ اونکے
علم ادب کی کتابیں اکثر نظم (اشلوک) میں ہیں۔ نہایت قدیم زمانہ میں
ویدکی تصنیف کے بعد ایک سلیس طرح کی نثر جو سادی اور پر معنی تھی
مروج ہوئی لیکن عرصہ دو ہزار سال سے زیادہ ہوا کہ برہمن ہمیشہ نظم میں
انشاپردازی کرتے رہے ہیں لہذا نثر لکھنا ہندسے جاتا رہا۔

برہمنوں کا علم ہیئت

برہمنوں نے اجرام فلکی کی حرکات پر سالانہ قربانیوں کی صحیح تاریخ

دریافت کرنے کی غرض سے توجہ کی تھی اور تین ہزار سال سے زیادہ
عرصہ گذرا کہ وید کے شاعرون نے سال شمسی کا حساب کسقدر صحیح
پر پالا اور اوسکو تین سو ساٹھہ دن مین تقسیم کیا اور ہر پانچ سال کے عرصہ کے
بعد ایک لوند کا مہینا زیادہ کیا تاکہ فی سال کے سوا پانچ گھنٹے کل دن کا جتنا
صحیح بیٹھہ جاوے — برہمن چاند کی منزلون اور ستارون کی گردشین
او منطقۃ البروج سے واقف تھے اور قبل یونانیون کے ہند مین آنے
کے یعنی حضرت عیسی سے تین سو ستائیس برس پیشتر علم ہیئات مین بہت
ترقی کی تھی اونکو ان نوواردون سے بھی علم تفصیلے مین یارانہ تھی اور
اونکے علم ہیئات کے پانچ طریقون مین سے ایک مدون ملک یعنی
علم یونانی کہلاتا ہی مگر رفتہ رفتہ اہل ہنود اس معاملے مین یونانیون سے
سبقت لے گئے — برہمنون کے علم ہیئات دانی کی شہرت مغرب کی
سمت کو پھیلی اور آٹھوین صدی عیسوی مین اونکی کتابین عربی مین ترجمہ کی گئین اور
اس طرح یورپ مین پہونچین — جب مسلمانون نے سنہ ۱۰۰۰ع مین
ہند پر یورش کرنا شروع کیا اوس وقت سے برہمنون کا علم معرض
زوال مین آگیا تاہم ہند مین وقتاً فوقتاً نامور ہیئات دان ہوتے رہے
اور اونکے آگاستس کوجن یعنی رصد بنوز بنارس اور دیگر مقامون
مین دیکھنے مین آتے ہیں — چنانچہ راجہ جی سنگہہ نے جو ایک ہندی
ہیئات دان تھا ستارون کی ایک فہرست مین جو فرانسیسی علم ہیئات دان

دی لاہائر نے ۱۷۰۲ عیسوی میں شایع کی تھی اصلاح دیا۔

برہمنون کا علم طب

برہمنون نے ایک قاعدہ علم طب کا بھی لینے واسطے ایجاد کیا جیسا کہ اونکو سالانہ تیوہارون کی تاریخ قائم کرنے کے لیے اجرام فلکی کی حرکات پر غور کرنے کی ضرورت ہوئی اسی طرح پر قربانیون کے لیے جانورون کے کاٹنے مین علم تشریح کی بنا پڑی کیونکہ مختلف دیوتاؤن کو مختلف حصے چڑھائے جاتے تھے وہ علم طب کو آیوروید یعنی وہی سادی جسکا انکشاف آخر زمانے مین ہوا کہتے تھے۔ قدیم زمانے کے برہمنون کو جانورون کی لاشون کے چیرنے پھاڑنے مین پرہیز نہ تھا اگرچہ وہ طالب علمون کو بجائے جانورون کے موم کی تہ چڑھے ہوے تختے اور بودھون کے تہنون پر بھی فن جراحی کا عمل سکھایا کرتے تھے۔ بودھ مذہب کے بادشاہون نے شفاخانے جو سراسر ہندمین انسان اور حیوان کے لیے قائم کیے اون سے بیماریون کی تشخیص اور علاج معلوم کرنے کا بہت موقع ملا برہمنون نے علم طب مین یونانیون سے کچھہ حاصل نہین کیا بلکہ اونکو بہت کچھہ سکھا دیا اور سنسکرت سے جو کتابین قریب سنہ ۵۰۰۰ء مین ترجمہ ہوئین اونھین پر عرب ستان کے علم طب کی بنا پڑی اور سترھوین صدی تک یورپ کے اطبا غ

والون کے اصول پر چلتے تھے اور اہل یورپ کی طب کی کتابین
جو مڈل ایجز مین تصنیف ہوئین اون مین ہندی طبیب چرک نامی
کے اقوال کا جسکا زمانہ حضرت عیسیٰ سے بیشتر ہوا جابجا حوالہ دیا ہے

اہل ہنود مین علم طب کا زوال

چونکہ سن عیسوی ۴۰۰ سے لیکر سن ایکہزار عیسوی تک بتدریج
یہہ واقعہ ظہور مین آیا بودھون کے مذہب کے بجاے برہمنی مذہب
جیسا کہ فی زمانا رائج ہے قائم ہوا اور ذات کی پابندی زیادہ سختی سے
عمل مین آگئی پس برہمن خون اور سڑی گلی چیزون سے زیادہ احتناب
کرنے لگے اور پیشہ طبابت ویدون پر جو ایک کمتر ذات کے لوگ
تھے اور برہمن باپ اور ویش فرقہ (کاشتکاران) ماں سے
پیدا ہوئے تھے چھوڑ دیا گیا اور رفتہ رفتہ یہہ لوگ بھی مردہ جسم کے
چھونے اور اون عملون سے جو علم تشریح سیکھنے کے لیئے بیل
وغیرہ کی لاش پر ہوا کرتے تھے اور جسپر فن جراحی کا آنا موقوف ہے
پرہیز کرنے لگے۔ بودھ مذہب کے زوال پر دارالشفاؤن کا موقوف
ہونا بھی ہند کے علم طب کے نقصان عظیم کا باعث ہوا ہوگا۔
سنہ۱۰۰۰ع مین جبکہ مسلمانون کا تسلط ہند پر شروع ہوا ایک نئے
قاعدے پر چلنے والے طبیبون کا ظہور ہوا انھون نے سنسکرت

مختصر تاریخ اہل ہند

حصہ اول

ترجمہ کتاب جناب آنریبل ڈاکٹر ڈبلو ڈبلو ہنٹر صاحب بہادر

جسکو

حسب الحکم جناب معلم العلما و افضل الفضلا آر ٹی ایچ گرفتھ صاحب بہادر ایم اے
ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی و شمالی و اودھ ایچ آر ولیم صاحب
ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول شاہجہانپور نے اُردو مین ترجمہ کیا

سنہ ۱۸۸۴ع

گورنمنٹ پریس الہ آباد مین طبع ہوئی

1st Edition 20,000 Copies,
Price per Copy, 5 Annas

اول دفعہ ۲۰۰۰۰ جلد
قیمت فی جلد ۵

کے عمدہ زمانے کی کتابون کے عربی ترجمون سے علم حاصل کیا
تھا اور اہل اسلام کے بادشاہون اور امیرون مین سواے ان
مسلمان طبیبون یا حکیمون کے کسی اور معالج کی قدر و منزلت نہتھی
رفتہ رفتہ ہندو کے علم طب کا زوال یہانتک پونہچا کہ اسکا اور اسکا
عمل گانون کے کبیراج مین رہ گیا جسکی واقفیت سنسکرت کے چند
بیربط مقولون اور ادویات کی کارآمد فہرست پر محدود ہی اور وہ علاج
مین گنڈے تعویذ اور لنگھان کا بھی استعمال کرتا ہی مگر فی زمانا
ہندو طالب علم سرکاری میڈیکل کالجون مین کثرت سے داخل ہوتے
ہین اور اس ذریعے سے علم طب کو پھر رونق ہوتی جاتی ہی۔

ہند کا علم موسیقی

برہمن خاص اپنا ایجاد کیا ہوا فن موسیقی بھی رکھتے تھے
سات سُر جو انھون نے حضرت عیسیٰ کی پیدایش کے کم سے کم
چار صدی قبل ایجاد کیے تھے فارس سے عربستان مین
اور وہان سے یورپ کے علم موسیقی مین گیارہوین صدی
مین داخل ہوئے مگر یہ فن اسلام کے عہد سلطنت مین زوال مین
آگیا۔ اوسکی پیچیدہ راگنیان اور بہت سے ادنی تال و سُر اہل
یورپ کے کانون کو جو طرز نغمہ کے عادی ہین بھلے معلوم

نہین ہوے تے مگر اوسکا ڈھنگ نرالا ہی اور اوسکی تحقیقات اہل علم کے
لیے لطف سے خالی نہو گی زمانہ موجود مین ہنوز شریعت ہندوستانیون
کی کوشش سے فن موسیقی مین کمال ترقی ہوتی ہی اور اوسکے
سترون سے لکھو کھا ہند کی رعایا محظوظ ہوتی ہی۔

برہمنون کی شریعت

برہمنون کی شریعت اونکے دین کا ایک جزو تھی اور اونکے قدیم
قوانین کی کتابین اقوال خانہ داری (گرہیہ سوتر) کہلاتی تھین اور
حضرت عیسیٰ سے قریب سات آٹھ سو برس پیشتر تصنیف ہوئی تھین اور
شمالی ہند کے برہمنون کی رسمیات اور عہد ویدوں کے مجموعے قوانین
مین تخمیناً پانسو برس حضرت عیسیٰ سے پیشتر جمع کیے گئے تھے ایک
اور مجموعہ قانون جو یاگیاولکیہ کے نام سے مشہور ہی شاید
حضرت عیسیٰ کے دو سو برس بعد تالیف ہوا۔ کل مجموعہ قوانین مذکور
اور تفسیرین جو اوپر لکھی گئی ہین آج کے دن تک اہل ہنود کے خاندانون
مین دستور العمل سمجھی جاتی ہین ان مجموعون مین شریعت کو تین شاخون
مین تقسیم کیا ہی۔ اوّل خانگی اور ملکی حقوق اور واجبات۔ دوم
عدل و انصاف سوم دینی طہارت اور پرائشچت علاوہ اسکے انمین
بہت سے قواعد بیاہ اور وراثت اور کھانے پینے کے بھی مندرج

ہین۔ ان قوانین مین ذاتون کے علیحدہ رکھنے کی غرض سے
ہدایتین ہین شادی بیاہ کرنے اور ساتھ کھانے پینے کی امتناع
آئی ہے۔ اہل ہنود مجموعون قوانین مذکور کو بمنزلہ وحی کے جانتے
تھے اور چونکہ برہمن قدیم ہند کے تہذیب سکھانے والے تھے
لہذا انکی اشاعت انہین سے متعلق تھی لیکن ان مجموعون مین دراصل
برہمنون کی صرف شمالی مملکتون کے قواعد مندرج ہین اور ہند کی
کل قومون سے متعلق نہین۔ ہندوون کے نامی دھرم شاستری
اس بات پر متفق ہین کہ ہند کے مختلف ملکون کے مراسم کا لحاظ رکھنا
بہت ضروری ہے اور اس طرح پر وہ غیر آریا قومون کے آئین اور دستور کی
بھی رعایت کرتے ہین مثلاً برہمنون کے درمیان ایک عورت
کا دو خاوند کرنا سخت بیحیائی کی بات سمجھی جاتی ہے مگر جنوبی ہند کے
نائرون اور دیگر غیر آریا قومون مین اسکا رواج ہے اور لہذا قانوناً
جائز ہے۔ اور وراثت کے قواعد بھی اسی اصول پر مبنی ہین۔

برہمنون کا نظم

برہمن نہ صرف مقدس کتابون کے محافظ اور اہل ہنود کے
حکما اور فاضل اور شارع بلکہ انکے شاعر بھی تھے۔ انہون نے
کوئی تاریخ نہین لکھی مگر قدیم لڑائیون کے بیان اور آرہا تصنیف کین

کے حالات نظم مین قلمبند کیئے ہین ۔ ان رزم نامون مین مہابھارت اور راماین نہایت مشہور ہین پہلے مین دہلی کے راجاؤن کے حالات تاریخی اور دوسرے مین جنوبی ہند پر آریون کی یورش بیان کی گئی ہے ۔

مہابھارت کا بیان

مہابھارت ہند کے افسانون کا ایک ضخیم مجموعہ نظم ہے ان مین سے بعض قدامت مین وید کے بھجنون کی برابر ہین ۔ اصل واقع اسکے حالات حضرت عیسیٰ کی پیدایش سے بارہ سو برس پہلے ہی بہل کے ہین مگر اس صورت مین جس مین ہم اونھین فی زمانہ پاتے ہین شاید ہزار سال بعد تک مرتب ہوئے ہونگے مہابھارت کی ضخامت اس بات کے معلوم ہونے سے ذہن مین آسکتی ہے کہ اوس مین ۲۰۰۰۰۰ مصرعے ہین حالانکہ ہومر کی الیڈ مین ۱۶ ہزار مصرعون سے زیادہ نہین اور ورجل کی اینیڈ مین دس ہزار سے بھی کم ہین ۔

اصل قصہ

مہابھارت کا اصل قصہ اسکے چوتھائی حصے سے کم یعنی پچاس ہزار مصرعون مین بیان ہوا ہے اوس مین دو خاندانی

خاندانون کی آپس کی لڑائی کا ذکر ہے جو ایک قطعہ ملک کیواسطے
جو دہلی سے کے قریب واقع تھا ہوئی تھی — یہہ دونون خاندان
شاہ بھرت کی نسل اور دو بھائیون کی اولاد سے تھے اور دونون
نے ایک ہی گھر مین پرورش پائی تھی — پانچ پانڈو سے شاہ
پانڈو کے بیٹے تھے جنکے سر پر جب نے سلطنت اپنے
بھائی دھرت راشٹر کو سپرد کر دی اور خود کوہ ہمالیہ مین
گوشہ گزین ہوا اور وہان مرگیا اوسکی تختگاہ ہستناپور یا پرانی شہر
کھنڈر آج کے دن تک ستاون میل دہلی کے شمال اور مشرق
کو گنگا کے چھوڑے ہوئے آباد ہن سکے قریب پائے جاتے ہین
اوسکا بھائی اوسکی جگہہ جانشین ہوا اور اوسکے سو بیٹے پیدا ہوے
جنھون نے کورو کا لقب اپنے جد بزرگ کرو کے نام سے لیا —
دھرت راشٹر نے اپنے پانچ بھتیجون یعنی پانڈو کی
سرپرستی دیانت اور ایمانداری کے ساتھہ کی اور سب مین بڑے
خاندانی تخت و تاج کا وارث قرار دیا — پر اوسکے اپنے بیٹے ناراض
ہوئے اور اس طرح پر سو کورو اور پانچ پانڈو کے درمیان جنگ
شروع ہوئی جو مہابھارت کے قصہ کا خلاصہ ہے

مہابھارت کا مختصر بیان

سو کورو نے اپنے باپ کو مجبور کیا کہ اونکے چچیرے بھائیون کو

جنگل مین نکال دے اور وہان پر جس جھونپڑے مین پانچون پانڈو
رہتے تھے دغا سے آگ لگا دی مگر وہ بچ گئے اور برہمنون کے
بھیس مین آوارہ پھرتے پھرتے شاہ دُرپد کے دربار مین پہنچے
اس بادشاہ نے سویمبر یعنی اس امر کا کہ کنیا اپنے لیئے شوہر
پسند کرے اشتہار دیا تھا اس مین بموجب دستور کے سردار جمع
ہو کر کمان اور دیگر ہتھیارون کے استعمال مین اپنی چستی اور چالاکی
دکھلاتے تھے اور اوسکو جو سبھون پر سبقت لیجاتا تھا بادشاہ کی
بیٹی اپنا شوہر بنانے کے لیئے پسند کرتی تھی - پانچ پانڈو مین سے
ایک نے جسکا نام ارجن تھا اوس سخت کمان کو جو دیگر رقیب
سردارون سے نہ کھچی کھچا دیا اور اس طرح پر حسین شہزادی دروپدی
اوسکے ہاتھ لگی اور پانچون بھائیون کی بیوی ہوئی - انجام کار
اونکے نیک چچا دھرت راشٹر نے اونکو اپنے دار الخلافت
مین بلایا اور چچا نے اپنی ریاست مین سے نصف اونکے حوالہ کی اور
اپنے بیٹون کے لیئے رکھی - پانچون بھائی اندر پرستھ
کی نئی بستی کو جو آخر کار دہلی کہلائی چلے گئے جنگل صاف کیئے
اور ناگون کو جو جنگل کے باشندے تھے نکال دیا - چند عرصہ
تک تو صلح رہی لیکن کورو ون نے پانڈو کے بڑے بھائی
یدھشٹر کو جسکے معنی مستقل جنگ کے ہین جوا کھیلنے پر آمادہ

کیا اور وہ اپنی سلطنت اور اپنے بھائی اور خود اپنے تئین اور انجام کار
اپنی جورو ہار گیا لیکن اونکے باپ نے یہہ ناجائز یافت اپنے بیٹون
سے جبرًا واپس دلوائی مگر کوروون نے یدھشٹھر کو پھر پاسا
کھیلنے اور سلطنت کی بازی لگانے پر اغوا کیا وہ کھیلا اور بار دیگر
سلطنت ہار بیٹھا اس لیئے اوسکو مع بیوی اور بھائیون کے بارہ
برس کے لیئے جلاوطن ہونا پڑا مگر جبکہ جلاوطنی کا زمانہ گذر گیا تو
پانچون پانڈون نے فوج کشی کی اور سلطنت واپس لینے کو آئے
اور بہت سی لڑائیان ہوئین جس مین دیوتا اور بڑے بڑے سورما
شریک ہوئے یہانتک کہ سو کے سو کورو قتل ہوئے اور پانڈوان
کے بھی سوائے پانچ بھائیون کے سب عزیز و رفیق مارے گئے
بعدہ اونکے چچا دھرت راشٹر نے کل سلطنت اونکو سپرد
کردی ۔ عرصہ دراز تک پانڈون نے باحشمت و جلال سلطنت
کی اور اشومیدہ یعنی گھوڑے کی قربانی جو کل پر فرمانروائی
کی علامت تھی عمل مین لائے ۔ مگر اونکا چچا جو بوڑھا اور نابینا تھا
اور نیز ہمیشہ اپنے سو بیٹون کے قتل کے بارے مین طعنہ زنی کرتا تھا
اور آخر کار اپنے باقیماندہ مشیرون اور ہمسن بیوی اور بھاوج کو جو پانڈون
کی ماتھی لیکر جنگل سے نکل گیا اور گوشہ گیری اختیار کی انجام کار
یہہ مصیبت زدہ لوگ جنگل مین آگ سے ہلاک ہوئے ۔ پانچون بھائیون

کو اسبات کا یہانتک قلق ہوا کہ سلطنت چھوڑ اور اپنی بیوی
دروپدی اور ایک وفادار کتے کو لیے اندر کی بہشت کی
تلاش مین جو کوہ سمیرو یعنی ہمالیہ کی جانب روانہ ہوئے اور یہہ
عمزدہ مسافر ایک ایک کر کے اثنائے راہ مین ہلاک ہوئے صرف
بڑا بھائی یدھشٹر مع کتے کے بہشت کے دروازے پر پہونچا
اندر نے اوسکو بھیتر طلب کیا لیکن اوسنے اندر جانے سے
انکار کیا جبتک کہ اوسکی مرحوم بیوی اور بھائی بھی داخل نکیے
جاوین ۔ اوسکی عرض قبول ہوئی مگر تاہم اوسنے اندر جانے
سے انکار کیا جبتک کہ اوسکے وفادار کتے کو بھی داخل ہونے
کی اجازت نہ ملے ۔ چونکہ یہہ امر محال تھا بہشت کی ایک جھلک
دیکھنے کے بعد یدھشٹر نرگ مین ڈھکیل دیا گیا جہان اوسنے
اپنے پرانے ساتھیون کو کمال تکلیف مین پایا اور اونکے دکھ
مین شریک ہونا اس سے زیادہ پسند کیا کہ تنہا بہشت کا لطف
اوٹھاوے جب کہ وہ اس اعلی درجے کی آزمایش مین ثابت قدم
نکلا تو اوسپر منکشف ہو گیا کہ جو کچھہ کہ گذرا محض مایہ یعنی دھوکھا تھا
اور کل جماعت مجتمع ہو کر سرگ لوک یعنی بہشت مین داخل ہوئی
جہان وہ اندر کے ساتھہ ہمیشہ کے لیے آسایش مین رہتی ہے ۔

مہابھارت کا باقماندہ بیان

ہستناپور کی سلطنت کے لیے جو لڑائی ہوئی اوسکا بیان مہابھارت کے صرف چوتھائی حصے مین آیا ہے باقی مین قدیم زمانہ کے افسانے اور دیوتاؤن کے قصص اور جنگ آور قومون کے لیے دینی نصیحتین ہین کہ اونپر کیا واجب ہے اور خاص کر برہمنون کی کیسی عزت کرنی چاہیے۔ اگر کلیتہً نظر کیجائے تو مہابھارت کو شمالی ہند کی شجاعت کے زمانے کا مخزن التواریخ کہنا چاہیے

رامائن

دوسرا نہایت مشہور و معروف ہند کا رزمنامہ رامائن ہے جسمین دکھن پر آریون کی یورش کا بیان ہوا ہے کہتے ہین کہ اوسکو بالمیک شاعر نے تصنیف کیا تھا اور سرسری حساب کی رو سے اوسکا اصل قصہ حضرت عیسی کے زمانے سے ایکہزار سال قبل کا معلوم ہوتا ہے مگر رامائن اپنی موجودہ صورت مین حضرت عیسی سے بہت صدی پیشتر مرتب نہوا ہوگا۔ ممکن ہے کہ اوسکے بعض حصے مہابھارت سے بھی قدیم ہون مگر بنظر کل کے وہ زمانۂ قریب تر کی تصنیف معلوم ہوتی ہے۔ رامائن مین تخمیناً اڑتالیس ہزار مصرعے ہین۔

رامائن کا مختصر بیان

جس طرح مہابھارت میں دہلی کے چندربنسی خاندان کے حالات منظوم
ہیں اسیطرح رامائن اجودھیا یا اودھ کے سورج بنسی
نسل کی تواریخ رزمیہ ہی ۔ مادیہ دیش یعنی ملک بنگالہ کی وسطانی
زمین کے مشرقی اور مغربی حدود پر آریا کی دو مشہور سلطنتیں واقع تھیں اونکی
افسانہ آمیز روایتیں ہر دو نظم مذکور کے ذریعے سے آج کے دن تک قائم
چلی آئی ہیں ۔ رامائن کے آغاز میں دسرتھ شاہ اجودھیا
کے بڑے بیٹے رام کی عجیب و غریب پیدائش اور حالت طفولیت کا
بیان ہی اور اس بات کا کہ کس طرح پر سوئمبر میں سیتا نے اوسکو اپنی
شوہری کے لیئے خود پسند کیا جبکہ اوسنے شیو کی سخت کمان کو لچایا
جسکے لچانے میں دیگر سردار جو شاہزادی کے خواستگار تھے عاجز
رہے اور کس طرح وہ اپنے باپ کی سلطنت کا ولیعہد یعنی یوراج منتخب ہوا
مگر تو اس میں سازشیں ہونا شروع ہوئیں اور دسرتھ کی بیویوں
میں جو سب سے چھوٹی تھی اوسنے ولیعہد کا مرتبہ اپنے بیٹے بھرت
کے لیئے حاصل کیا اور رام اور اوسکی بیوی سیتا چودہ برس
کے لیئے جنگل کو جلاوطن کیئے گئے اور جنوب کی طرف آوارہ پھرتے
پھرتے الہ آباد کو جو اوس زمانے میں بھی متبرک گنا جاتا تھا پہنچے

اور وہان سے دریا پار ہو کر بندیلکھنڈ کے جنگل مین جہان بالمیک
گوشہ گزین تھا آئے اس مقام پر پہنچ کر ایک پہاڑی بتائی جاتی ہے جہان
اونھون نے سکونت اختیار کی تھی۔ اس عرصے مین رام کے
باپ نے وفات پائی اور چھوٹے بھائی بھرت نے کمال فیاضی
سے باوجود حقدار ہونے کے وراثت لینے سے انکار کیا اور رام
کی تلاش مین نکلا تاکہ اوسکو واپس لا کر تخت و تاج سپرد کر دے
وقت ملاقات کے طرفین سے بے اندازہ محبت جوش مین آئی اور ہر ایک
دوسرے کو اپنے اوپر سبقت دیتا تھا انجام کار بھرت سلطنت
کا انصرام کرنے کو راضی ہوا تا وقتیکہ تارک الوطنی کے چودہ سال
منقضی ہون اور رام واپس آکر دعوی ریاست کا کرے۔ یہان
تک تو رامائن مین اون معاملات کا جو اجودھیا کے دربار
مین پیش آگئے ذکر ہوا آگے چلکر تیسرے حصے مین اصل قصے کا آغاز
ہوا ہے۔ راون جو ملک دکھن کے اصلی باشندون کا راکشس
بادشاہ تھا سیتا کے حسن و جمال کی شہرت سنکر عاشق
ہوا اور جس وقت رام جنگل کو گیا تھا موقع پا کر سیتا کو جبرا
پکڑا اور ایک طلسم کی گاڑی پر سوار کر لنکا کو لے اوڑا۔ چوتھے
پانچوین اور چھٹے حصون مین اوس مہم کا بیان ہے جو سیتا
کی خلاصی کے لیے اوسکے غمزدہ خاوند نے اختیار کی اور اس غرض

سے دکھن کے قدیمی باشندون سے جنکا ذکر بندر اور ریچھ کے نام سے
ہوا ہے عہد و پیمان کیا اور اس طرح پر ایک جرار فوج فراہم کی ہنومان یعنی
لنگور سپہ سالار اوس تنگ آبنائے کے جو لنکا اور ہند کے مابین واقع
ہے اوس پار کود گیا اور وہ جگہ جہان شہزادی مقید تھی دریافت کرکے پھر پھاند کر
پھر اس طرف کو آگیا اور رام کو اطلاع دی تب بندرون کی سپاہ نے
اوس تنگ سمندر پر جو آجکل جغرافیہ مین حضرت آدم کے پل کے نام سے مشہور ہے
ایک راستہ بنایا جسپر ہوکر رام اوس پار گیا اور بعد قتل کرنے راکھس
راون کے سیتا کو چھڑا لیا اور خلاص شدہ بیوی نے راون کے
محل مین بعصمت رہنے اور اپنے خاوند سے وفادار رہنے کا ثبوت قدیم طریقہ
یعنی آگ مین ہاتھ ڈالکر دیا اور اوس عنصر کا دیوتا یعنی اگنی جلتے انبار سے خود
اوسکا ہاتھ پکڑکے اوسکے خاوند پاس لے گیا اور جب جلاوطنی کے چودہ برس
تمام ہوئے تب رام اور سیتا بڑی حشمت اور فتحمندی سے اجودھیا کو واپس
آئے وہان اونھون نے عرصہ تک شان و شوکت سے سلطنت کی اور
رام نے گھوڑے کی قربانی (اشومیدھ) کل ہندوستان پر اپنے فرمانروا ہونے
کے ثبوت مین کی۔ مگر چونکہ زمین پر سخت تھوڑا رام کے دل مین اپنی بیوی
کی نسبت شک گذرا کہ آیا ایام اسیری مین وہ لنکا مین پاکدامن ہی رہی
اور آخرکار اوسنے اپنی وفادار بیوی کو جلاوطن کردیا اور وہ حیران و سرگردان
پھرتی ہوئی بالمیک کے گوشہ مین پہنچی جہان [illegible]

قریب تر زمانے کی نظم رزمیہ کا بیان

گو کہ مہابھارت اور رامائن افسانون سے معمور ہین تاہم ماوید بیشتر
یعنی وسط بنگالہ کے الیان ملک کے خانگی جھگڑون اور قومی مہمون
کی تواریخ ہین اور رزم نامے جو قریب تر زمانے کی تصنیف ہین اونمین سورماؤن
کے افسانون کے بجاے دیوتاؤن کے قصے کہانی زیادہ تر مرقوم ہین منجملہ
ان مین سے رگھو بنس اور کمار سمبھو بہت مشہور و معروف ہین اور
کالیداس کی تصنیفات سمجھے جاتے ہین — رگھو بنس مین اجودھیا
کے سورج بنسی راجہ رگ اور خاص کر رام کا جو اوسکی اولاد مین تھا تذکرہ
ہی اور کمار سمبھو مین جنگ کے دیوتا کی پیدایش کا بیان ہی مگر یہ دونون
نظم کی کتابین جس صورت مین کہ وہ فی الحال پائی جاتی ہین سنہ ۵ع سے
پیشتر تصنیف ہوئی ہونگی —

سنسکرت ناٹک کا بیان

ایسا معلوم ہوتا ہی کہ نہایت قدیم بلکہ شاید اس قدر قدیم زمانے
مین جبکہ ویدی رچین وید کے موافق ادا ہوا کرتی تھین سادی نقلین جنمین
اشارون سے باتین کرتے ہین مروج تھین اور انھین پر یونان
اور روم اور نیز ہند کے سوانگ و نقالی کی جو تماشا گاہون مین

دکھائے جاتے ہین بنا رہی اور واضح ہو کہ سنسکرت لفظ ناٹک
جو نقالی کے لیے آیا ہی نٹ سے جسکے معنی ناچنے والے کے ہین نکلا
ہی مگر علمی زمانے کے ناٹک سنسکرت زبان مین جو ہم تک پہونچے ہین
غالباً سن عیسوی سے سو برس پیشتر اور آٹھوین صدی عیسوی کے درمیان
مین تصنیف ہوئے ہونگے سنسکرت ناٹک کا موجد کالیداس
کو سمجھنا چاہیے جو قریب تر زمانے کی اون دو نظم رزمیہ کا مصنف تھا
جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی اور اہل ہنود کی روایت کے بموجب وہ حضرت عیسی سے
ستاون برس پیشتر اجین کے راجہ بکرماجیت کے نورتنون یعنی ممتاز مشیرون سے تھا

شکنتلا

کالیداس شاعر کا سب سے مشہور ناٹک شکنتلا یعنی گمشدہ انگشتری ہی
اور اگلے زمانے کے نظم رزمیہ کی طرح اس ناٹک مین بھی جو حالات بیان ہوئے
ہین اونمین سے کچھ تو راجہ کے دربار مین اور کچھ بن کے گوشہ فقیری مین
گذرے — خلاصہ مطلب اس نظم کا یہہ ہی کہ ایک راجہ دشنت نامی نے
جسے نامور خاندان چندربنسی کے بزرگون مین بتاتے ہین ایک برہمن کی لڑکی
شکنتلا نام جنگل مین اوسکے باپ کے گوشہ تنہائی مین شادی کی جب یہان سے
اپنی راجدھانی کو سدھارنے لگا تو اس لڑکی کو ایک انگوٹھی اوتار کر دی
کہ جس سے واقع کی پہچان رہے مگر ایسا ہوا کہ یہہ انگوٹھی کسی برہمن
کے سراپ سے شکنتلا کے پاس سے جاتی رہی اور بغیر اوسکے ملے اوسکی

زوجیت کا حق تسلیم نہین ہو سکتا تھا جب اس جدائی اور تنہائی مین اوسکے
بیٹا پیدا ہوا تو وہ اپنے خاوند کے پاس اپنے بچے کو لیکر روانہ ہوئی کہ اپنے
حق کو پہونچے مگر اوسکے خاوند نے اوسکو نہ پہچانا جبتک کہ گمشدہ انگشتری
بہت تکلیف اوٹھانے کے بعد پھر دستیاب نہوئی اوسوقت اوسکا خاوند
سے وصل ہوا اور اوسکا بیٹا وہی بھرت ہی جو چندر بنسی خاندان کا
خاص بانی تھا جسکے کارنمایان مہابھارت مین بیان ہوئے ہین
شکنتلا کو سیتا کی مثل پاکدامن اور وفادار بیوی کی نظیر سمجھنا چاہیے
جسکے عشق اور رنج و الم کی سرگذشت شاید اٹھارہ سو برس سے اہل ہند کو
ہر دل عزیز کہانی چلی آتی ہی اور یورپ کے مشہور شاعر گیٹی نے اسی
مضمون کو ہمارے زمانے مین باندھا ہی —

دیگر ناٹکون کا بیان

منجملہ اہل ہنود کے اور ناٹکون کے مرچھہ کٹک یعنی کھلونہ گاڑی
کو شمار کرنا چاہیے جو دس حصون مین منقسم ہی اسمین بھی وہی قدیم مضمون
یعنی چارودت کا بری ہونا اور مجرم کا سزا کو پہونچنا قلمبند کیا ہی اور ایک اور نظم
ہی جو نل اور دمینتی یعنی شاہی جوڑی اور وفادار بیوی کے نام سے
مشہور ہی — بہت سے ناٹک جو مہابھارت اور رامائن کے
مضمون پر مبنی ہین شمال بنگال ہند مین تصنیف ہوئے ہین —

جانورون کی حکایتین

ایک مدت مدید سے جانورونکی حکایتین ہند مین مرغوب الطبع رہین
پنچتنتر یعنی جانورون کے قصے کی کتاب زبان سنسکرت سے فارسی مین
سن عیسوی کی چھٹی صدی مین ترجمہ کی گئی اور بعد ازان یورپ کے ملکون مین
پہنچی اور جانورونکی کہانیان جو اگلے زمانے مین ہند مین لکھی گئی تھین
انگلستان اور امریکا مین آج کے دن تک ہر دل عزیز ہین اور
دائی و دایہ بچون کو کہکر سناتی ہین ـ

گانے کے نظم

علاوہ دیوتاؤن اور سورماؤن کی تواریخ رزمیہ کے برہمنون نے دینی
نظم بھی بہت سی تصنیف کی ہین انمین سے ایک نہایت عمدہ گیت گوبند
یعنی الٰہی چوپان کے نغمے کے نام سے موسوم ہی جسکو جیدیو نے
تخمیناً سنہ ۱۲۰۰ع مین لکھا پوران بھی ایک عظیم الشان مجموعہ اشعار کا ہی
جنمین دینی معاملات کی بحث کی گئی ہی اونکا بیان آگے صفحہ مین دیگا

برہمنون کا رعب و داب

واضح ہو کہ قوم برہمن جو عرصہ دراز تک صاحب حکومت رہی اور آج تک
اوسکا رعب و داب چلا آتا ہی اوسکا سبب یہہ ہی کہ اہل ہنود مین یہہ فرقہ بالتخصیص

ہمیشہ سے علم والا رہا اور گو کہ اس فرقے کو منصب دینی سے محروم کرنیکی دشمنون نے
بارہا فکرین کین اور ایک مرتبہ قریب ہزار سال تک اوسکی بات بگڑ بھی گئی ہی مگر
بائیس سو برس سے علم و فضل اور فن سخن ہند مین انھین برہمنون مین چلا
آتا ہی اور ہندو راجاؤن کے مشیر اور خلقت کے تعلیم دینے والے یہی لوگ رہے

پانچوان باب

بودھ مذہب مین ابتدای ۵۴۳ برس قبل سن عیسوی سے انتہای اشاعت

بودھ مذہب کا آغاز سن عیسوی سے ۵۴۳ برس پیشتر ہوا

برہمنون نے سن عیسوی سے چھ سو برس پیشتر اپنی طاقت خوب مستحکم
کرلی تھی مگر بعد ازان ہند مین ایک اور مذہب کا ظہور ہوا جو اپنے بانی
گوتم بدھ کے نام سے بودھ مذہب کہلاتا ہی یہہ مذہب ایک ہزار سال سے
زیادہ تک برہمنون کے مذہب کا رقیب رہا اور سن عیسوی کی آٹھوین صدی مین
اوسکے معتقد ہند سے جبراً نکال دیے گئے مگر ایشیا مین ہنوز اوسکے معتقدون کا
شمار پچاس کروڑ ہی اور دنیا بھر مین کسی اور مذہب کے اسقدر پیرو نہین ہین

گوتم بدھ کی ابتدای عمر کا حال

گوتم جو انجام کار بدھ یعنی عارف کے نام سے مشہور ہوا سدھودن
والی کپل وستو کا اکلوتا بیٹا تھا یہہ راجہ ساکیا کی قوم کا حکمران تھا جو

بنارس سے شمال کی جانب سو میل فاصلے پر بستی تھی اور جہان سے کوہ
ہمالیہ کا برف پوش سلسلہ نظر آتا ہی اوسکی یہہ آرزو تھی کہ میرا بیٹا بھی مثل
میرے سپاہی آدمی ہو مگر شہزادہ کو اپنے ساتھ کے لڑکون کے کھیل کود
سے نفرت تھی اور محل کے پائین باغ کے گوشون مین اپنا وقت کاٹا کرتا
تھا بہرحال جب وہ جوان ہوا تو اپنی دلاوری اور فن سپہگری کی مشاقی کا
بخوبی ثبوت دیا اور اوس زمانے کے قاعدے کے موافق بہت سے
رقیب سردارون سے نبرد آزمائی مین گوی سبقت لیگیا اور اسطرح شہزادی سے
بیاہ کیا ایک عرصہ تک دنیا کی عیش و عشرت مین لڑکپن کے دینی خیالات
فراموش رہے مگر شہر مین سیر کرتے ہوئے ضعیفی اور بیماری اور موت
کے واقعات جو نظر سے گذرے اوسنے اوسکے دل پر ایسا اثر ہوا کہ ایک
عابد پر جو اس عالم کے رنج و حوادث سے آزاد معلوم ہوتا تھا اوسے
رشک آیا۔ اس واقعہ کے دس برس بعد اوسکے بیٹا پیدا ہوا اور اس
اندیشے سے کہ ایسا نہو کہ یہہ جدید رشتہ محبت اوسکو دنیا کا گرویدہ کردے
گوتم نے تیس برس کی عمر مین جنگل مین گوشہ گزینی اختیار کی۔ ذیل کی باتین
سوز کے ساتھ بیان کی گئی ہین کہ کیونکر وہ اپنی بیوی کے روشن کمرے
کے دروازہ سے پھر گیا اور اپنے بچے کو اس اندیشے سے پیار بھی
نہ کیا کہ ایسا نہو کہ اوسکی ماں جاگ اوٹھے اور گھوڑا مار کر تاریکی مین غائب
ہوگیا رات بھر کے سفر کے بعد صبح کو اپنے وفادار رتھبان کے ہاتھ

گھوڑا اور زیور اپنے باپ کو بھیج دیا اور اپنے لمبے گیسو کاٹ اور اپنی
شاہانہ پوشاک کسی راہگیر کے موٹے جھوٹے کپڑون سے بدل
بے برگ و بینوا فقیرانہ صورت بنا کسی طرف کی راہ لی ۔ اسطرح پر شاہانہ
شان اور عزیز بیوی بچے کو چھوڑ دنیا کی عیش و عشرت تج دیا بدھون
کے مقدس نوشتون کا ہر دل عزیز مضمون ہے ۔

بدھ کی جنگل مین زندگی گذارنے کا بیان

۳۰ سے ۳۶ برس کی عمر تک

گوتم نے ایک عرصہ تک دو صحرا نشین برہمنون سے پٹنے کے ضلع
مین تعلیم پائی جسکا خلاصہ یہہ تھا کہ بجز جسم کے ایذا دینے کوئی اور صورت
روح کے تسکین حاصل کرنے کی نہین ہے اس لیئے اوسنے گیا
کے تنگ و تاریک جنگل مین گوشہ گیری اختیار کی اور چھ سال تک مع
پانچ چیلون کے ریاضت کی سختیون سے اپنے جسم کو نزار کیا اوس
مقام پر جہان اوسنے عرصہ دراز تک ریاضت کی تھی بدھ گیا کا مندر
بنا ہی مگر بجاے جمعیت خاطر کے روزہ اور ریاضت کا نتیجہ یہہ ہوا کہ دینی امور
مین اوسپر ایک ناامیدی چھا گئی اور بموجب بدھون کے نوشتون کے اوس وقت
انسان کے دشمن مار نے اوس سے ایک مجسم صورت مین کشتی کی اور
شکوک سے جو اوسکے دل مین پیدا ہوے کہ آیا اوسکی تلاش بارآور ہوگی یا نہین

اوسکو نہایت تکلیف پہونچی یہانتک کہ نحیف اور خستہ خاطر وہ زمین
پر گرا اور بیہوش ہوگیا مگر جبکہ ہوش آیا تو جانکنی کی کیفیت گذرچکی تھی
اور اوسپر منکشف ہوگیا کہ پہاڑ کے غار مین بیٹھکر تپسیا کرنے سے نجات
حاصل ہونا محال ہے بلکہ سیدھا راستہ اس مقصد کے حاصل کرنیکا یہہ ہے کہ
بندگان خدا کو افضل زندگی کی طرف ہدایت کرے پس اوسنے تپسیا ترک
کی اسپر اوسکے پانچ چیلے سخت ناخوش ہوکر اوس سے کنارہ کش ہوئے اور
اوسکو جنگل مین تنہا چھوڑکر چلے گئے بدھون کے نوشتون مین مفصل بیان
ہوا ہے کہ وہ ایک مرتبہ انجیر کے درخت کے تلے بیٹھا تھا اور اوسکے گرد
چمکتی تلوارین لیئے شیاطین پھرتے تھے جنگل کی اس آزمایش کے
بعد اوسکے شکوک بالکل رفع ہوگئے اور راہ راست صاف نظر آئی لہذا
اسوقت سے وہ بدھ یعنی عارف کے نام سے مشہور ہوا

بدھ کا آشکارا تعلیم کرنا

۳۵ سے ۸۰ برس کی عمر تک

اوس مرگ داے مین جو بنارس کے بڑے شہر کے قریب ہے
بدھ نے علانیہ تعلیم دینا شروع کیا مگر اوسکی تعلیم عموماً اوسکے لائق اور
مثل برہمنون کے ایک یا دو شاگردون ہی مین محدود نہ تھی شروع مین عوام
لوگون نے اوسکا مت قبول کیا اور سب سے پہلے چند عورتین ایمان لائین

تین مہینے کے عرصے مین ساٹھ آدمی معتقد ہوئے اور اوسنے اونکو گرد نواح کے ملکون مین یہہ چند کلمہ کہکر روانہ کیا کہ جاؤ اور اس عمدہ شریعت کی منادی کرو۔ سال کے آٹھ مہینے تو وہ تعلیم دیتا پھرتا اور باقی چار مہینے برسات مین کسی معین جگہہ مین رہتا اور سب لوگون کو جو اوسکے مختصر جھونپڑے مین جو بن یا باغ مین تھا آتے تعلیم کرتا۔ وہ پانچ چیلے بھی جو اوسکو سخت آزمایش کرنیمین چھوڑ گئے تھے اپنے آقا پاس پھر آگئے۔ اور معتقدون کی جماعت مین کیا شہزادے اور تاجر اور کاریگر اور برہمن اور فقیر اور کسان اور غلام اور شریف بیویان اور کیا وہ عورتین جنہون نے گناہ سے توبہ کی تھی سب آکر شامل ہوئے۔ بدھ نے بہار اور اودھ اور ممالک مغربی و شمالی کے قرب جوار کے اضلاع مین منادی کی۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ عالم جوانی مین لباس فاخرہ زیب تن کیئے وہ اپنے باپ کے محل سے روانہ ہوا اور اب ایک خانہ بدوش واعظ کی صورت گیروے کپڑے پہنے سر منڈا کاسہ گدائی ہاتھہ مین لیئے واپس آیا۔ اوسکے باپ نے خوب سُن تھا اوسکی تعلیم ادب کے ساتھہ سُنی۔ اور اوسکا لڑکا جسکو وہ ایک چھوٹا سا بالک چھوڑ گیا تھا زمرۂ معتقدین مین داخل ہوا اور اوسکی پیاری بیوی جسکے کمرے کی چوکھٹ سے وہ تاریک رات مین روانہ ہوا تھا پہلی عورت تھی جسنے بودھ مذہب کا جوگ اختیار کیا۔

بدھ کی موت اور آخر کلمات

تیس برس کی عمر مین بدھ تارک الدنیا ہوا اور چھہ سال کی تیاری کے بعد چھتیس ۳۶

برس کے سن مین اوسنے عموماً تعلیم کرنا شروع کیا اور چوالیس سال تک
سب لوگون کو وعظ کرتا رہا۔ اپنی موت کی پیشین گوئی کرتے وقت اوسنے
اپنے ساتھیون سے کہا کہ سرگرم ہو اور پاک طبیعتی اور سنجیدہ خیالی اختیار
کرو اور مستعدی کے ساتھ اپنے دلونکی نگہبانی کرو۔ وہ جو شریعت اور تربیت
کا پابند ہی اور ہمت نہین ہارتا وہی بحر زندگی کو عبور کرکے رنج والم سے نجات
پاویگا۔ پھر یہہ بھی کہا کہ یہہ دنیا زنجیرون سے سخت جکڑی ہوئی ہی مین بمثل
ایک طبیب کے جو آسمانی ادویات لایا ہو اوسے رہائی دیتا ہون میری
تعلیم پر اپنا دھیان رکھو۔ کل چیزین تبدل کی حالت مین ہین مگر میری تعلیم
کو ہرگز تغیر نہین۔ اب مین تمسے زیادہ گفتگو نہ کرونگا کیونکہ مین اب سدھارتا
ہون اور نروان یعنی راحت جاودانی کا طالب ہون۔ وہ رات اوسنے
وعظ کرنے اور ایک غمزدہ شاگرد کو تسلی دینے مین گذرانی بموجب ایک روایت کے
اوسکے آخر کلمات یہہ تھے۔ اپنی نجات تندہی سے حاصل کرو۔ پانسو تینتالیس
سال قبل سن عیسوی کے اسی برس کی عمر مین اوسنے ایک انجیر کے درخت
کے تلے وفات پائی۔

شریعت اعمال

چونکہ بدھ نے لوگون کو روحانی آزادی بخشنی چاہی وہ اسکی ہمت کل خیالی
کی پوشیدہ وجہ معلوم ہوتی ہی وہ اس امر کی تعلیم کرتا تھا کہ ہر شخص نجات پا سکتا ہی
مگر نجات خیالی معبودون کی رضاجوئی سے نہین بلکہ اپنے اعمالون

سے حاصل ہوسکتی ہی اور اسی طرح بُدھ نے قربانیان اور برہمنون کا
یہہ دعوی کہ وہ خدا اور انسان کے درمیان شفیع ہین متروک کیا۔
اوسنے یہہ تعلیم کی کہ انسان کے موجودہ اور گذشتہ اور آیندہ جنمون کی کیفیت
محض اون ہی کے اعمال (کرم) کا نتیجہ ہے۔ انسان جو بوتا ہی وہی کاٹیگا
اور چونکہ ہر بدی کی سزا اور ہر عمل نیک کی جزا لابدی ہی لہذا جس فعل کے لیئے
جو نتیجہ لازم ہی وہ نہ تو پوجاری اور نہ دیوتا کے روکے رک سکتا ہی۔ راحت اور
رنج جو اس دنیا مین لاحق حال ہوتے ہین اونکو ہمارے گذشتہ جنم کے
اعمال کا نتیجہ لازمی تصور کرنا چاہیئے اور اس جنم کے اعمال پر ہمارے
آیندہ کے جنم کی راحت و رنج منحصر ہوگی۔ جب کوئی ذی حیات فوت ہوتا ہی
تو اپنے اعمال کے موافق ادنی یا اعلی حالت حیات آیندہ مین پھر جنم لیتا ہی
اور اوسکا واجب الجزا اور واجب التعزیر ہونا اون افعال کی میزان کل پر جو
اوس سے پہلے جنمون مین سرزد ہوئے موقوف ہی۔ پس ایک ایسا نظام
جسمین ہمارے زمانہ حال ماضی اور مستقبل کی بہبودی ہمارے ہی اوپر کلیتہً
منحصر ہوا ایک شخصی معبود کا ہرگز محتاج نہین ہوسکتا۔

روح کی مخلصی

بُدھ کی یہہ رائے ہی کہ زندگی کو کم یا زیادہ تکلیف لازم ہی لہذا ہر
نیک آدمی کو یہہ بات مد نظر رکھنی چاہیئے کہ کسطرح حیات کی تکالیف سے

فنا فی اللہ ہو کر پالی یا وسے یہی نروان ہی جسکے لغوی معنی سکوت کے ہین
بعض فضلا اوسکے معنی روح کا مثل شمع کے شعلے کے گل ہو جانا کہتے
ہین اَورون کے نزدیک اوس سے ہر نفس کی خود غرضی و عصیان اور
رنج و الم کا کالعدم ہو جانا مقصود ہی اور روح کی اخیر استراحت بھی یہی ہی پس
بودھ کے مذہب کا دیندار آدمی اس دنیا مین استغراق کا مرتبہ حاصل کرنیکی
کوشش کرتا ہی اور عالم آیندہ مین ابدی سکوت کی امید رکھتا ہی بدھ کی تعلیم
کے موافق یہہ مقصد بغیر نیکی مین زندگی بسر کیے حاصل نہین ہو سکتا اور نیکیون
کے بجالے بدھ نے تین بڑے فرائض معین کیے ہین یعنی اپنے نفس پر
قادر ہونا غیرون کے ساتھہ شفقت سے پیش آنا اور ہر ذی حیات کی
جان کا لحاظ رکھنا۔

بودھ کے مذہب مین دین کے پھیلانے کی تاکید

بدھ نے اپنے پیرون کو تاکیداً یہہ تعلیم کی کہ راہ راست پر چلنا ہی
کافی نہین ہی بلکہ اوسکا وعظ کل بنی آدم کو سنانا بھی ضرور ہے یہہ مذہب ابتدا ہی
سے دین کے پھیلانے کی تاکید کرتا ہی چنانچہ بدھ نے جسوقت عموماً تعلیم دینا
اختیار کیا تو منجملہ اور باتون کے پہلا کام یہہ کیا کہ ساٹھہ شاگردون کو وعظ
کرنیکو بھیجا اور علاوہ اسکے ایک دینی فرقہ قائم کیا جسکی مخصوص علامت یہہ
تھی کہ بلا اُجرت سب قومون کو جا کر دین سکھاوین پس جبکہ برہمنون نے اپنی
شاستر بدیا و علمون یعنی آریا قومون پر بند کر رکھی بودھ مذہب نے تصرف انکو

بلکہ ذیل فرقون اور نیز غیر آریون کو بھی تمام ہند مین تعلیم کرنا شروع کیا اور
انجام کار اونکی صدا کل **ایشیا** کے مہادیپ مین پہونچی —

بدھ کے پیروون کا پہلا اور دوسرا جلسہ

حضرت عیسیٰ سے ۳۴۵ سال قبل بدھ کی وفات پر اوسکے شاگردون
مین سے پانسو آدمی پٹنے کے پاس ایک بڑے غار مین اکٹھا ہوئے تاکہ
اوسکے اقوال جمع کرین — یہہ پہلا جلسہ تھا جو منعقد ہوا اوسمین اونھون نے
اپنے آقا کی تعلیمات کو تین بڑے حصون مین تقسیم کیا اول وہ کلمات جو بدھ
نے اپنے شاگردون سے کہے دوم ضابطہ تعلیم و تادیب سوم مسائل
مذہبی یہی بدھ کی تعلیم کے تین مجموعے کہلاتے ہین اور وہ لفظ جو بودھ مذہب
کے جلسے کے لیے مستعمل ہوا ہے اوسکے لغوی معنی باہم گانیکے ہین —
ایک صدی کے بعد دوسرا جلسہ سات سو آدمیون کا ۴۴۳ برس
قبل سن عیسوی کے منعقد ہوا تاکہ اون مباحث مذہبی کا جو دو فریق کے
مابین در پیش تھے تصفیہ ہو — ایک کے مزاج مین معاملات مذہبی مین ازحد
سختی اور دوسرے کے نرمی تھی تصفیہ کرین —

اشوک

آیندہ کی دو صدیون مین بودھ کا مذہب شمالی ہندوستان مین کھیل گیا —
سن عیسوی کے قریب ۲۵۰ سال پیشتر ایک بادشاہ جو سپاہیانہ اشوک کہلاتا

اس مذہب کا ایک سرگرم معتقد ہوا۔ اشوک چندر گپت کا پوتا تھا
یہہ وہی چندر گپت ہی جسکا ذکر آگے سکندر کے بیان مین آویگا۔
کہتے ہین کہ اشوک ۸۴۰۰۰ بودھ مذہب کے پوجاریون کی پرورش کرتا
تھا اور اوسنے بہت سی خانقاہین قائم کین اور اسی لیئے اوسکا ملک آج
کے دن تک وہار یا بہار کہلاتا ہی جسکے معنی خانقاہونکی سرزمین کے
ہین مذہب بودھ کے لیئے اشوک سے نے ایسا کچھہ کیا جو شہنشاہ
قسطنطین نے بعد ازان دین مسیحی کے حق مین کیا یعنی اوسکو راج دہرم
بناویا۔ یہہ بات پانچ صورتون سے حاصل ہوئی اول ایک جلسے کے ذریعے
جسمین مسائل دینی قائم ہوئے دوم مذہبی فرمانون کے جنمین اوسکے اصول
بیان کیئے گئے سوم ایک سرکاری سررشتہ کے ذریعے سے جو اوسکی پاکیزگی کا
نگران حال رہتا تھا چہارم دین کے واعظون کے ذریعے سے پنجم بودھ مذہب
کے مقدس نوشتونکی تصحیح کے ذریعے سے جو سرکار کے حکم سے کی گئی۔

اشوک کی دینی کارروائی

سن عیسوی کے ۲۴۴ برس پیشتر اشوک نے بودھ مذہب کا تیسرا جلسہ
جسمین ہزار بزرگ موجود تھے پٹنے مین منعقد کیا کیونکہ بعض مفسدون نے
سچے ماننے والون کا زردلباس اختیار کرکے اپنی بنائی ہوئی باتین اس طرح
بیان کی تہین کہ گویا بودھ کی تعلیم ہی چنانچہ جلسہ مذکور مین ان عقیدونکی اصلاح ہوئی اور جھوٹی

ایشیا مین بودھ مذہب کی بنا اشوک کے جلسہ کی تاریخ سے
شمار کرنا چاہیئے۔ چند فرمانون کے ذریعہ سے جو اس جلسے کے پہلے
اور سن بعد جاری ہوئے اشوک نے مذہب کے اعلی اصول
اپنی سلطنت مین شائع کیے اور ان شاہی وعظون مین سے
چالیس آج کے دن تک جابجا ہندمین ستونون اور غارون اور
چٹانون پر کندہ پائے جاتے ہین اشوک نے ایک سرکاری
سررشتہ بھی قائم کیا اور اوسمین ایک عدالتی اور دینی حاکم اس غرض
سے تعین کیا کہ مذہب کی پاکیزگی کا نگران حال رہے اوسکی اشاعت
مین کوشش کرے شاہراہون پر کوئے تعمیر ہوئے اور دو رویہ
درخت لگائے گئے اور دار الشفا انسان اور حیوان کے واسطے
قائم ہوئے۔ خاندانون کی طرز معاشرت اور چال چلن دریافت
کرنے کے لیئے اور جوان مرد اور عورتون کی تعلیم کی نگرانی
کے واسطے محتسب مقرر ہوئے غرض کہ اشوک تمام دنیا
کو بدھ مذہب پر لانا اپنے اوپر فرض سمجھتا تھا چٹانون پر جو کندہ کیا ہوئے
پائے جاتے ہین اونسے ظاہر ہوتا ہے کہ کسطرح اشوک نے
وحشی ملکون کی حدون تک دین سکھانے والے بھیجے کر دین
پھیلانے کے لیئے سنیون سے میل جول کرین اور
عمدہ باتین سکھانے کے لیئے اونپر واجب تھا کہ کیا سنا ہی

اور برہمن اور کیا بھکاری اور ذلیل و خوار اور کیا وہ لوگ جو مہیب
ہین اونسے کیا اپنے ملک مین اور کیا غیر ملکون مین جا کر میل
کرین - اوسکے ساتھہ ہی یہہ بھی ضرور تھا کہ جبر نہ کیا جاوے بلکہ
تعلیم اور ترغیب سے دین مین لائے جائین اس سے معلوم
ہوتا ہی کہ بودھ مذہب مین بہ نسبت اور مذہبون کے نہ صرف
دین پھیلانے کی زیادہ تاکید آئی ہی بلکہ تحمل اور بردباری بھی زیادہ ہی
اور اشوک نے نہ صرف دین کی اشاعت مین کوشش کی بلکہ
اسمین بھی کہ اوسکے مسائل آمیزش سے پاک رہین اس نظر
سے اوسنے حکم دیا کہ مذہب کے مقدس نوشتے سلطنت بہار
کی مگدھی زبان مین ترجمہ ہوکر جمع کئے جاوین اور وہی ترجمہ دو ہزار
برسون سے بودھ مذہب کے نوشتون کا جنوبی مجموعہ گنا جاتا ہی -

کنشک

بودھ مذہب کا چوتھا اور آخر بڑا جلسہ کنشک کے زیر حکومت جو
ممالک مغربی اور شمالی ہند کا بادشاہ تھا تخمیناً سنہ ۴۰ع مین منعقد
ہوا اوسنے دوسری دفعہ مقدس کتابون کی ترمیم کی اور اوسکے وقت
کا ترجمہ شمالی مجموعہ کے نام سے تبت منگولیا تاتار اور چین کے
بودھون کے لیے دینی کتاب ہوا اور مذہب کے واعظ اس

زمانے مین کل ایشیا کے ملکون مین درس دیتے تھے
سن عیسوی سے دو سو چوالیس برس پیشتر اشوک کا بیٹا مقدس
کتابون کا جنوبی مجموعہ جو اوسکے باپ نے مرتب کروایا تھا لنکا
کو لیگیا جہان سے وہ برہما اور مشرقی مجمع الجزائر مین پہنچا۔ اور بودھ
مذہب کا شمالی مجموعہ جیسا کہ وہ کنشک کے جلسہ مین مقرر ہوا تھا
سنہ ۶۵ع مین ملک چین کا راج دھرم ہوگیا اور ہنوز شمال کے بودھ لوگ
تبت سے لیکر جاپان تک اوسکے پیرو ہین۔ بودھ مذہب کے
مراسم دینی اور مسائل مغرب کی جانب بھی پھیلے اور دین عیسوی کے
ابتدائی زمانے مین اوسکا اثر پڑا۔

بودھ مذہب کا قومی بن جانا

اسطرح جیسا کہ بیان ہوا بودھ مذہب اشوک اور کنشک
کے جلسون کے ذریعہ سے راج دھرم ہوگیا مگر ذات کا طریقہ موقوف
نہین کیا گیا بلکہ برعکس اسکے برہمن اور گرو کی عزت اور تعظیم تین بڑے
فرائض مین شمار کیگئی جسمین والدین کی فرمانبرداری اور انسان اور
حیوان سے شفقت سے پیش آنا شامل ہے۔ مگر بدھ نے انسان
کا مرتبہ ذات کے اعتبار سے نہین بلکہ اونکی دینی لیاقت کے
موافق مقرر کیا اور اپنے سامعین کو قربانیان چڑھانے کے بالعوض

راستبازی مین زندگی بسر کرنے کی ہدایت کی لہذا بودھون کے
ملکون مین عام پرستش کا یہہ طریقہ ہے کہ بجاے قربانیان گذراننے کے
مقدس لوگون کی جو فوت ہوگئے نشانیون کی تعظیم کیجاتی ہے اسی وجہ سے
اصل مین دیوتاؤن کے مندر نہین بنے بلکہ بزرگیون اور بزرگون کے
لیئے خانقاہ تیار ہوئے اور دیگر لوازم مثل گھنٹی اور مالا کے مہیا کئے
گئے اور یا دین کے بانی کے دانت یا ہڈی پر چھتر یا ستھو تعمیر ہوئے۔

بدھ کی شخصیت کا انکار

اگرچہ بعض لوگ بدھ کی زندگی اور موت کے متعلق بہت سی معجزہ آمیز
باتین بیان کرتے ہین تاہم اورون کو ایسے شخص کے وجود ہی سے
قطعی انکار ہے۔ اسمین شک نہین کہ اوسکی پیدایش کی تاریخ صحیح صحیح
دریافت نہین ہوسکتی۔ بعض فاضلون کی راے ہے کہ بودھ مذہب
کی بنا کپیل کے سانکھ فلسفہ پر ہے اور اس امر کی تائید مین وہ کہتے
ہین کہ بدھ کی پیدایش ایک مجازی شہر کپیل وستو یعنی کپیل کی
جاے سکونت سے منسوب کی ہے اور اوسکی ماں کو مایا دیوی کپیل کے
سلسلہ مایا یعنی وہم کے لحاظ سے کہا ہے اور بدھ کا نام بھی کسی
واقعی شخص کا نام نہین بلکہ اوسکے معنی صرف عارف کے ہین۔ راے
مذکور اسقدر صحیح ہے کہ بودھ مذہب کسی شخص واحد کا ایجاد کیا ہوا معلوم

نہین ہوتا بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ برہمنون کے علم حکمت اور دین سے
جو اوسکے قبل تھے بتدریج وضع کیا گیا ہی - بہرحال اگر اسپر اسطرح
نظر کیجائے تو دو بڑی صفتین جو روایت اوس سے منسوب کیتی ہے
خارج ہوئی جاتی ہین یعنی بدھ کا بطور واعظ کے لوگون سے خطاب کرنا
اور وہ لازوال تاثیر جو اوسکی عمدہ زندگی لوگون کے دلونمین پیدا کرتی ہی -

برہمنون کا دین کبھی بالکل ہند سے جاتا نہین رہا

بودھون نے برہمنون کے دین کو ہند سے نیست و نابود نہین کیا
صحیح تو یہہ ہی کہ دونون دین ہزار سال سے زیادہ یعنی سن عیسوی کے
۲۵۰ برس قبل سے سنہ ۷۰۰ع تک ساتھ ساتھ جاری رہے اور فی زمانہ
کا ہندو مذہب دونون سے ملکر بنا ہی اگرچہ ہند کی بعض سلطنتون مین
گاہے بودھ کے مذہب کو غلبہ ہوا مگر تاہم برہمنون کا دین مطلق جاتا نہین رہا
ملک چین کے سیاح جو ہند کی سیر کو سنہ ۴۰۰ع سے سنہ ۶۳۰ع تک
آئے بیان کرتے ہین کہ اونہون نے بودھون کے خانقاہ اور
برہمنون کے مندر برابر برابر دیکھے -

سلادت کا جلسہ جو سنہ ۶۳۴ع مین ہوا

شمالی ہند مین بودھ مذہب کا ایک مشہور بادشاہ سلادت نام

سنہ ۳۳ع مین سلطنت کرتا تھا اوسکو سن عیسوی کی ساتوین صدی کا اشوک سمجھنا چاہیئے کیونکہ بودھ مذہب کے دو فرائض یعنی خیرات اور اشاعت دین کے بجالانے پر وہ ہمہ تن مصروف تھا سنہ ۳۴ع مین اوسنے قصد کیا کہ ایک عام جلسہ کے ذریعہ سے بودھ مذہب کو پھیلاوے۔ اکیس باجگذار سردار اپنی اپنی ریاستون کے فاضل اور زاہدون اور برہمنون کے ساتھ جلسہ مین شریک ہوئے بہرحال اس جلسہ کا منشا صرف یہی نہ تھا کہ بودھ مذہب کا علانیہ اقرار کیا جاوے بلکہ دو مذہبون کے بارے مین جو اوسوقت ہند مین رائج تھے اس جلسہ کو کچھ فیصلہ کرنا تھا۔ اول بودھون اور برہمنون کے درمیان مباحثہ ہوا بعدازان بودھ مذہب کے دو فرقون مین جو فرد افرد اً کنشک کے شمالی مجموعہ اور اشوک کے جنوبی مجموعہ کے پیرو تھے بحث ہوئی۔ جسقدر تعلیم دینے والون کے مسائل مشترک تھے اوسی قدر عوام الناس کی رسمیات مخلوط تھین۔ لہذا جلسہ کے اول دن بُدھ کی سنگین شبیہ بڑی دھوم دھام سے نصب کیگئی اور دوسرے دن برہمنون کے سورج دیوتا کی مورت اور تیسرے دن ہندوون کی شو کی پرتما پدھرائی گئی۔

سلاوت کی خیرات

سلاوت کا قاعدہ تھا کہ ہر پانچوین سال خزانہ شاہی کو خیرات مین تقسیم

کروا دیتا ملک چین کا سیاح ہاین تسانگ بیان کرتا ہے کہ اوس
میدان میں جہان جمنا اور گنگا الہ آباد کے قریب ملتی ہین کل سلطنت
ہند کے راجاؤن اور عوام لوگون کی ایک کثیر جماعت کی پچھتر دن
دعوت ہوتی تھی اور سلادت اپنے محل کا مال و اسباب باہر لاتا
اور برہمنون اور بودھون اور سادھون اور بدعتیون کو بلا امتیاز
کے دیتا اور جب ضیافت ہو چکتی تو اپنا شاہانہ لباس اور
زیور اوتارتا اور اونکو جو پاس کھڑے ہوے تھے بخش دیتا اور مثل بودھ
کے فقیرون کے گودڑی پہن لیتا۔ اس رسم کے ادا کرنے سے
دو مطلب تھے اول تو بودھ کے دنیا کی عیش و عشرت ترک کرنے
کی یادگاری۔ دوم خیرات کے فرض کا ادا کرنا جسکو برہمنون نے
فرض اعظم قرار دیا تھا۔

نالند کی خانقاہ

نالند کی عالی شان خانقاہ ایک بڑا دار العلم تھی جو ہمین ان
صومعہ اور مدرسون کی یاد دلاتی ہے جنہیں عیسائیون نے یورپ
مین مڈل ایجز مین قائم کیا تھا یہان پر بودھون کے اٹھارہ مذہبون
کے دس ہزار سادھو اور چیلے علم الٰہی اور فلسفہ اور شریعت اور دیگر
علوم مخصوص علم طب سیکھتے اور عبادت کرتے تھے اونکی پرورش

سرکار سے ہوتی تھی اور بڑی آسایش مین رہتے تھے اس بات
کا ثبوت کہ بودھ مذہب کے مقابلہ مین ایک دوسرا رقیب مذہب
ہند مین موجود تھا خود اس عالیشان خانقاہ سے حاصل ہوتا ہے
کیونکہ ایسا لکھا ہے کہ تھوڑے عرصہ کے اندر بودھ مذہب کے
دشمنون نے اوسے تین بار مسمار کیا۔

برہمنون کے دین کا فتحیاب ہونا من ابتدا ۱۰۰ء لغایت سنہ ۸۰۰ء

سن عیسوی کی آٹھوین صدی کے بعد برہمنون کے دین کو فروغ
ہونے لگا اور رفتہ رفتہ راج دھرم ہو گیا۔ غیر معتبر روایتون سے
ایسا کچھ دریافت ہوتا ہے کہ اصلاح کرنے والے برہمنون نے
بودھون کو ایذا دینی شروع کی تھی مجملاً اوس مذہب کا
تنزل تلوار کے ذریعہ سے عمل مین نہین آیا بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ اوسکے زوال کے اسباب خاص اوسکی ذات مین موجود تھے
اور علاوہ اسکے معاملات دینی مین سے نئے خیالات بھی اوسکے زوال
کے ممد و معاون ہوئے یہان تک کہ دسوین صدی مین صرف سرحد
کی ریاستین مثل کشمیر اور اڑیسہ کے دین کی فرمانبردار
رہ گئین اور اہل اسلام کے آنے سے ہند مین بودھ کا مذہب
صرف چند لوگون مین رہ گیا۔

بودھ مذہب حالت جلا وطنی مین

سنہ ۹۰۰ع

بُدھ مذہب کو اپنے دیس سے نکلے ہزار برس ہوے مگر پردیس مین
اوسکو اسدرجہ کامیابی حاصل ہوئی ہے کہ جنم بھوم مین حاصل ہونا
ہرگز ممکن نتھا کیونکہ قریب آدھی دنیا کے باشندونکے لیے
اوسنے ایک نیا دین اور علم ادب وضع کیا اور باقی نصف کے
عقائد کی گونہ صورت بدل دی ہے۔ دنیا کے باشندون مین پچاس
کرور آدمی یعنی فیصدی چالیس بُدھ کی تعلیم کے مقلد ہین اور کسی
نہ کسی زمانہ مین اوسکی ظفرمندی کا جھنڈا افغانستان اور نیپال
اور مشرقی ترکستان اور تبت اور منگولیا اور منچوریا اور چین اور
جاپان و مجمع الجزائر اور سیام اور برہما اور سنگلدیپ اور ہند
مین نصب ہوا۔ اوسکی خانقاہین اور درگاہین روس کی سلطنت
حال کی حد سے لیکر سمندر پسفک کے جزائر تک لگاتار پائی
جاتی تھین۔ دو ہزار چار سو برس کے عرصہ مین بودھ مت کا
بہت سے اور متون سے مقابلہ ہوا اور وہ ہنوز قائم ہے اس زمانے
مین وہ دین مسیحی اور اسلام کے ساتھ دنیا کے تین بڑے مذہبون
مین شمار ہوتا ہے اور تینون سے اوسکے پیرو زیادہ ہین۔

جینون کا بیان

بودھ کا مت ہند سے بالکل جاتا رہا بلکہ اوسکے اکثر عمدہ مسائل
ہندوون کے مذہب مین موجود ہین علاوہ اسکے ایک خاص فرقہ
جین نام جو اس مت سے نکلا اور جسکا شمار قریب پانچ لاکھ کے ہے
ہنوز موجود ہے مثل بودھون کے یہہ لوگ بھی ویدون کو صرف اسقدر
مانتے ہین جہانتک اوسمین اور اونکے مسائل مین موافقت ہے
وہ قربانی نہین کرتے اور اخلاق حسنہ کے ازبس پابند ہین اونکا
عقیدہ ہے کہ اونکی گذشتہ اور آئنوالی حالت کسی خارجی دیوتا کی مرضی
پر نہین بلکہ اونھین کے افعال پر منحصر ہے اور وہ انسان اور حیوان کے
قتل سے قطعی پرہیز کرتے ہین یہہ لوگ وقت کو تین زمانون مین تقسیم
کرتے ہین اور چوبیس جن یعنی کامل استاد شخصون کی پرستش
کرتے ہین جنمین سے چوبیس زمانہ ماضی مین گذرے اور چوبیس زمانہ حال مین
اور چوبیس ہی زمانہ آئندہ مین ہونگے۔ ان سب سنتون کی بہت
بڑی بڑی مورتین اونکے مندرون مین استادہ پائی جاتی ہین اپنی
تیرتھ گاہون کے واسطے وہ درختون سے ڈھکے ہوئے پہاڑ اور
قدرتی دلکشا مقامات پسند کرتے ہین اور اونکو نفیس گاہون
جنمین سنگ مرمر اچھی صنعتکاری یعنی عمدہ نقش و نگار سے آراستہ ہون

آراستہ کرتے ہین ۔ جین لوگ اکثر تاجر یا جوہرن کا پیشہ رکھتے ہین اور بڑے مخیر ہوتے ہین ۔ جانورون کی دار الشفا جو بودھون نے قائم کی تھین انھین کی فیاضی سے ہند کے چند شہرون مین ہنوز جاری ہین ۔

بودھ مذہب کا اثر فی زمانا ہند مین باقی ہے

بودھ مذہب کی چند افضل تاثیرین جو ہند مین ہنوز باقی ہین وہ کسی خاص جماعت مین نہین بلکہ عموماً اہل ہند کے دین مین پائی جاتی ہین چنانچہ ہندوون مین جو نیا مت نکلتا ہے اوسکی بنا اس عمدہ اصول پر کہ سب بنی آدم بھائی ہین ہوتی ہے ۔ اور جو پناہ کہ فرقہ ویشنو یا او ذات سے خارج کی ہوئی عورتون کو دیتا ہے اوسیکا ثمرہ ہے حتی کہ خدا ترسی اور مخیری جو ہند مین انگریزی قانون محتاجون کا کام دیتی ہے نیز مذہب بودھ کی تعلیم کے نتائج سے ہے ۔

چھٹا باب

یونانیون کا ہند مین آنا سن ۳۲۷ لغایت ۱۶۱ قبل مسیح

جنکی تاریخ کے ماخذ بیرونی

ہند کی قدیمی تاریخ یونانیون کی یورش سے شروع ہوتی ہے

قبل سن عیسوی سے کے واقع ہوئی شروع ہوتی ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ زمانہ
سلف میں ہند اور بحر مڈیٹرینین کے بندرگاہوں میں کسی وساطت سے
تجارت ہوتی تھی چنانچہ چین اور ہند کے دیگر تجارتی اشیا کے سنسکرت
نام سے ہومر واقف تھا اور ہند کے پیداوار کی جسکا ذکر توریت میں آیا ہی
ایک بڑی فہرست بنائی گئی ہی پہلا یونانی مورخ جسنے ہند کا صاف
صاف بیان کیا ہی ہیکاطیوث ملطوث کا باشندہ تھا اور اسکا
زمانہ قبل سن عیسوی ۵۴۹ سے ۴۸۶ تک ہوا ہی اور مورخ ہیرودوطوث
کی واقفیت قبل سن عیسوی ۴۵۰ میں صرف دریاے سندھ تک
تھی اور حکیم طیسیاس جسکا زمانہ حضرت عیسی سے ۴۰۱ برس قبل ہوا اور
جو ملک فارس میں رہا تھا ہند کی صرف پیداوار اور نگون اور کیڑون اور
بندرون اور طوطون کی خبر دیتا ہی مگر مورخ اور اہل علم جو سکندر اعظم شاہ
مقدونیہ کے ساتھ سن عیسوی سے ۳۲۷ برس قبل آئے انھون نے
البتہ ملک ہند کے اوس حصہ کی کیفیت سے جو دریاے سندھ
کے مشرق کو ہی اہل یورپ کو اول آگاہ کیا۔

سکندر اعظم کی مہم

سکندر اعظم ۳۲۷ برس قبل سن عیسوی شروع سال میں ہند میں داخل ہوا
اور شہر اٹک کے اوپر دریاے سندھ کو عبور کرکے بلا مزاحمت جہلم

کی جانب ٹاکسیلیز کی عملداری مین ہوکر آگے بڑھا اوسوقت ملک پنجاب
چھوٹی چھوٹی ریاستون مین جو ایک دوسرے سے بدظن ہو رہین تھین منقسم تھا
اور بہت سی ریاستین پنجاب پر حملہ آور کے روکنے کے اوس سے متفق ہو جانے
پر مائل تھین اُن راجاؤن مین سے ایک نے جسکا نام پورس تھا دریاے
جہلم پر سکندر کا مقابلہ کیا۔ پورس کے پاس اتنی ہی فوج ہوگی جتنی
اس صدی مین رنجیت سنگھ والی پنجاب پاس تھی مگر پورس بجاے
توپون کے لڑائی کے رتھ میدان جنگ مین لایا فلوطارک مورخ نے
خود سکندر کے خطوط سے اس لڑائی کا بیان توضیح کے ساتھ کیا ہے۔
سکندر نے جہلم کے ایک موڑ پر جلیان والا کے میدان جنگ
سے چودہ میل مغرب کو اپنی فوج آراستہ کی اور ایک رات کو جب اندھیاو
چل رہا تھا موقع پاکر دریا پار ہوا پورس کے لڑائی کے رتھ ہڑبڑی مین
دریا کے کنارے پر دلدل مین پھنس گئے اور جب لڑائی شروع ہوئی
خود راجہ کے ہاتھیون نے یونانیون کا مقابلہ کرنے سے روگردانی کی
اور پھر کر اپنی ہی فوج کو پامال کیا۔ ابتداے جنگ مین پورس کا بیٹا مارا گیا
اور وہ خود زخمی ہوکر بھاگا مگر اطاعت قبول کرنے پر سکندر نے اوسکی
سلطنت واپس دی اور اوسکو اپنے دوستون مین شامل کیا فتح پانے کے
مقام پر اوسنے دو شہرون کی بنا ڈالی ایک جہلم کے مغربی کنارہ پر قریب
اوس جگہ کے جہان اب جلال پور کا شہر واقع ہے آباد کیا اور اوسکا نام

اپنے عزیز گھوڑے کے نام پر جو جنگ مین مارا گیا تھا بکیفلا رکھا
اور دوسرا شہر نکیا مشرقی کنارہ پر جسکو آج کل مونگ
کہتے ہین بسایا —

سکندر ملک پنجاب مین

پورس چھوٹے کی عملداری مین ہو کر سکندر زاہر لسر کی طرف
جنوب مشرق کو بڑھا اور پھر مغرب کی طرف پیچھے کو ہٹا اور کٹائی
کی قوم کو سنگالہ پر زک دیکر دریاے بیاس پر پہنچا اس مقام
پر جو سپاہ اون کے میدان جنگ سے دور نہین ہے اوسکی کل فوج
خیمہ زن ہوئی سکندر کا مصمم ارادہ تھا کہ گنگا کی طرف
آگے بڑھے مگر اوسکی فوج پنجاب کی گرمی اور طوفانون
سے جو موسم بدلنے پر شروع ہوئے خستہ خاطر اور ہمت ہاری
ہوئی تھی علاوہ اسکے عقب مین دیسی قومون نے سرکشی کرنا
شروع کی لہذا فتحیاب عالم قبل اسکے کہ ہند کا سرحدی صوبہ
بھی طے کرے لوٹنے پر مجبور ہوا دریاے ستلج اور مشرقی
اضلاع پنجاب اور جمنا کی عظیم الشان دھار ہونے کے
اور دریاے گنگ کے درمیان حائل تھین ایسے وقت
مین اگر شکست بھی اوسکی فوج کی شکست کا باعث ہوئی اگر

جہلم کی لڑائی میں اوسکو زک ملتی تو غالبا ایک یونانی بھی کبھی افغانستان کے درون تک نہ پہنچتا آخرش اپنی فوج کی واویلا سے مجبور ہوکر وہ جہلم کو واپس گیا وہان اوسنے آٹھ ہزار فوج تری کی آٹھ کشتیون پر روانہ کی اور باقی ماندہ نے دو دستون میں خشکی کی راہ کنارے کنارے کوچ کیا

سکندر سندھ مین

اس ملک کے باشندے برسر مخالفت تھے اور یونانیون کے قبضہ مین صرف اوسقدر زمین تھی جسپر وہ خیمہ زن تھے ملتان پر جو اوس زمانے مین بھی جنوبی حصہ پنجاب کا دار الخلافت تھا سکندر کو مالی کی قوم سے سخت جنگ کرنا پڑی اور شہر کے لینے مین وہ خود سخت زخمی ہوا اور اوسکی سپاہ نے برہم ہوکر شہر کے کل باشندون کو تہ تیغ کیا جب وہ اوس مقام پر پہنچا جہان پنجاب کے پانچون دریا ملتے ہین وہان اوسنے عرصہ تک قیام کیا اور شہر اسکندریہ کی جو فی زمانا اوچہ کہلاتا ہے بنا ڈالی اور گرد و نواح کی ریاستون نے اوسکی اطاعت قبول کی یہان سکندر نے ایک فوج کسی قلعہ مین ایک صوبہ دار کے زیر حکم

معین کی اور اوسنے ایسا تسلط بٹھایا کہ اوسکا اثر زیادہ دراز تک قائم
رہا۔ سکندر نے ایک بیڑا جو بڑے دریاؤن کے سفر کے مناسب
تھا تیار کروایا اور ملک سندھ مین ہوکر تری کی راہ جنوب کی سمت
دریاے انڈس کے دہانے تک جہان وہ بحر عرب مین
ملتا ہے گیا۔ ڈلٹا کی چوٹی پر اوسنے شہر پٹالا کو از سر نو تعمیر کیا جو آج کے
دن تک حیدرآباد کے نام سے سندھ کا دار الخلافت موجود ہے
دریا کے دہانے پر سکندر نے اول مرتبہ جوار بھاٹے کی کیفیت ملاحظہ کی۔ ایک حصہ
فوج کا اوسنے نیارکس کے ماتحت جہازون پر خلیج فارس کے کنارے کنارے
روانہ کیا اور باقی فوج کو بلوچستان اور فارس ہوکر خود سوسا کو لیگیا مگر
اثناے راہ مین پانی اور خوراک کی قلت سے سخت نقصان اور تکلیف اوٹھائی
اور سن عیسوی سے ۳۲۵ سال پیشتر اپنی منزل مقصود کو پہونچا۔

سکندر کی مہم کے نتائج

اگرچہ سکندر نے ممالک پنجاب اور سندھ مین دو سال تک اپنے لشکر کے
ساتھ قیام کیا تاہم اپنی ماتحتی مین اوسنے کوئی صوبہ فتح نہین کیا بلکہ اوس ملک کی
ریاستون سے عہد وپیمان کیے اور شہرونکی بنا ڈالی اور قلعون مین فوج قائم کی
اون سردارونکو جو اوسکے مددگار اور جان نثار تھے اوسنے بہت کچھ ملک بخش دیا
یہانتک کہ ہر چھوٹے رئیس کے دربار مین یونانیون کے خیر خواہونکا ایک فریق موجود تھا

مغرب مین افغانستان کی حد سے لیکر مشرق مین دریاے بیاس
تک اور جنوب مین سندھ کی ڈلٹا تک سپاہ کا جا بجا متعین کرنا اسبات
کی شہادت دیتا ہے کہ سکندر کی نیت ہند کو واپس آنے کی تھی
اوسکی فوج کا بڑا حصہ بلخ مین رہا اور جبکہ سکندر کی وفات سے بعد
۳۲۳ سال قبل مسیح عیسوی سے پہلے سلطنت تقسیم ہوئی تو بلخ اور ہند کا
ملک سلیوکس نکاٹار کے حصہ مین آیا جسنے شام کی بادشاہت قائم کی

چندرگپت

اس عرصہ مین ہند مین ایک جدید حکومت کا ظہور ہوا جسوقت سکندر
پنجاب مین تھا بہت سے ہندی سردار اوسکے دربار مین
مختلف اغراض سے حاضر رہتے تھے کوئی ریاست کا خواہان تھا
اور کسیکو اپنے رقیب کی سرکوبی منظور تھی انمین سے ایک شخص
چندرگپت نام نے جو گنگا کی وادی سے خستہ خوار آیا تھا
سفارش کیا اوسنے سکندر مانند یونانیون کو جو بیاس کے کنارے
خیمہ زن تھے جنوب و مشرق کے زرخیز صوبون کی تسخیر کے لیے
آمادہ کرنا چاہا مگر چونکہ سکندر خود کسی وجہ سے اوس سے ناخوش ہوا
لہذا چندرگپت لشکر سے جان لیکر بھاگا اور یہ واقعہ سن
عیسوی سے ۳۲۶ سال پیشتر کا ہے اسکے بعد چند سال تک

ابتری رہی اوسمین چندرگپت نے رہزنون اور لٹیرون کے
گروہون کی مدد سے مگدہ یا بہار کے شاہی خاندان نند کو برباد
کرکے ایک سلطنت حضرت عیسیٰ سے ۳۲۱ برس پیشتر قائم کی۔
اوسنے اوسکے پایۂ تخت پاٹلی پتر جسکو اب پٹنہ کہتے ہین قبضہ کیا اور
اپنی حکومت کل گنگا کی وادی مین قایم کی اور شمال اور مغرب کی خواہ
یونانی خواہ دیسی ریاستون کو اپنی فرمانروائی قبول کرنیپر مجبور
کیا سکندر کی وفات کے بعد جبکہ اوسکا سپہ سالار سلوکس
گیارہ سال تک شام کی سلطنت حاصل کرنیمین مشغول رہا
چندرگپت اوسی زمانہ مین شمالی ہند مین ایک بادشاہت قائم
کرنے مین مصروف تھا سلوکس نے ملک شام مین قبل سن
عیسوی ۳۱۲ سال پہلے ۲۸۰ تک اور چندرگپت نے گنگا
کی وادی مین قبل سن عیسوی ۳۱۶ سے ۲۹۲ تک سلطنت کی اور
سن عیسوی سے ۳۱۲ سال پیشتر ان دونون فرمانروائون کی فوجین
جنگ پر مشتعل ہوگئین لہذا اس امر کا تصفیہ کرنا لازم ہوا کہ آپس مین صلح ہوگی
یا جنگ ہوگی۔ انجام کار سلوکس نے جسقدر ملک مقبوضہ یونانیون
پاس کابل کی وادی اور ملک پنجاب مین تھا چندرگپت کے ہاتھ
فروخت کیا اور اپنی بیٹی بھی اوس سے بیاہ دی اور ایک یونانی سفیر
چندرگپت کے دربار مین قبل سن عیسوی ۳۰۲ سال سے ۲۹۸ تک مشتغل رہا

بیان ہند کا جیسا کچھ کہ مگاس تھنیز نے کیا ہے

وہ سفیر جسکا ذکر ہوا مشہور و معروف مگاس تھنیز تھا جسنے ہند
کے حالات ایسی شرح و بسط کے ساتھہ لکھے ہین کہ دو ہزار سال کے
عرصہ تک یعنی تین سو برس حضرت عیسی کے قبل سے سنہ ۱۸۰۰ء تک
اوس سے بہتر بیان ہند کا اہل یورپ کو دستیاب نہوا اوسکا بیان
ہے کہ اہل ہنود چار فرقون مین نہین بلکہ سات مین منقسم تھے یعنی حکما
اور کسان اور چوپان اور اہل حرفہ اور سپاہی اور ناظر اور بادشاہی مشیر علماسے
غرض برہمنون سے معلوم ہوتی ہے کیونکہ اونکی زندگی کے مدارج کا
ذکر آیا ہے مگر مگاس تھنیز برہمن اور سرامن مین تمیز کرتا ہے
جسپر بعض فاضلون کی یہہ رائے ہے کہ بودھون کے سرامن
یا عابدون کا اشوک کے جلسہ سے پچاس برس پیشتر ایک فرقہ
متعارف تھا اور ملحوظ ہے کہ سرامن مین طالب العلمی اور
گوشہ نشینی یعنی پہلے اور تیسرے مدارج کے برہمن بھی شامل
تھے مگاس تھنیز نے جو چوتھا فرقہ ناظرون کا بیان کیا ہے وہ
غالبًا بودھون کے محتسب ہین جو عوام کے چال چلن کے نگران
حال رہتے تھے اونکے واسطے مورخ آرین نے وہی یونانی لفظ
استعمال کیا ہے جسکا ترجمہ فی زماننا بشپ کیا جاتا ہے۔

اہل ہند کی طرز معاشرت حضرت عیسیٰ سے ۳۰۰ سال پیشتر

یونانی سفیر بیان کرتا ہے کہ ہند مین غلامی کا نام تک نہ تھا اور مردون کی
شجاعت اور عورتون کی عصمت کی تعریف کرتا اور کہتا ہے کہ ہندی دلیری
مین ایشیا کی جملہ قومون سے گوے سبقت لیگئے تھے اور ایسے
دیانتدار تھے کہ اونکو دروازون مین قفل لگانے کی ضرورت نہین
پڑتی تھی علاوہ برین راست گفتاری انکی ضرب المثل تھی اور چونکہ وہ پرہیزگار
اور محنتی اور کاشتکاری اور دستکاری مین مشاق تھے لہذا عدالت مین رجوع
کرنے کی ضرورت کم پڑتی تھی اور اپنے سردارون کے زیر حکومت امن و
امان کے ساتھ خوش گذران کرتے تھے شاہی انتظام قریب ویسا ہی
بیان کیا گیا ہے جیسا منو کے مجموعہ قانون مین آیا ہے میگاستھنیز
کہتا ہے کہ ہند کا ملک ایک سو اٹھارہ ریاستون مین منقسم تھا بعض انمین
سے مثل ریاست پراسی کے چندر گپت کی عہد حکومت مین اوسی طرح
شاہانہ تھین یونانی مورخ نے گاؤن کا انتظام تفصیل وار بیان کیا ہے
جس سے دریافت ہوتا ہے کہ ہر قریہ یا ضلع مثل ایک خودمختار جمہوری ریاست کے
تھا میگاستھنیز کا بیان ہے کہ کسان یعنی پیشہ جنگ اور دیگر سرکاری خدمت
سے آزاد تھے اور اوسنے ہند کے حیوانات اور نباتات اور جمادات اور
رنگ و عود اور دیگر پیداوار کی تفصیل کی ہے کاشتکاری متعلق فصلی بارش بہ

موقوف تھی اور آنے والے موسم کی کیفیت بطور پیشین گوئی کے بیان کرنا برہمنوں کی خاص خدمت مین داخل تھا تاکہ خشک سالی کا وقت اپر انتظام کیا جاوے یہانتک کہ اگر کوئی برہمن نجومی غلط پیشین گوئی کرتا تو پھر عمر بھر اس معاملہ مین زبان نہ کھولتا۔

یونانی پوشیش جو بعد کو ہوئین

سکندر اعظم کے بعد یونانیون کو ہند مین بڑی فتح نصیب ہوئی اور انٹیوکس نے جو سلوکس کا پوتا تھا بودھون کے مشہور بادشاہ اشوک سے جو چندر گپت کا پوتا تھا سن عیسوی کے دو سو چھپن برس قبل عہد و پیمان کیا۔ ہمالیہ کے شمال و مغرب کو یونانیون نے ایک قوی سلطنت باختر یعنی بلخ مین قائم کی تھی اور سو برس تک باختر کے یونانی بادشاہ پنجاب پر فتح کشی کیا کیے اور سن عیسوی کے قبل ۱۸۱ برس سے ۱۵۰ تک بعض انمین سے مشرق کو متھرا اور نیز اودھ تک اور جنوب کو سندھ اور کچھ تک پہنچے مگر اونھون نے کوئی بادشاہت قائم نہین کی اور سوا علم ہیئت اور عمدہ فن سنگ تراشی کے یونانی ہند مین کوئی اور نشان اپنی آمد کا نہین چھوڑ گئے بعض مورتین جو بودھون نے حضرت عیسیٰ سے ڈھائی سو برس قبل تراشین انمین یونانیون کے عمدہ نقشہ کی شباہت پائی جاتی ہے اور وہی ڈھنگ ہندوون کے قدیم مندر ون

کی مورتیون مین موجود ہی مگر رفتہ رفتہ یونانیون کا یہہ بھی اثر جاتا رہا بہرحال
جو مورتین یونانی طرز پر بنائی گئین اونکے نمونے اس ملک کے عجائب
خانون مین ہنوز پائے جاتے ہین —

ساتوان باب

ستھیا والونکے حملے سن ابتدا ایکسو برس قبل سن عیسوی لغایت سنہ ۵۰۰ ع

ستھیا والون کی موجودگی وسط ایشیا مین

یونانی یا باختر کے رہنے والون نے سن عیسوی سے ایک صدی
پیشتر ہند پر حملے کرنے موقوف کئے مگر شمال کی طرف سے نئے حملہ آور
ہند مین آنا شروع ہوئے یہہ لوگ وسط ایشیا سے آئے اور چونکہ اونکا
کوئی خاص نام نہین ہی لہذا اونکو ستھین کہتے ہین اونکے مختلف
فرقے تھے اور اونکی وجہ سے ہند اور چین کی تاریخ مین ایک طرح کا
تعلق ہی جسطرح کہ آریا کی نسل نے جو وسط ایشیا کے مغرب کو رہتی تھی
سن عیسوی سے شاید تین ہزار برس قبل اپنی شاخین یورپ اور ہند
کی جانب پھیلائین اسیطرح ستھیا والون نے جو قدیم آریا کی مقام سکونت کے
مشرق کو رہتے تھے ہند اور چین مین گروہ کے گروہ آنا شروع کیا اور
یہہ حملے عرصہ دراز تک جاری رہے — بعض کا قول ہی کہ بدھ بھی ستھین تھا

مگر یہ حملے حضرت عیسیٰ کی پیدایش کے ایک صدی پیشتر زیادہ زور و شور
سے ہوئے بہرحال ان حملون کو اون یورشون کی ابتدا سمجھنا چاہیے جو
ایسے سردارون کی سرکردگی مین جیسے چنگیز خان اور تیمور تھے وقوع مین
آئے اور جسکے باعث شمالی ہند ایک ہزار سال کے عرصے کے بعد ویران ہوگیا اور
استحکام سلطنت مغلیہ قائم ہوئی —

سیتھین بادشاہتین جو ہند کے شمال مین قائم ہوئین

کہتے ہین کہ یہ نام ایک تاتاری ستھین کے فرقے نے سن عیسوی کے
۱۲۶ برس پہلے یونانی خاندان کو باختر کی سلطنت سے جو ہمالیہ کے
شمال و مغرب کو واقع تھی بیدخل کرکے نکالدیا اوسکے چند روز بعد ستھین
پہاڑون کے درون مین ہوکر بکثرت آنا شروع ہوئے اور اون آبادیون
کو جو باختر کے یونانیون نے قائم کی تھین فتح کرلیا سن عیسوی کی ابتدا
مین اونہون نے شمالی ہند اور اسکے آس پاس کے ملکون مین ایک بڑی
سلطنت قائم کی ستھین کا نہایت مشہور بادشاہ کنشک تھا جسنے
سنہ ۴۰ع مین بودھون کا چوتھا جلسہ منعقد کیا تھا اگرچہ اوسکا پایۂ تخت
کشمیر تھا مگر اوسکی قلمرو جنوب مین آگرہ اور سندھ سے لیکر ہمالیہ
کے شمال کو یارقند اور کوہ قند تک تھی اور ایسا بھی دریافت ہوتا ہے کہ اسنے
بجا سیاسی تمام چین تک حملے کیے - چھ سو برس بعد سنہ ۵۴۴ع مین پنجاب

مین چنپاپتی نام ایک مقام کی نسبت کہا گیا تھا کہ شاہ کنشک نے
وہان ملک چین کے یرغمالون کو رکھا تھا۔ ملک بنگالہ مین شاہ اشوک کے
جانشینون کی عہد حکومت مین سیتھین کی شمالی بادشاہون اور بودھون کی سلطنت
مین ربط و ضبط شروع ہوا اور انجام کار سیتھیا والون نے بدھ کا مذہب تھوڑے
تغیر تبدل کے ساتھ اختیار کیا اسکا نتیجہ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین یہ ہوا
کہ جنوبی ہند کے ملکون نے بودھ مذہب کو اوس صورت مین جیسا کہ اشوک
کے جلسے نے حضرت عیسی سے ۲۴۲ برس قبل تجویز کیا تھا قبول کیا اور
برعکس اسکے سیتھین کی قومون نے ہند کے شمال مین وسط ایشیا
سے جاپان تک دین کو اوس حیثیت مین قبول کیا جیسا کہ سنہ ۴۰ع
مین کنشک کے جلسہ سے قرار پایا تھا۔

سیتھین کی نسلین ہنوز ہند مین موجود ہین

اگرچہ ہند مین سیتھین کی بہت سی آبادیان تھین مگر کنشک اس قوم کا
نہایت مشہور و معروف بادشاہ تھا صحیح تو یہ ہے کہ سیتھین اس کثرت سے
ہند مین آئے تھے کہ آج کے دن تک سرحدی صوبون کی آبادی بیشتر
اس نسل کے لوگ کثرت سے پائے جاتے ہین مثلاً دو سیتھین فرقے
جنکو گلچی اور ہالی کہتے ہین وسط ایشیا مین ایک دوسرے کے قریب
آباد تھے اور غالباً ساتھ ہی ساتھ ہند کو آئے ہونگے بعض فاضلون کی

راے ہی کہ جاٹ کی قوم جو پنجاب کی آبادی کے قریب نصف کے ہی
قدیم قوم گیتی کی اولاد سے ہی اور اسیطرح دہی کی بڑی قوم دہائی کی
نسل سے ہی دیگر فاضل اسباب کو پایۂ ثبوت کو پہنچایا چاہتے ہین کہ
بعض راجپوت کے فرقے بھی ستھین کی نسل سے ہین۔ ایسا ہو یا نہو مگر
یہہ بات تو صاف ظاہر ہی کہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے ایک صدی قبل
سے سن عیسوی کی پانچوین صدی تک ستھین ہند پر حملے کرتے رہے

راجہ بکرماجیت سن عیسوی سے ۵۷ برس قبل

اس عرصہ دراز مین جسکا ذکر مسطور ہوا چند ہندی راجون نے ستھین کو
ملک سے نکال لینے کے قصد مین بڑی شہرت اور ناموری حاصل کی انمین
بکرماجیت اُجین کا راجہ جو ملک مالوہ مین واقع ہی بہت مشہور
و معروف ہی اور اسی کی فتوحات کی یادگار مین ہند مین تاریخ شمار
کرنے کا طریقہ قائم ہوا جسکو سمت کہتے ہین اور سن عیسوی
سے ۵۷ سال قبل شروع ہوتا ہی اوسکا بانی بکرماجیت
سکاری یعنی بکرماجیت ستھین کا دشمن کہلاتا ہی یہہ راجہ علم
و فضل اور نیز بہادری مین یکتا تھا اور اپنے زمانے کے
حکما و شعرا کو اپنے دربار مین جمع کیا تھا انمین جو چند ممتاز
تھے وہ بکرماجیت کی سبھا کے نورتن کہلاتے تھے یہہ لوگ

ایسے مشہور و معروف ہوگئے کہ بعد کے زمانے مین بہت سی
سنسکرت نظم اور ناٹک اور حکمت اور دیگر علوم کی تصنیفات انسے منسوب
کی گئین مگر ان کتابون کے مضمون اور طرز سے ثابت ہی کہ وہ مختلف
زمانون مین تصنیف ہوئی ہونگی چنانچہ شکنتلا کے عمدہ ناٹک
کی تصنیف جو شاید سن عیسوی کے شروع مین ہوئی بکرماجیت کی
سبھا کے نو رتنون مین سے ایک کیطرف منسوب کیجاتی ہی علاوہ اسکے
ایک بڑی سنسکرت لغت کی کتاب جو غالباً نو یا دس صدی بعد تالیف
ہوئی ہوگی دوسرے کے نام سے مشہور ہی سچ تو یہہ ہی کہ بکرماجیت
لقب ہی اور اوسکے معنی مشہور مثل آفتاب کے ہین اور تاریخ مین بہت سے
راجون کا اکثر یہہ لقب پایا جاتا ہی۔ وہ بکرماجیت جسکا زمانہ حضرت
عیسیٰ سے ایک صدی پیشتر ہوا سبھون سے زیادہ نامور تھا کیونکہ
اوسنے نہ صرف سیتھین کے حملون سے اپنے ملک کی حفاظت کی
بلکہ علم کا حامی اور عادل اور نیک بھی تھا۔

شاہ شالباہن ۷۸ء

سو برس کے بعد ایک اور شجاع بادشاہ شالباہن نام ہند
مین سیتھین کی مخالفت پر آمادہ ہوا اور ۷۸ء مین ایک نیا سمت
اوسکے نام سے جاری ہوا اوسکو شالباہن سمت کہتے ہین۔ یہہ دین

یعنی سمت جو سن عیسوی سے ستاون سال قبل شروع ہوتا ہی اور شاکہ
جو ۷۸ء سے شروع ہوتا ہی ہنوز دو متعارف طریقے ہین جنکے بموجب
ہند مین واقعات کی تاریخ شمار کیجاتی ہے۔

ستھین کے پچھلے زمانہ کی کیفیت

ہند کے تین بڑے شاہی خاندان جنکا ذکر ذیل مین ہوا ہی یا بعد کی
پانچ صدیون تک ستھین سے لڑتے رہے۔ سماہ خاندان کے بادشاہون
نے بمبئی کے شمال و مغرب مین سن ۰ سے سن ۵۳۲ عیسوی
تک سلطنت کی اور گپت خاندان کے بادشاہون نے اودھ اور
شمالی ہند مین ابتدائے سن ۳۱۹ لغایت سن ۴۷۰ء سلطنت کی اور
اور بعد ازان ستھین کے نووارد گروہون سے مغلوب ہوگئے اور ولبی
خاندان کے بادشاہ کچھ اور مالوہ اور بمبئی کے شمال و مغربی اضلاع مین
عیسوی ۵۰۰ سے ۷۷۰ کے بعد تک سلطنت کرتے رہے اور یہ بھی دریافت
ہوتا ہی کہ یونانی تاجرون کو بحر قلزم مین ۵۳۵ء مین خبر ملی تھی کہ شمالی ہند
مین ستھین کی ایک زور آور قوم موجود ہی اور چینی سیاح ہیون شانگ نے
ولبی خاندان کے دربار اور قوم کا مفصل حال بیان کیا ہی (سن
عیسوی ۶۳۰ - ۶۴۰ تک) اونکے عہد مین بودھ کا مذہب راج دھرم تھا
لیکن بدعتیون یعنی برہمنون کی کثرت تھی اور بودھ مت کے لوگ

خود بھی ستھین خاندانیون سے شمالی فرقے اور اشوک کے جنوبی یا ہندی فرقے مین منقسم ہوے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سن عیسوی کی آٹھوین صدی مین اول اول جو عربستان کے لوگون نے سندھ پر حملہ کیا اونھین نے ولبیون کی سلطنت بھی پائمال کی۔

آٹھوان باب

ہندو مذہب کی ترقی کا بیان ابتدا سن عیسوی سے لغایت سنہ ۱۵۲۰

اہل ہند کے تین ماخذ کا بیان

بیان گذشتہ سے اون تین نسلون کا حال جنکی اولاد مین اہل ہند شامل ہین مجملاً دریافت ہوا اور انکی تفصیل اسطرح پر ہے اوّل غیر آریا یعنی ملک کے قدیمی یا اصلی باشندے دوم قوم آریا جو وسط ایشیا سے تاریخی زمانہ کے قبل ہند مین داخل ہوئی سوم ستھین یا تاتاری قومین جنکا ہند مین ایسے وقت مین جبکہ تاریخی واقعات قلمبند ہوتے تھے آنا شروع ہوئین اور حضرت عیسیٰ کی پیدایش سے ایک صدی قبل سے پانچ صدیون بعد تک اونکے گروہ جوق جوق ہند مین آتے رہے اور ان تینون قومون کی زبان اور مذہب اور رسوم ایک دوسرے سے مختلف تھے۔

آریا اور غیر آریا

غیر آریا شکار پر بسر کرنے والی قومین تھین بعض انمین سے بیاہ کے
معاملہ مین قدیم دستور برتتے تھے جسکے بموجب ایک عورت کئی بھائیون
کی زوجہ ہوتی تھی اور مرد کی ملکیت اوسکی اولاد کو نہین بلکہ اوسکی بہن کی
اولاد کو پہنچتی تھی اونکے مذہب کا طریقہ یہہ تھا کہ وہ بھوت پلید کی پرستش
کرتے تھے اور خونی چڑھاوان اور انسان کی قربانی کے ذریعے سے
اون بدروحون کے غضب کو جنکو وہ دیوتا گنتے تھے دفع کرنے کی
کوشش کرتے تھے۔ برعکس اسکے آریا نے شکاریون کا وحشیانہ
طریقہ چھوڑ کر کاشتکاری اختیار کی تھی اور ان لوگون مین عورت ایک ہی
شوہر کرتی تھی اور اونکے خانگی دستور اور آئین وراثت قریب قریب
ویسے ہی تھے جیسے آج کے دن تک ہند مین مروج ہین۔ اور وہ
مہربان اور مسرور دیوتاؤن کی پرستش کرتے تھے۔

سیتھین

تیسری نسل یعنی سیتھین کو آریون اور غیر آریون کے مابین تصور کرنا چاہیے
ممکن ہے کہ وہ سیتھین جو ابتدا مین تاریخی زمانہ کے قبل آئے شمال مغرب
آریون کے وحشی ہون اور جن لوگون کو ہم اصلی باشندے کہتے ہین
غالباً اونمین مین سے ہون مگر سیتھین جو سن عیسوی کے ۱۲۶ برس

پیشتر سے سنہ [illegible] تک بکثرت ہند مین داخل ہوکے نہ تو مثل ہندی
غیر آریون کے شکار پر بسر کرتے تھے اور نہ مثل آریون کے کاشتکار
تھے بلکہ وہ چوپان تھے جو وسط ایشیا کے میدانون مین اپنی مویشی
لیے پھرتے تھے اور سوائے جنگ وجدل کے کسی اور فن سے ماہر تھے۔

آریون کا شایستگی پھیلانا

آریون کو ہند مین شایستگی پھیلانے کا ایک قوی ذریعہ تصور
کرنا چاہیئے اونکے ایک فرقے نے جسکو ویش کہتے ہین زمین
کی کاشت اختیار کی دوسرے فرقے یعنی چھتری نے وحشی غیر
آریون کو زیر کیا اور تیسرے فرقے یعنی برہمنون نے ایک دین اور
علم ادب وضع کیا۔ برہمنون کے مذہب مین تو ذلیل فرقے کسی شمار
مین نہ تھے مگر سن عیسوی سے ۵۰۰ برس قبل دین برہمنی کی بنا پر بدھ
مذہب جسکے خیالات زیادہ وسیع تھے قائم ہوا اس نئے مذہب کے
ذریعہ سے غیر آریا فرقون پر آریا فرقون کا بہت کچھ اثر پڑا اور سیتھین کے
گروہون نے جو آخر زمانے مین سن عیسوی کے ۱۲۶ برس قبل سے
سنہ [illegible] تک ہند مین آیا کئے اوس مذہب کو قبول کیا۔ پس بودھ مذہب
کو ہند کی قومون کے متفق کرنے کا پہلا اور قوی ذریعہ تصور کرنا چاہیئے
اوسکے وسیلے سے غیر آریا اور آریا اور سیتھین فرقے متفق ہوکر ایک ایسی قوم

بن گئی جو باعتبار عقیدے کے متحد اور باعتبار رسوم کے مشابہ تھے مگر دین
بیشتر اسکے کہ اپنا کام پورا کرے ہند سے خارج کر دیا گیا۔

برہمن

مختلف فرقون کے متفق کرنے کا کام بہرحال برہمنون نے جاری
رکھا ہے قدیم قوم بودھون کے فروغ کے زمانے مین بھی مصروف تھی مگر
اوسکے زوال پر تو اوسکی طاقت حد سے تجاوز کر گئی چینی سیاح جو ہند مین
سنہ ۶۴۰ع مین آیا بیان کرتا ہے کہ برہمن جنکو وہ بدعتی کہتا ہے کسطرح پر اپنی طاقت
پھر قائم کرتے جاتے تھے۔ اوس وقت مین بھی بودھون کے خانقاہون کا
بمقابلہ برہمنون کے مندرون کے قائم رہنا دشوار ہو گیا تھا چنانچہ دو صدیون
کے عرصہ مین برہمن بتدریج غالب آئے مگر آپس کی مخالفت کے باعث
بہت سے برہمن ہادی پیدا ہوئے انمین سے بعض کی زندگی کے
حالات عجیب قریب قریب بدھ کے برابر ہین اول انمین سے ایک
مقدس برہمن بہار کا رہنے والا کمارلا نام تھا جسنے سن عیسوی کی آٹھوین
صدی مین وید کے قدیم مسئلہ کا وعظ کہنا شروع کیا کہ ایک شخصی خدا ہے جسنے
سب کو پیدا کیا اور بودھ لوگ شخصی خدا کے قائل نتھے ایک غیر معتبر روایت
ہے کہ کمارلا نے فقط مذہب بودھ کے خلاف وعظ ہی نہین کیا بلکہ ایک دکھن
کے راجہ کو ان لوگون کی ایذا رسانی پر آمادہ کیا اور کہتے ہین کہ اس راجہ نے
اپنے ملازمون کو ہند کے جنوبی سرے سے لیکر برفستان پہاڑون تک

بودھون کے بوڑھے اور بچون کے قتل عام کا حکم دیا اور نیز یہہ کہ جو
قتل کرنے مین دریغ کرے خود مارا جائے مگر اس زمانے مین کوئی
ایسا زبردست فرمانروا نہ تھا جو راس کماری سے کوہ ہمالیہ تک
ظلم اور تعدی کی قدرت رکھتا ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کسی خاص مقام
کے جور و ستم کو جو کسی جنوبی ہند کے راجہ سے ہوا مبالغہ کے ساتھ
بیان کیا ہی۔ بہرحال برہمن دو وجہ سے غالب پڑے ایک تو بودھ مذہب
خود ہی معرض زوال مین تھا دوسرے انھون نے ایک نیا ذریعہ ہند
کی قومون کو متفق کرنے کا تجویز کیا اور یہہ ذریعہ ہنود کا مذہب تھا۔

ہنود کے مذہب کی بنا دو باتون پر ہی

ہنود مذہب پر دو باتون کے لحاظ سے نظر کرنا چاہیئے اول اتحاد
معاشرت کے اعتبار سے اور دوم دینی برادری کے لحاظ سے۔ باعتبار اتحاد
معاشرت کے اوسکی بنا ذات پر ہی اور اس اتحاد کی اصلیت اہل ہند کے
مختلف نسلون مین جن سے وہ پیدا ہوے ہین موجود تھی اور دینی برادری
کے اعتبار سے اوسمین برہمنون کے وید کا مذہب اور بودھون کا ست اور
غیر آریا فرقون کے جاہلانہ رسوم بالاشتراک پائی جاتی ہین پس مذہب
ہنود کو اوسکی دونون حیثیتون مین یعنی اتحاد معاشرت اور دینی برادری
کے اعتبار سے بخوبی سمجھنا ضرور ہی

ذات کی بنا

اتحاد معاشرت کی نظر سے ہندو مذہب مین اہل ہند قدیم طرز پر دو پیچ
یعنی دو جنمی آریون کی تین ذاتون مین از سر نو ترتیب دیے گئے ہین
یعنی برہمن چھتری اور ویش اور ایک جنمون مین غیر آریا شودر اور مخلوط
النسل قومین شامل ہین اور یہی انتظام ہنوز قائم ہی۔ دو جنمے ابتک
جنیو پہنتے ہین اور اگرچہ برہمنون کے برابر نہین تاہم کسیقدر ویدون
کے مقدس نوشتون کے پڑھنے کا استحقاق رکھتے ہین مگر ایک جنمے
جنیو پہننے کے ابتک مجاز نہین اور نہ مقدس کتابین پڑھنے پاتے
تھے جبتک کہ سرکار انگلشیہ نے بلا امتیاز سب قومون کے واسطے
مدرسے نہین قائم کیے۔ اگرچہ ذات کی بنا تو یہی امتیاز ہی تاہم اوسکی تائید
دو اور طرح پر بھی ہوتی ہی یعنی پیشہ اور مقام سکونت کے لحاظ سے
کیونکہ زمانہ سلف مین بھی ہر ذات کے لیے کوئی خاص پیشہ معین
تھا اور اونکی تقسیم خواہ برہمن چھتری ویش اور شودر کر کے
خواہ پوجاری سپاہی کاشتکار اور غلام کر کے دونون طرح
ہو سکتی تھی۔ علاوہ اسکے ہند کے مختلف حصون مین سکونت
کے لحاظ سے بھی اونکی تقسیم ہوئی ہی حتی کہ برہمنون مین بھی دس
علحدہ علحدہ ہین جنکو فرقے کہنا چاہیے انمین سے پانچ کوہ بندھیاچل
کے شمال کو اور پانچ جنوب کو بستے ہین اور دسون مین سے ہر ایک

اپنے تئین اَورون سے علیحدہ جانتا ہی اور اُنکے بھی آپس مین ۱۸۸۶
برہمنی فرقون سے کم نہین ہین اسیطرح پر چھتری اور راجپوتون کے
بھی ہند کے مختلف حصون مین ۵۹۰ جدے جدے فرقے پائے جاتے ہین

ذات کی پیچیدگیان

بظاہر تو اہل ہند کا ذاتون مین تقسیم ہونا ایک سیدھا سادا انتظام
معلوم ہوتا ہی مگر دراصل وہ نہایت پیچیدہ ہی کیونکہ یہہ انقسام تین
مختلف طریقون پر منحصر ہی یعنی قومیت پیشہ اور مقام سکونت پر
اسکے ذاتون کی تعداد اندازہ سے بھی بتلانا دشوار ہی بہرحال
اونکا شمار مین ہزار سے کم نہین ہی جنکے نام جداگانہ ہین اور جو اپنے تئین
اَورون سے علیحدہ سمجھتے ہین یہہ مختلف ذاتین آپسمین شادی بیاہ
نہین کرسکتین اور اکثر انمین سے کھانے پینے مین بھی شریک نہین
ہوسکتین ہین - عام قاعدہ یہہ ہی کہ بڑی ذات کا شخص چھوٹی ذات
والے کا پکایا ہوا کھانا نہین کھا سکتا اور قاعدہ کے بموجب چاہیئے
تو یہہ کہ ہر ذات اپنا خاص پیشہ نچھوڑے - فی الحقیقت ہر زمانے
مین مختلف اہل حرفہ اور پیشہ کو جدی جدی ذاتون مین قایم کرنے
کا میلان پایا جاتا ہی - جو شخص ایک پیشہ چھوڑکر دوسرا اختیار کرتا اور
اور گا سے چھوٹی ذات والون کا اسطرح صاحب مرتبہ ہوجانا ہمیشہ عمل مین

آتا رہتا ہی مثلاً ویش اگلے وقتون مین کاشتکار تھے مگر فی زمانا اکثر صوبون مین اونھون نے اس مشقت کے پیشے کو ترک کیا اور اب ہند کے تاجرون اور مہاجنون مین شمار کیئے جاتے ہین ایک زمانہ تھا کہ اونکے آبا و اجداد آفتاب کی تپش مین جوتتے بوتے اور کاٹتے تھے اور اس عرصہ دراز مین اونکے صاف رنگ اور ذہین صورتون اور جوش اخلاقی مین ضرور فرق آگیا ہوگا۔ اسطرح پر پیشہ کا تبدیل کرنا اب بھی کل ہند مین کسیقدر جاری ہی۔

پیشہ اور ذات مشابہ ہمدگر ہین

ذات برادری کے طریقہ کا اہل ہند کی پیشہ وری پر بہت بڑا اثر پڑا ہی۔ ہر ذات ایک جماعت اہل حرفہ کی ہی ہر پیشہ کے لوگ اپنا کسب اپنے ہی بچون کو سکھاتے ہین اور اپنے پیشہ کی کارروائی کے لیئے قاعدے مقرر کرتے ہین اور پنچایت کے کھانون اور ضیافتون سے آپس مین خوب محبت اور میل جول رہتا ہی۔ اوس زمانہ مین جسکو مڈل ایجز کہتے ہین ہند مین اہل حرفہ کی توجہ سے اشیاے دستکاری مثل پارچہ ململ و ریشم و زربفت و مرصع اسلحہ وغیرہ اسباب کے کمال خوبی اور نفاست کو پہنچی تھین۔ اہل حرفہ کی ایسی جماعتین زمانہ حال مین بھی ہند مین اکثر جگہہ پائی جاتی ہین چنانچہ

احاطہ بمبئی کے شمال و مغرب کے ضلعون مین ہر پیشہ کی برادری
اور ہر برادری کا ایک پنچ ہوتا ہی اس ارتباط سے یہہ نفع پہنچتا ہی کہ
اوس پیشہ کے لوگ آپسمین ہما ہمی اور رقابت نہین کرنے
پاتے اور اگر کوئی معاملہ دوسرے پیشہ والون سے آپڑتا ہی تو
اپنے ہم پیشون کا پاس کرتے ہین چنانچہ احمد آباد کا ذکر ہی کہ
۱۸۶۳ع مین اتفاق سے کچھ لوگ راج قوم کے بیکار ہوگئے
اور چونکہ جو لوگ کام سے لگے تھے وقت معمولی سے زائد کام
کرکے کچھ اوپر سے کما لیتے تھے لہذا جب چند گھرانون نے
شکایت پیش کی تو سب نے پنچایت کرکے یہہ تجویز کی کہ کوئی
شخص معمول سے زیادہ مزدوری نکرنے پاوے کیونکہ اتنا کام نہین
ہی کہ سب کا پورا پڑے اور اوسی شہر کا یہہ بھی واقعہ ہی کہ ۱۸۶۲ع
مین اون لوگون نے جو دیسی کپڑے کا بیوپار کرتے ہین گندی گرون
کی اجرت کم کردی اسپر گندی گرون نے ایکا کرکے کام
کرنے سے انکار کیا اور ڈیڑھ مہینے تک دستکش رہے انجام کار
اونکے تنازع کا اسطور پر تصفیہ ہوا کہ دونون فریقون نے ایک
اقرارنامہ پکے کاغذ پر مزدوری کی شرح مقرر کرکے لکھ دیا احمدآباد
مین یہہ بات بھی جاری ہی کہ جب کسی اونچے پیشہ مین کوئی لڑکا
اول ہی اول کام چھیڑتا ہی تو اوس سے کچھ نذرانہ لیا جاتا ہی اور جب

کسی سے برادری کے خلاف دستور کوئی حرکت ہو جاتی ہے تو
اوسے جرمانہ پڑتا ہے اور یہہ سرمایہ بھائیون کی ضیافت اور
بیکس ہم پیشون اور برادری کے یتیمون کی دستگیری مین صرف
ہوتا ہے شہر سورت مین ایسے سرمایہ جمع کرنے کا عجب پسندیدہ
رواج ہے کہ پیشہ بھر کے دوکاندار ہفتہ مین ایک دن اپنی دوکانین
نہین کھولتے فقط ایک شخص کو اجازت اوس دن دوکان کھولنے
کی ملتی ہے اور یہہ اجازت بقیمت فروخت کیجاتی ہے جو خریدار
سب سے بڑھکر بولی بولتا ہے اوسے ملتی ہے اور یہہ نقدی اہل برادری
کے کھانے والے مین خرچ کیجاتی ہے۔ یہہ لوگ اپنی برادری
والے کی فاقہ کشی گوارہ نہین کرتے پس یہہ آئین گویا برادری
کے حق مین بیمہ اوٹھانے والی کمپنی کا فائدہ دیتا ہے اور یہہ سلسلہ
مین قانون محتاجان کا قائم مقام ہے۔ اور واضح رہے کہ سخت سے
سخت سزا جو ہندو دھرم کو اوسکی اہل برادری دیسکتی ہے یہہ ہے کہ
مجرم ذات باہر کر دیا جاوے۔

اہل ہنود کے عقاید کی مذہبی بنیاد

بہر حال ہندو مذہب آپس کے اتفاق کا محض ایک ذریعہ ہی
نہین جسکی بنا ذات پر ٹھہری ہو بلکہ وہ موجب مذہبی یگانگت کا بھی ہے

جو عبادت کی مطابقت پر موقوف ہی جسطرح پر کہ مختلف نسلون سے نے
جنسے اہل ہند پیدا ہوئے ہین ملکر ذات کی صورت پکڑی ہی اسیطرح
وید کے سیدھے سادے عقیدے اور بدھ کی رحم دلی کی تعلیم
اور غیر آریا فرقون کی سنگدلی رحم رسمون نے خلط ملط ہو کر ہندؤون
کے دیوتاؤن کی صورت مین ظہور کیا ہی جنکی ذات مین رذائل اور
فضائل دونون آمیز پائے جاتے ہین

بودھ مذہب کی تاثیرات

بودھ مذہب کے اثر سے نہ صرف اہل ہنود مین ہمدردی اور محبت
کا جوش پیدا ہوا بلکہ بہت سی عام فائدے کی باتین ہندؤون مین رہ
گئین ہندؤون کی خانقاہین جو فی زماننا اڑیسہ مین موجود ہین بودھون کی
گیارہ سو برس گذشتہ کی خانقاہون سے جو سلاوت نے
قائم کی تھین ہرگز شبہ مین کم نہین ان دونون مین بھی سورت کے
مہاجنون کی جماعت بنیون کا ایک حصہ بیمار جانورون کی دار الشفا
پر صرف کرتی ہی اور اسبات کو اوس تجویز کا بقیہ تصور کرنا چاہیئے جو اشوک
نے سن عیسوی سے ۲۴۴ برس قبل انسان اور حیوان کے معالجہ
کے لیئے کی تھی اور وشنو کے فرقے کے ہندو معاملہ دینی مین
بدھ کے قواعد کو انہیاد مستور العمل جانتے ہین مثلاً بڑا گناہ کے بڑے

پنڈت راجندر لال مترکی جو وشنو کے فرقے سے ہین بہ رائے ہے کہ جگناتھ کی رتھ جاترا ابھی بودھون کے کسی دینی رسم کی یادگار ہے

غیر آریا کے مذہب کی تاثیرات

ہند کے غیر آریا قومون کی بھی بہت سی رسمین ہندون کے مذہب مین داخل ہوئی ہین چنانچہ لکڑی کے دونڑا اور ناتراشیدہ پتھر اور درختون کی پرستش جسپر بنگالہ کے دیہاتیون کا دین موقوف ہے غیر آریائون ہی سے لی گئی ہے ہر قریہ کا دیوتا علحدہ ہے جسکی پرستش خواہ دونڑ خواہ ناتراشیدہ پتھر خواہ سیندور سے لگے ہوئے درخت کی صورت مین کیجاتی ہے کبھی چکنی مٹی کا ڈلا کسی درخت کے نیچے رکھا ہوا دیوتا کا کام دیتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سانپ کی پرستش اہل ہنود کے بعض فرقون مین اور لنگ کی تعظیم جو قوت توالد کی علامت ہے سیتھیا کے فرقون سے جو وسط ایشیا سے تاریخی زمانہ سے پہلے ہند مین آئے حاصل ہوئی ۔

ہندؤن کے سنتون کی کتاب

سن عیسوی ۱۰۰ سے لیکر زمانہ حال تک ہندؤن کے مذہب کے بہت سے آچاریہ یعنی مجتہد پیدا ہوئے ہین اور اون سنتون کے

تذکرے اور کرامات جو ٹڈل ایجز مین گذرے کتاب بھکت مال مین جسکے
لغوی معنی ایمان لانیوالون کے ہار کے ہین مندرج ہین اور اسکو عرصہ
تین سو سال کا گذرا کہ نابھاجی نے تالیف کیا تھا اس کتاب مین
ہندوؤن کے سنتون اور عمدہ روایتون کا بیان ہے اگرچہ سنتون
کے تذکرون مین کرامات کا کثرت سے بیان آیا ہے تاہم ایک
ہی قسم کی کرامتین سب سنتون سے منسوب نہین کی گئی ہین
سنتون مین جو اعلی مرتبہ کے ہین اوتار سمجھے جاتے ہین جنکی پرستش گو کہ
بہت دنون پیشتر کی گئی تھی اور اہل ہنود کے بیان کے موافق بعض
انمین سے کنواریون سے پیدا ہوئے اوتارون نے شیرون کو
مغلوب کیا مُردون کو جلایا جب اونکے ہاتھ پاؤن کاٹ لیے گئے
تو از سرِ نو نکل آئے قید خانے خود بخود اونکے لئے کھل
گئے سمندر نے اونکو آغوش مین لیا اور صحیح و سالم پھر خشکی پر
پہنچا دیا اور برعکس اسکے اونکی توہین کرنے والون کے نیچے
زمین پھٹ گئی اور اونکو نگل گئی الغرض اونکی زندگی کے حالات عجیب و
غریب تھے اور بعضون کی موت بھی بھید سے خالی نہ تھی۔

شنکر اچاریہ سنہ ۹ع

اس زمانہ مین جو ہادی پیدا ہوئے اونمین اول کمال ملک بہا

کا ایک برہمن تھا جسکا ذکر بدھون کی ایذا رسانی کی اوس غیر معتبر روایت
کے متعلق ہوچکا ہی جسکی نسبت کہتے ہین کہ کل ہند مین آٹھوین صدی
مین اوسکے ایما سے ہوئی تھی - لیکن اوسکا زیادہ مشہور چیلا شنکر اچاریہ
تھا جسکے زمانہ سے معتبر تاریخ شروع ہوتی ہی شنکر مالابار مین
پیدا ہوا اور کل ہند مین وعظ کرتا پھرا اور کشمیر تک گیا اور کوہ ہمالیہ
پر ایک مقام کیدار ناتھ نام مین بتیس ۳۲ برس کی عمر مین وفات پائی
ویدانتیون کے فلسفہ کو حال کی صورت مین لانا اور قومی دین
داخل کرنا اوسی کا کام تھا - اور یہ کہنا راستی سے بعید نہوگا کہ
اوسکے زمانے کے بعد جو آٹھوین یا نوین صدی مین گذرا ہر ایک
فرقہ جو ہندوون مین پیدا ہوا اوسکی بنا ایک شخصی خدا کے عقیدے
پر پڑی ہی - شنکر عموماً سبکو تعلیم دیتا تھا خواہ وہ بڑی ذات
کے علما یا رذیل عوام الناس سے ہون - پس ایک قومی دین اور
ایک بھی فرقہ اوسکی عمر بھر کی محنت کا نتیجہ ہی

شیو اور اوسکی استری کی پرستش

شنکر اور اوسکے سجادہ نشین اور پیروون کی کوشش
سے شیو کی پرستش کو اسقدر ترقی ہوئی کہ یہہ مت ہند کے دو
بڑے دینون مین شمار ہوا - شیو کو جو پست و نابود اور پھر موجود

موجود کرنے والا ہی باریک حکیمانہ خیالات کی ایک صورت ظاہری
سمجھنا چاہیئے اور وہ شروع ہی سے برہمنون کا خاص دیوتا گنا
جاتا ہی اسوجہ اوسکے معدوم کرنے کی صفت کو نیا جنم لینے سے تعبیر کرتے
تھے اور شاید یہی اسکے شو کے متعدد نام اوسکی ہولناک صفتون پر
دلالت کرتے ہین کیونکہ وید مین اوسکو رودر یعنی گریہ کنندہ والا کہا ہی اور
اور ہندوون کے زمانہ حال کے دیوتاؤن مین وہ بھیم یعنی مہیب کے
نام سے مشہور ہی اور صفات مذکور وحشی غیر آریون کے دین کے لیئے
جسکی بنا خوف پر ہی نہایت مناسب حال تھین۔ پس اس صورت سے
اپنے جداگانہ حیثیتوں مین شو اعلیٰ اور ادنیٰ سب کا معبود گردانا گیا ہی۔
اس زمانے کے ہندو اوسکو مہادیوجی کہتے ہین اور اوسکی زوجہ
بالتخصیص دیوی کہلاتی ہی اور لنگ یعنی تناسل کی علامت اوسکی
علامت شبیہ ہی اور یہی خیال بیل سے جو اوسکا مقدس جانور ہی متعلق
ہی اوسکے مندرون پر ترسول بجائے کلس کے ہوتا ہی اور چونکہ اوسکی
ذات مین تذکیر اور تانیث دونون شامل ہین لہذا اوسکی مورت مین بھی
وہی علامتین پائی جاتی ہین۔ برہمنون نے شو کی شبیہ اسطرح بنائی
ہی کہ ایک گورا چٹا آدمی بڑے دھیان گیان مین مستغرق بیٹھا ہوا اور
سیراب کرنیوالی گنگا کی علامت سر پر موجود اور بیل بھی جو پیدایش اور
زراعت دونون کی نشانی ہی پاس کھڑا ہوا۔ اوسکے گلے مین کھوپریون کے ہار

اور سانپون کی ہیکل اور شیر کی کھال اور عصا جسکے سر سے پر آدمی کا
سر لگا ہوا ہے اون ہیبتناک صفتون کی جو غیر آریا اوس سے منسوب
کرتے ہین علامتین ہین شو کے پانچ منھ اور چار ہاتھ ہین مثل شو
کے اوسکی زوجہ کے بھی کئی روپ ہین آریا برہمن اوسکو اُما یا پاربتی
کے نام سے ایک حلیم اور اعلی درجہ کی حسین دیوی مانتے ہین درگا
کی شبیہ مین دو صفتین مشترک ہین یعنی ایک سنہرے رنگ کی
عورت مگر چہرہ پر خشمناکی نمایان اور شیر پر سوار - اور غیر آریون کی کالی
کے روپ مین خون آلودہ سر پر سانپ لپٹے ہوئے اور گردن مین کھوپڑیان
لٹکی ہوئین اوسکی شکل مہیب اور سیاہ اور ڈراونی ہوتی ہے -

شو کی پرستش دو طرح پر ہوتی ہے

شو کی پرستش کی رسمین اب بھی صاف صاف اوسکی پرستش
کی دو رنگی پر اشارہ کرتی ہین ذہین اور اعلی نفس لوگ اب بھی شنکر
کی ہدایت کے موجب معبود کی پرستش دھیان لگا کر خاموشی مین
کرتے ہین اور کوئی ظاہری رسم نہین برتتے مگر عموماً برہمن لوگ
لنگ یعنی تذکیر کی علامت پر پھولون کے ہار یا چاول چڑھاتے
ہین مگر نیچ قومین ہزارہا جانین ہولناک کالی پر چڑھا دیتی ہین اور تھوڑے
دن ہوئے کہ قحط اور وبا کے دنون مین لوگ مایوس ہو کر اوسکا رحم

دیوی کا غصہ فرو کرنے کے لیئے انسان کو بھینٹ چڑھاتے تھے۔ سنہ ۱۸۶۶ء کے قحط کا ذکر ہی کہ کالی کے مندر مین جو کلکتہ سے سو میل کے فاصلہ سے زیادہ نہین ہی ایک لڑکا گلا کٹا ہوا ملا جسکی آنکھین پھٹی ہوئی تھین اور زبان اینٹھی ہوئی خون آلودہ باہر نکلی ہوئی تھی۔ کالی کے ایک دوسرے مندر مین کلکتہ کے ریلوے اسٹیشن سے پچیس ۲۵ میل کے فاصلہ پر جنگل مین ایک سر دیوی کی مورت کے سامنے پھولون سے آراستہ رکھا ملا۔ یہہ نظیرین انسانی قربانی کی رسم کا جو غیر آریا قومون مین ہوا کرتی تھین بتاتی ہین۔ ان قربانیون سے اور زمانہ سلف کے پرش میدہ یعنی انسان کی قربانی سے کوئی تعلق نہین ہی خواہ وہ قربانی دراصل عملی ہو یا قدیم آریونکے دین کے کسی انتہائی کی علامت ہو بلکہ بیت جسکا ذکر ہوا غیر آریون کے ہولناک مذہب کا جزو ہی جسکے بموجب بیت بھی اسیقدر بڑی ہونی چاہیے جسقدر کہ مصیبت سخت ہو۔

شو کے پرستارونکے فرقے

شو کے پرستارون کے تیرہ فرقے اس دیوتا کی مرکب صفات کو اچھی طرح ظاہر کرتے ہین۔ سمارت برہمن جو شنکر کے چیلون کی خاص اولاد سے ہین ہنوز کھن مین دنیا کے جھگڑون سے علیحدہ زہادانہ زندگی بسر کرتے ہین۔ دنڈی یعنی سادھون کی ریت کا آگے ہی اندراجیہ

مین بسر ہوتی ہی۔ بعض انمین سے شو کو آریون کی تثلیث کا تیسرا اقنوم مانکر بلا کسی رسم کے پوجتے ہین۔ ایک فرقہ ہی جو اپنے زمرہ مین داخل کرنے کی ابتدائی رسم اسطرح ادا کرتا ہی کہ مرید کے گھٹنے کے اندر سے خون نکالتے ہین اور دیوتا بھیرو کی ہولناک صورت مین چڑھاتے ہین یہہ رسم ظاہرا غیر آریون سے لی گئی ہی۔ جتنے ڈنڈی ہین وہ غیر آریون کی رسم کے بموجب اپنے مُردون کو دفناتے ہین یا کسی پوتر ندی مین بہا دیتے ہین۔ گوپون مین ہر قسم کے تپسّی داخل ہین کیا بے زبان مجذوب جنکو حبس نفس کرتے کرتے اپنے وجود کی بھی خبر نہین رہی اور بموجب اونکے اعتقاد کے شو سے وصل ہو گیا ہی اور کیا وہ مکار جو ہوا پہ بے سہارے بیٹھنے کا دعوی کرتا ہی اور کیا شعبدہ باز جو بکرا لئے تماشا دکھاتا پھرتا ہی۔ غرض کہ شو کے پرستارون مین اعلی فرقون سے لیکر جو ریاضت کرنے اور دھیان مین مستغرق رہتے ہین اگھوریون تک جو مُردار کھاتے اور اپنے تئین چھریون سے گھائل کرتے ہین داخل ہین۔ اکثر ذیل فرقے نسبت آریا کے غیر آریا طریق پر زیادہ چلتے ہین خواہ یہہ بات گوشت کھانے مین اور خواہ پرستش کے خونخوار طریقون مین پائی جاتی ہو۔

وشن کی پرستش

جب سے وشن کا ذکر وید مین سورج کی کہانی کے متعلق آیا ہی کہ اوس حامی اور رہنما دیوتا نے جسکا ذکر کرنا ممکن نہین کسطرح تین ڈگون مین کل دنیا کو

لے گیا اوس وقت سے اس دیوتا کو مجسم بشکل انسان سمجھتے ہین اور من بعد کے
اوتارون کی وجہ سے اوسمین اور انسانون مین دوستانہ برتاو ہوگیا ہے۔ ان
اوتارون مین سے جنکا شمار دس یا بائیس ہے وشن کے پرستارون
نے مقتضائے طبیعت انسانی کے موافق اون دو کو جو نہایت خوبصورت
اور زیادہ تر انسان مین ملتے ہین پرستش کے لیے پسند کیا ہے۔ رام
اور کرشن کی صورت مین وشن سے صدہا محبت آمیز کہانیان
متعلق ہین۔ رام کا جو اوسکا ساتوان اوتار ہے سنسکرت کی نظم رزمیہ مین جسکو
راماین کہتے ہین بیان ہے۔ اپنے آٹھوین اوتار مین وشن نے کرشن کی
صورت مین بطور ایک اولوالعزم شاہزادہ کے ظہور کیا ہے جسکا بیان مہابھارت
کی نظم رزمیہ مین ہوا ہے مگر جون جون زمانہ گذرتا گیا ہند کی دہقانی نظم کنہیا
(کرشن) ہی کے اوصاف مین لکھی گئی اور وشنو پران مین وہ اسکو
روحانی صفات سے مزین کرکے معبود برتر مانتا ہے اور اس زمانے کے
ہندوون کا نہایت عزیز دیوتا ہے اوڑیسہ مین جگناتھ کے نام
سے جسکے معنی دنیا کے حاکم کے ہین اوسکی نہایت پرستش ہوتی ہے
اور دنیا کے شائستہ حصون مین اوسکا نام مشہور ہے وہ روایتین جو
جگناتھ کی رتھ یاترا سے عموماً منسوب کیجاتی ہین کہ پرستار اپنے
تئین خود ہلاک کرتے ہین محض بے بنیاد ہین۔ فی الحقیقت وشن
ایک خوشخصال اور مہربان دیوتا ہے جو پھولون کے سوا کوئی اور نذر نیاز

نہیں چاہتا اوسکو خون سے نفرت ہی اور جو کچھ وقت تحقیقات کے عین مقام پر
دیکھنے مین آیا اور جو کچھ سرکاری کاغذات سے دریافت ہوا اوس سے
بعض انگریزی مصنفون کا بیان اس بارہ مین محض بے بنیاد ثابت ہوتا ہی۔

وشن پران ۱۰۴۵ عیسوی

گیارہوین صدی مین وشنو مت کے مسائل ایک دینی رسالہ مین جمع
کیے گئے۔ وشن پران کی تاریخ قریب ۱۰۴۵ء سے شمار کرنی چاہیئے اس
پران مین جیسا کہ اوسکے نام سے مترشح ہی قدیم روایتین قلمبند ہین جو
شیو اور برہم کے متون کے ساتھ ساتھ چند صدیون سے چلی آتی تھین
اس پران کے مسائل براہ راست ویدون سے نہین لئے گئے بلکہ دو مشہور
نظم رزمیہ کی وساطت سے حاصل ہوئے ہین یہہ اٹھارہ پرانون یعنی
علم الٰہی کی سنسکرت کتابون مین سے ایک ہی جسمین برہمنون نے
وشن اور شیو کے مخالف متون کو یکجا جمع کیا ہی۔ ان کتابون مین
ہندوون کی تثلیث کے اقانیم ثانی اور ثالث کی مخصوص حمد و ثنا
کیگئی ہی اور کبھی وشن اور کبھی شیو کے حق مین دعویٰ معبود مطلق ہونیکا
کیا ہی مگر جہان کہین طبیعت نے زور دکھایا اور وسیع ذہن نے بلند پروازی
کی ہی تو اس امر کے معترف ہوئے ہین کہ یہہ دونون ایک ہی معبود
ازلی کے روپ ہین کہتے ہین کہ پرانون مین پندرہ لاکھ مصرعے ہین

مگر وہ وشن اور شیو کی پرستش کا صرف وہ رخ دکھاتے ہین جو
برہمنون کے عقیدے کے موافق ہے اور اُنمین نیچ فرقون سے
کسی طرح کی ہمدردی پائی نہین جاتی۔

وشنوون کے مجتہد رامانج سنہ ۱۱۵۰ع

وشنوون کے دینی اصلاح کرنے والون مین رامانج کو جو دکھن کا
برہمن تھا اول شمار کرنا چاہیے بارھوین صدی کے درمیان مین اوسنے
شیو کے پرستارون کی مخالفت پر کمر باندھی اور وشن کے نام
سے جو کل کائنات کا خالق اور علت اولیٰ ہے وحدت الٰہی کا درس دیا
اور جبکہ کول خاندان کے راجہ نے اوسے دکھن مین ستایا کیونکہ اوسکا
منشا تھا کہ اپنی قلمرو مین سراسر شیو کی پرستش جبراً قائم کرے تو
رامانج نے بھاگ کر ملک میسور کے جین مت کے راجہ کے یہان
پناہ لی۔ اس راجہ کے ایک بیٹی تھی جسپر سے اوسنے ایک
آسیب کو اوتارا اسپر راجہ نے وشنو کا دین قبول کیا۔
کہتے ہین کہ رامانج کے [illegible] سات [illegible]
خانقاہین اوسکے [illegible] کی [illegible]
اوسکے مذہب کی ترقی کا شاہد ہے ان خانقاہون
مین چار ہنوز موجود ہین۔

رامانند سنہ ۱۳۰۰–۱۴۰۰ع

رامانج کے سجادہ نشینون مین رامانند پانچوان تھا اور اوسنے
اوسکی تعلیم کو شمالی ہند مین شایع کیا اوسکی مستقل جاے سکونت شہر
بنارس کی خانقاہ تھی مگر وہ جابجا پھرتا اور وشن کے نام سے
خداے واحد مطلق کا وعظ کرتا تھا اوسنے بارہ چیلے غیر برہمنون اور
شریفون مین سے بلکہ ذلیل و خوار فرقون مین سے منتخب کیئے ایک
انھین سے چمار اور دوسرا نائی تھا اور وہ جو سب سے زیادہ مشہور
تھا اوسکو کسی جلاہے کا لڑکا بتاتے ہین رامانج نے تو خاص کر خالص
آریا فرقون کی تعلیم اور تلقین کی طرف توجہ کی اور اپنی کتابین برہمنون
ہی کی زبان مین تصنیف کین مگر رامانند عوام لوگون سے مخاطب ہوا
اور اوسکے فرقہ کا علم ادب عوام الناس کی بھاکھا مین لکھا گیا روز
مرہ کی ہندی کا ایک تحریری زبان ہو جانا کسیقدر تو دہقانیون کے
گیت اور اچھوت بھاٹون کی کبت کی وجہ سے مگر خاص کر وشن
کے نئے دین والون کی علمی ضروریات کی باعث وقوع مین آیا۔

کبیر سنہ ۱۳۸۰–۱۴۲۰ع

رامانند کے بارہ چیلون مین سے ایک کا نام کبیر تھا جسنے اوسکی تعلیم
کو تمام ملک بنگالہ مین شایع کیا اوسکے گروہ نے اس امر کی کوشش
کی تھی کہ ہندوون کی متعدد ذاتون کو ایک دھرم مین مجتمع کریے اور

کبیر نے جب دیکھا کہ علاوہ اہل ہنود کے ہند مین اور لوگ بھی بستے
ہین تو پندرھوین صدی کے شروع مین اوسنے قصد کیا کہ ایک ایسا
دین قائم کرنا چاہیئے جسمین ہندو اور مسلمان دونون شامل ہو سکین پس
اس فرقے کی کتابون مین اسبات کا اقرار ہے کہ ہندو اور مسلمان کا خدا
ایک ہی ہے اور اوسکا نام شبد روپ ہے گو مسلمان اوسکو علی اور
ہندو رام کر کے خطاب کرتے ہون کبیر کے فرقے کے نوشتون مین
یون لکھا ہے کہ ہماری زیست علی اور رام پر موقوف ہے اور ہمکو چاہیئے
کہ کل ذی حیات سے شفقت سے پیش آوین ہندو گیارھوین دن
برت رہتے ہین اور مسلمان ماہ رمضان مین روزہ رکھتے ہین پس باقی
مہینہ اور دن کسنے بنائے ہین کہ تم ایکہی کی عزت کرتے ہو ہندوون
کے خدا کا شہر پورب مین بنارس ہے اور مسلمانون کے خدا کا شہر
پچھم مین مکہ ہے مگر اپنے دلون کو جانچو کیونکہ اوسمین ہندو اور مسلمان دونون
کا خدا موجود ہے پس ایک واحد مطلق کو سب مین دیکھو وہ جو دنیا کا مالک
ہے وہ علی اور رام دونون کے پرستارون کا پدر حقیقی ہے اور وہی میرا
رہبر اور پروہت ہے۔

چیتن ۱۴۸۵–۱۵۲۷ء

چیتن ۱۴۸۵ء مین پیدا ہوا اور وشن کے مذہب کی تعلیم معہ
جگناتھ کی پرستش کے کل بنگالہ اور اڑیسہ مین پھیلا گئے ہین

که معجزه اور کرامات عمر بهر چیتن سے ظهور مین آئے اور چار صدیون سے
اوسکو وشن کا اوتار مانکر پرستش کرتے هین۔ اگرچه غیر معتبر روایتین جو
اس دین کے هادی کی نسبت بیان کی جاتی هین باور نکیجاوین تو هماری
واقفیت اوسکی زیست کے حالات کی نهایت محدود ره جاتی هے اور سوائے
ان چند باتون کے هم اوسکی نسبت اور کچهه نهین جانتے که وه ایک برهمن کا
بیٹا تها جو ملک بنگاله کے شهر ندیه مین رهتا تها اور اوسنے عالم شباب
مین ایک مشهور سنت کی بیٹی سے بیاه کیا اور چوبیس برس کی عمر مین خانه داری
کا طریقه چهوڑ تارک الدنیا هوکر اوڑیسه کو چلا گیا اور باقی عمر دین کی اشاعت
مین گذرانی اور ۱۵۲۷ء مین غائب هوگیا۔ مگر اوسکی دینی تعلیم کے بارے
مین همکو کامل واقفیت حاصل هے اوسکی راے تهی که کل انسان ایمان کی
لیاقت مین مساوی هین اور ایمان کے ذریعه سے هر ذات کے آدمی برابر
پاک هوسکتے هین غرض که ایمان مطلق اور دوامی عبادت اوسکی تعلیم کا خلاصه
تها اور بموجب اوسکی تعلیم کے رسم رسومات نهین بلکه دهیان اور گیان
هی نجات کا راسته هے۔ اپنے گرو کی اطاعت کرنا اس فرقے کے خاص
شیوه مین داخل هے بهت جلد اوسنے اپنے شاگردون کو متنبه کیا که اپنے
دینی اوستادون کو بجائے باپ کے مانو مگر بجائے دیوتاون کے
نهین۔ اوسکے دین کی علت غائی وهی تهی جو کل اور مذهبون کے
دینون کی هے یعنی روح کی آزادی۔ وه کهتا هے که آزادی کے معنی محض وجود

کی نیستی سے کے نہین ہین بلکہ اوسمین بشریت کے نقص اور لوث کا
متعلق دور ہوجانا خاص کر شامل ہے

چیتن کا فرقہ

چیتن کے پیرو ہر ذات کے لوگون مین پائے جاتے ہین مگر
وہ اصل گوسائیون کی اولاد کی ماتحتی تسلیم کرتے ہین اس فرقہ مین متاہل
اور مجرد دونون داخل ہو سکتے ہین ان مین بعض لوگ ایسے ہوتے ہین
جو بیاہ نہین کرتے اور بعض مثل بھکاریون کے آوارہ پھرتے ہین مگر
دین کے سکھانے والے اکثر متاہل ہوتے ہین اور اپنی بیوی بچون کے
ساتھ کرشن کے مندر کے گرد کی کوٹھریون مین رہتے ہین اور
اور اسطرح چیتن کی پرستش سر اسر ملک اڑیسہ مین کھڑی ہوتی ہے
وہ لوگ جو صاحب ملک ہین اپنے گھرون کے چھوٹے چھوٹے مندرون
مین چند رسمون کے ساتھ اوسکی پرستش وغیرہ کرتے ہین چیتن
کی وفات کے بعد ایک اور فرقہ اوسکے پیرون مین اوٹھا جو کہتا تھا کہ
عورتون کو بھی معاملہ دین مین آزادی ہونی چاہیے اونکی خانقاہون کے
احاطون مین مرد اور عورت حالت تجرد مین رہتے ہین اور عورتین ایک
لٹ کے سوا کل سر کے بال منڈاتی ہین اور دونون وشن اور
چیتن کی تعریف بھجن گا گا کے اور ناچ ناچ کے کرتے ہین مگر اس

فرقے کا نہایت عمدہ مسئلہ یہہ ہے کہ وہ تسلیم کرتے ہین کہ تعلیم یافتہ
عورتون کا غیر تربیت یافتہ عورتون کو سکھانے سے بہت فائدہ
ہوتا ہے ملک بنگالہ مین زمانہ دراز تک صرف اسی فرقے کی عورتین
معزز خاندانون کے زنانخانون مین بطور معلمہ کے جانے پاتی تھین اور
عرصہ پچاس برس کا گذرا کہ انکی وجہ سے مستورات کی تعلیم مین بہت
ترقی ہوئی تھی اور اس فرقے کا کلکتہ مین کثرت سے پھیل جانا
اونکی تعلیم کی عمدگی سے منسوب کیا جاتا ہے

بلبہہ سوامی سنہ ۱۵۲۰ء

چیتن کی وفات کے بعد وشن کی روحانی پرستش کا
زوال شروع ہوا تخمیناً سنہ ۱۵۲۰ء مین بلبہہ سوامی نے شمالی ہند
مین درس دیا کہ روح کی آزادی جسم کی ایذادہی پر موقوف نہین ہے
اور خدا کی تلاش برہنگی اور فاقہ کشی اور تنہائی مین نہین بلکہ اس
زندگی کی عیش و عشرت مین کرنی چاہیئے۔ ایک دولتمند فرقہ
قدیم زمانے سے کرشن اور رادھا اوسکی زوجہ کی
پرستش کا گرویدہ تھا۔ کرشن اور رادھا کے عشق مجازی کو
حقیقت کے راز سے منسوب کرتے ہین اور ہندو عورتونکین کرشن
کی پرستش بال گوپال کے نام سے بہت ہوتی ہے۔ اور کیا تعجب

ہے کہ یہہ خیال رفتہ رفتہ عیسائیون کی روایت سے جو الہی طفل
کے بارے مین ہے پیدا ہو گیا ہو - علاوہ اسکے ہندوؤن کے
مذہب پر دین عیسوی کا ایک اور اثر بھی پایا جاتا ہے اور وہ یہہ ہے
کہ کرشن کے فرقے کے لوگ کہتے ہین کہ بھگت یعنی
ایمان نجات کا کافی وسیلہ ہے -

کرشن کی پرستش

ولبھہ سوامی کو وشن کے عیش و عشرت کے دین کا
پیشوا سمجھنا چاہیئے وہ وشن کی پرستش خاصکر کرشن
کے اوتار مین کرتا تھا جبکہ اوسنے ایک نورانی اور حسین جوان
کا روپ لیا اور جنگل اور دیہات مین عیش و آرام سے زندگی بسر
کی - اوسکی پرستش کے ساتھہ سایہ دار کنج اور نازنین عورتین
اور عمدہ کھانے غرض ہر شئے جو گرم ملکون کے رہنے والون کو
مرغوب الطبع ہوتی ہے شامل ہے اس مت کے لوگ دن مین
آٹھہ دفعہ عبادت کرتے اور کرشن کی مورت کو جو ایک
خوبصورت لڑکے کی شکل ہوتی ہے بڑی نفاست سے نہلاتے
عطر ملتے زرق برق کی پوشاک پہناتے اور لذیذ کھانے کھلاتے
ہین - وشن کے دین کے پہلے اصلاح کرنے والون کے

پیرو تو ایک گمت ہو کر آبادی سے دور خانقاہون مین رہتے تھے
اور بجز تہ بند کے جس سے ستر ڈھکے تن پر کچھہ نہوتا تھا
اور لنگر ی پر بسر کرتے تھے مگر یہہ نیا فرقہ کافور اور صندل
مین بسے ہوئے قیمتی کپڑے پہن اور عطر لگا کر عبادت کرتا ہی اور
دُھنے جلاتے ہے چمار اور نائیون کو نہین بلکہ دولتمند مہاجنون اور
تاجرون کو دین مین شریک کرتا ہی اور اونکی رائے ہی کہ جہان
تک ممکن ہو زندگی عشرت مین بسر کرنی چاہیئے اور یہہ لوگ
تیرت کرنے محض تفریح طبع اور تجارت کی غرض
سے جاتے ہین۔

ہندوون کا دین آپس کی اتحاد کا باعث ہی

جسطرح کہ اہل ہنود مین آپس کے اتفاق کی بنا ذات برادری پر قائم
ہی اسیطرح پر وشن اور شِو کی پرستش اتحاد دینی کا کام دیتی ہی۔ از روے
علم تو ہنود کا مذہب وید سے نکلتا ہی اور ویدون سے کسی جناب
اللہ ہونے کا اقرار ہی مگر از روے عمل کے اوسکے مخرج بہت سے
ہین وشن کی پرستش اور شِو کے ماننے والون کی رسمیات
دو نہایت مروج طریقے ہین جنمین ہندوون کے متعدد
مذہب داخل ہین۔ وہ برہمن جنھون نے کامل علمی لیاقت حاصل

کی ہے سنے غل و غش معبود حقیقی کی پرستش کرتے ہین مگر کم
لیاقت کا برہمن خالق کی پرستش کسی خاص صورت مین جو اوسکا
اشٹ دیوتا ہو کرتا ہے۔ دکھن کے برہمن خاص کر شو کو اپنا دیوتا مانتے
ہین اور لنگ کو جس سے وہ باریک معنی منسوب کرتے ہین اوسکی
علامت جانتے ہین۔ اور اوسط درجہ کے لوگ اور تجارتی فرقے
وشن کے اوتارین سے کسی نہ کسی کی پرستش کرتے
ہین۔ سب سے نیچ ذات کے لوگ یہہ شو کی ہلاک کرنے والے
باعوت کے کئی روپ مین مثل ہولناک کالی کے پرستش
کرتے ہین مگر ہر تعلیم یافتہ ہندو یہہ جانتا ہے کہ ظاہری شے کے
پرستش کی محض اوسکا اشٹ دیوتا ہے جسکے پردے مین وہ معبود
حقیقی یعنی پرم ایشور کی عبادت کرتا ہے۔

تمّت بالخیر